چشمہ فیضانِ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تالیف
علامہ ریاست علی مجددی

مکتبہ حنفیہ لاہور

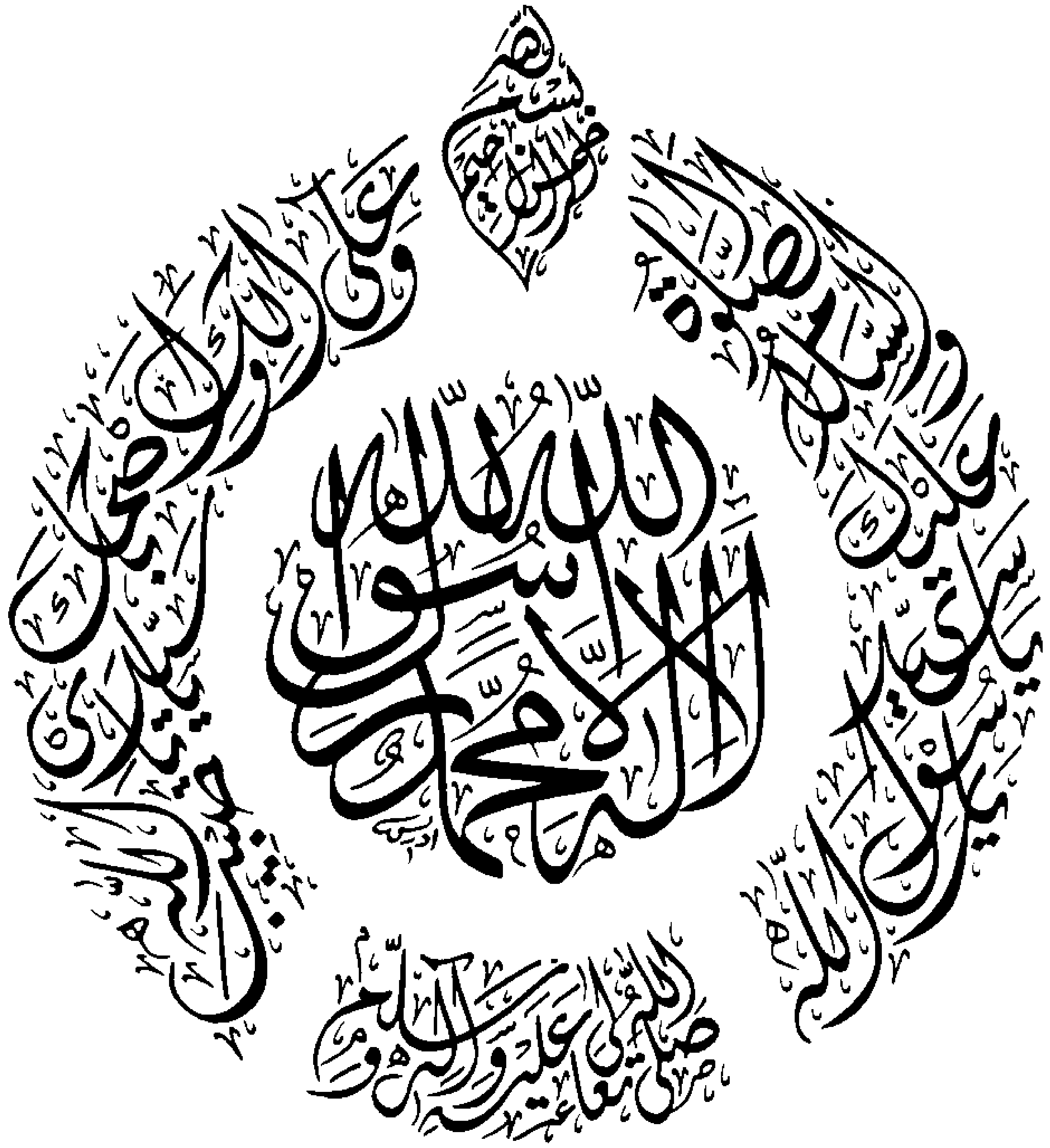

مَولای صلِّ وسلِّم دائماً ابداً — علیٰ حبیبک خیرِ الخلقِ کلِّهم

ھُوَ الحبیبُ الذی تُرجیٰ شفاعتُہٗ — لِکُلِّ ھولٍ مِّنَ الاھوالِ مُقتحِم

مُحمّدٌ سیّدُ الکونینِ والثقلینِ — والفریقینِ مِن عُربٍ وَّمِن عجمِ

فَاِنَّ مِن جُودِکَ الدُّنیا وضرَّتھا — وَمِن علومِکَ علمَ اللَّوحِ والقلمِ

مکتبہ حنفیہ | قادری رضوی کتب خانہ لاہور

Marfat.com
Marfat.com

حضور سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے
در پاک سے فیض یاب ہونے والوں کی کیفیات

چشمہ فیض گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

ریاست علی مجددی

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور
Phone
0333-4383766
042-7213575

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ﴾

95/05

نام کتاب	ـــــــ	چشمہ فیض داتا گنج بخش
مصنف	ـــــــ	علامہ ریاست علی مجددی
نظر ثانی	ـــــــ	محمد نعیم اللہ خان قادری
اشاعت بار اول	ـــــــ	2009ء/1430ھ
صفحات	ـــــــ	320
کمپوزنگ	ـــــــ	ابوالبیان کمپوزنگ سنٹر، گوجرانوالہ
زیر نگرانی	ـــــــ	چوہدر محمد خلیل قادری
تحریک	ـــــــ	چوہدری محمد ممتاز احمد قادری
ناشر	ـــــــ	چوہدری عبدالمجید قادری
تعداد	ـــــــ	1100
قیمت	ـــــــ	180 روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

Marfat.com

Marfat.com

حُسنِ ترتیب

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
انتساب	۹	جنتی راستہ........	۵۳
دیباچہ	۱۰	حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ......	۵۶
حمدِ ثناء	۱۴	حضرت لال حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ.....	۵۷
نعت شریف	۱۵	مولانا فخر الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ........	۶۰
غلمانِ داتا کی عید	۱۶	شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ......	۶۰
چشمۂ فیض داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۱۷	شاہ غلام نبی قادری رحمۃ اللہ علیہ........	۶۱
حالات سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۱۸	پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ.......	۶۱
شان سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۲۴	علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری رحمۃ اللہ علیہ	۶۲
مقام سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۲۸	قاضی سلطان محمود قادری رحمۃ اللہ علیہ......	۶۳
وجہ تسمیہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۳۵	صوفی برکت علی لودھیانوی رحمۃ اللہ علیہ....	۶۴
فیض دا خزانہ	۳۹	حضرت شادی شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ....	۶۴
مناظر حاضریٔ زائرین	۴۰	حضرت شاہ چن ولی رحمۃ اللہ علیہ..........	۶۴
ترغیب حاضری	۴۴	منظور سائیں مٹی والی سرکار..........	۶۵
فوائدِ حاضری	۴۷	نزولِ ملائکہ.............	۶۶
حاضریٔ اولیائے عظام	۴۸	حاضریٔ جنات............	۶۷
خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ	۴۹	حاضریٔ عقیدت منداں	۶۹
بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ........	۵۲	ایک پُر اسرار ہستی بنام بابا جی.......	۶۹

Marfat.com
Marfat.com

عنوان	صفحہ
درِ داتا پر مہینوال کی حاضری	٧٠
حاضری بعد از وصال	٧١
عرس میں شرکت	٧١
سید جماعت علی شاہ لاثانی رحمۃ اللہ علیہ	٧٢
پیر سید طاہر علاؤالدین رحمۃ اللہ علیہ	٧٢
خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ	٧٤
چالیس جمعرات کی حاضری	٧٥
محمد اسماعیل سہروردی میاں وڈا رحمۃ اللہ علیہ ..	٧٦
حضرت نوشہ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	٧٧
نور کی لہر	٨١
سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ بحیثیت روحانی گورنر	٨٢
لاہور کی ترقی کا راز	٨٤
لاہور قطب الارشاد	٨٥
لنگرِ سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	٨٧
فیضانِ کشف المحجوب شریف	٩٤
فیض برائے خواہشِ بیعت	٩٥
اِنعام درسِ کشف المحجوب شریف	٩٦
محبتِ کشف المحجوب شریف	٩٨
صداقتِ کشف المحجوب شریف	٩٨
فیض برائے حصولِ ایمان	١٠٢
فیضان برائے حُصولِ مرشد	١١٠
فیضان ترجمہ کشف المحجوب	١١٢
فیضِ تالیف "تفسیرِ نبوی شریف" ..	١١٦
روحانی پرواز داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	١١٩
فیضان زیارتِ حرمین الشریفین	١٢١
داتا پاک نے مدینہ دکھادیا	١٢١
داتا پاک نے مکہ دکھادیا	١٢٣
درِ داتا سے حج کی اجازت	١٢٤
زائر حرمین شریفین پر نوازش	١٢٥
استعانتِ روحانی در جنگ 65ء پاکستانی	١٢٧
فتحِ ہندوستان	١٣٢
حصول پاکستان	١٣٢
بنیادِ پاکستان	١٣٤
معمارِ پاکستان	١٣٦

Marfat.com
Marfat.com

عنوان	صفحہ
داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کا خوش ہو کے قرآنِ پاک سننا	۱۳۷
داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کی درود شریف سے محبت	۱۴۱
داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ نے نعت سکھادی...	۱۴۴
زیارت درحالتِ بیداری	۱۴۶
میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کو......	۱۴۶
علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو......	۱۵۰
زیارت درحالتِ خواب	۱۷۱
خواہش بیعت غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ	۱۷۵
داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا مقام	۱۷۷
داتا پاک کی نگاہ میں حاجی محمد یوسف علی نگینہ رحمۃ اللہ علیہ.......	۱۷۹
فیضِ انکشاف	
برائے بیعتِ مرشد	۱۸۱
بیعت نہ کرنے پر تنبیہ فرمائی.......	۱۹۵
فیضانِ عطاء	۱۹۷
ولائت وسجادگی........................	۱۹۷
پروانۂ ولائت........................	۱۹۸
فیضِ تصدیق	۲۰۳
حصولِ خلافت........................	۲۰۳
وظیفہ........................	۲۰۳
فیضانِ احکام داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ	۲۰۶
برائے خلاصی مقدمہ........................	۲۰۶
برائے حاضری........................	۲۱۲
برائے دعا........................	۲۱۳
برائے تعمیرِ مسجد........................	۲۱۳
برائے تعمیرِ حوض........................	۲۱۵
برائے تبلیغ دین........................	۲۱۷
برائے حاضری خدمتِ علامہ اقبال...	۲۱۷
برائے تلقین توحید ونماز........................	۲۱۹
برائے تبلیغ دین........................	۲۲۱
برائے تربیت........................	۲۲۲
تاکید برائے شرکتِ عرس..........	۲۲۲
توسّل	۲۲۴

Marfat.com
Marfat.com

فیض برائے حل المشکلات ۲۳۳
فیضِ عقیدت ۲۴۱
فیض برائے سکونِ قلب ۲۴۶
فیض حصولِ مطلب ۲۴۷
فیضِ شفاء ۲۴۹
فیضِ راہنمائی ۲۶۵
مُردُوکا نوجوان داتا کے حضور ۲۶۹
گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما
کا ورد ۲۷۶
سرچشمہء فیوض وبرکات ۲۸۰
مرقد مخدوم امم سے آئی صدا ۲۸۰
درسیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو
نظرِ محبت سے دیکھنا اللہ تعالیٰ کے
دوستوں میں نام لکھوانے کا ذریعہ... ۲۸۱
داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بلاوا.......... ۲۸۲
علامہ اقبال کا نذرانہء عقیدت ۲۸۳
عنایاتِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
برعلامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ.......... ۲۸۴
حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے
قاضی پٹیالہ کو پکڑ کر بٹھالیا...... ۲۸۵
مزار میزبانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
روحانی کیفیت ۲۸۶
فیض نسبتِ لطیف ۲۸۸
صلہ مرمتِ دربار شریف ۲۸۸
خواہشِ تعمیر مزار شریف
والدین حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ ۲۸۸
حاضری بر مزارِ والدین داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ ۲۸۹
داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کا ادب ۲۹۱
فیضِ تصرف ۲۹۲
فیض اعزازِ سہرا ۲۹۴
جیسی نیت ویسی مراد ۲۹۷
فرامینِ سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۲۹۹
داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نصب العین ۳۰۱
آستانہء سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۳۰۴
سلام / فیضِ ارشادات ۳۰۷
بیغ حج ۳۱۰
فہرس المراجع والمصادر ۳۱۳

Marfat.com
Marfat.com

حُسنِ انتساب

اوتادوں کی زینت... شیخ عباد... واقفِ اسرار القلوب... حدیث و تفسیر کے عالم... حجۃ الکاملین صوفی کامل... امام العارفین... قطب العالمین... سلسلہ عالیہ جنیدیہ کی عظیم بارُعب شخصیت

سیّد علی ہجویری المعروف بہ **داتا گنج بخش** رحمۃ اللہ علیہ

کے

پیرومرشد... روحانی پیشوا... ہادی وراہنما... شیخ طریقت

حضرت ابوالفضل **محمد بن حسن ختلی** رحمۃ اللہ علیہ

کی خدمتِ اقدس میں بصد عجز و نیاز

(بوساطت)

اپنے پیرومرشد... شیخ طریقت... امام السالکین... سراج العارفین... شہباز طریقت... سعید الاولیاء

حاملِ فیوضاتِ امامِ ربانی... شارح مکتوباتِ امامِ ربانی

حضرت علامہ ابوالبیان **پیر محمد سعید احمد مجددی** قدس سرہ السرمدی گوجرانوالہ

جن کی نگاہِ فیض سے بندۂ ناچیز یہ خدمت سرانجام دے سکا۔

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

ریاست علی مجددی

Marfat.com
Marfat.com

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

امابعد!

☆:: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کو مرتبہ کمال تک پہنچانے والا ہے۔ ہر قسم کی حمد وثناء اسی پروردگار عالم ذات وحدہٗ لاشریک کے شایانِ شان ہے۔ کہ جس نے امر کُن سے تمام جہان پیدا فرمایا۔

اس کے بعد بے حد وحساب درود وسلام خلاصہء موجودات ...شاہِ لولاک ...رسولِ پاک ...سید الابرار ...محبوبِ پروردگار ...شاہسوارِ براق ...مقصودِ کائنات ...سرورِ کائنات ... احمد مجتبیٰ ...حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہِ قدسیہ میں عرض کرنے کے بعد بندۂ کمترین راقم الحروف عرض گزار ہے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری وصال مبارک کے بعد اہلبیت اطہار وصحابہ کبار رضی اللہ عنہم نے اپنے خونِ جگر سے دینِ اسلام کی آبیاری کی، اُن کے بعد تابعین وتبع تابعین نے بھی دینِ متین کی حفاظت وخدمت کا حق ادا کیا۔ پھر اس ذمہ داری کو جماعت صوفیائے کرام نے جس خوش اسلوبی سے سرانجام دیا، تاریخ اس پر شاہد ہے۔ خاص کر برِصغیر پاک وہند میں اشاعتِ اسلام کے لئے صوفیائے کرام اور اولیائے عظام نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدہ بندوں کی بدولت یہ خطہ دولتِ ایمان وایقان سے منور رہا اس لئے یہ کہنا بالکل درست ہے کہ اس خطہ میں بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہِ ہدایت پر گامزن کرنے کا

Marfat.com
Marfat.com

تمام تر سہرا اولیائے کرام کے سر ہے۔ بالخصوص سرزمینِ پاکستان اس لحاظ سے بڑی خوش نصیب و بامراد ہے کہ یہاں اولیائے کرام، بزرگانِ دین اور اللہ تبارک تعالیٰ کے مقبول و منظور بندے محوِ استراحت ہیں، جنہوں نے اپنی خانقاہوں اور آستانوں میں بیٹھ کر اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات وارشادات کی روشنی میں تبلیغِ دین اور خلقِ خدا کی خدمت و بھلائی کا فریضہ سرانجام دیا اور اس خطہء ارضی میں نُورِ اسلام کی تابانی وضوفشانی سے لوگوں کو روحانی اور اخلاقی طور پر اس انداز سے فیضیاب کیا کہ اُن کے فیوض و برکات اور افکار و مجاہدات سے آج بھی تشنگانِ جادۂ حق، ایمان و یقین کی دولت سے مستفیض ہو رہے ہیں۔ ان اولیاء اللہ کے مزارات آج بھی مرکزِ انوار اور ہدایت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان پاک ہستیوں کا فیض اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے، کیونکہ یہ شخصیات قبروں میں مردہ نہیں زندہ ہوتی ہیں، بلکہ وہاں جا کر فیض اور بھی بڑھ جاتا ہے۔

بقولِ علامہ محمد اقبال:-

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہیے
دانہ خاک میں مل کر گل و گلزار ہوتا ہے

اس کا اگر عینی طور پر مشاہدہ کرنا ہو تو شہر لاہور میں حضور سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے در پہ حاضر ہوں تو آپ کو فیوض و برکات کا ایک سیلاب بہتا ہوا نظر آئے گا۔

آپ ایک ایسے بلند پایہ ولی اللہ ہیں جو صدیاں گزر جانے کے بعد بھی اللہ کی سرزمین پر بندگانِ خدا کے دلوں میں آج بھی زندہ ہیں۔ آپ کے فیوض و برکات سے نہ صرف اُس زمانے کے لوگ فیض یاب ہوئے بلکہ آپ کے ظاہری طور پر پردہ فرما جانے کے بعد بھی کثیر تعداد میں خلقِ خدا مُستفیض ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک فیوض و برکات کا لامتناہی سلسلہ پوری آب و تاب کے ساتھ جاری رہے گا۔ آپ کے در پر رونق کو دیکھ کر حضور سلطان العارفین، حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

نام فقیر تنہاں دا باہو قبر جنہاں دی جیوے ہو

Marfat.com
Marfat.com

آپ کا مزار پُر انوار فیض رسانِ عالم اور منبع رُوحانیت وطمانیت ہے۔ آپ کی ظاہری زندگی میں بے پناہ فیضِ رُشد وہدایت جاری رہا اور ظاہری وصال فرمانے کے بعد آج تک مزار پُر انوار پر بھی عوام وخواص کے لیے یکساں جاری ہے۔ آپ کی تعلیمات و ارشادات طالبانِ راہِ خدا کے لیے مُرشدِ طریق کی حیثیت رکھتے ہیں اور صاحبِ اِستعداد لوگ اپنی اپنی حیثیت اور ظرف کے مُطابق آپ سے مُستفیض ہو رہے ہیں۔

۲۰۰۷ء کو آپ کے عرس سے تقریباً دو مہینے پہلے راقم الحروف کے ذہن میں قدرتی طور پر یہ بات آئی کہ امام الطریقت ... شیخ المشائخ ... زبدۃ السالکین ... سندالواصلین ... حجۃ الکاملین ... امام العارفین ... حضرت مخدوم سیّد ابوالحسن علی بن عثمان ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے در سے فیض یاب ہونے والوں کی کیفیات کو یکجا کیا جائے۔ اُسی وقت اس موضوع پر کام شروع کر دیا۔ خیال تھا کہ عرس تک کام مکمل ہو جائے گا مگر جدُّ وجُہد کا سلسلہ مُطالعہ اور مُلاقات کی صورت میں وُسعت اختیار کر گیا۔ یہ بھی آپ کا فیض ہی ہے کہ تاحال اس میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

اس کام میں آسانی اور تکمیل کے لئے والدین کی دُعاؤں کے ساتھ ساتھ ہر شب سونے سے پہلے اپنے پیر و مرشد ... شیخ طریقت ... امام السالکین ... سراج العارفین ... شہبازِ طریقت ... سعید الاولیاء ... شارح مکتوباتِ امامِ ربانی حضرت علاّمہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجدّدی قدس سرہ (و ۲۰۰۲ء گوجرانوالہ) اور ولیوں کے سردار ... اولیاء اللہ کی بارات کے دولہا ... رُوئے زمین کے اوتادوں اور ابدالوں کے پیشوا ... سلطانِ سلاطینِ اقلیمِ ولایت ... قطب العالمین ... غوث العارفین ... حجۃ اللہ علی العالمین ... حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں فاتحہ شریف پڑھ کر پیش کرتا رہا۔ اس طرح اس کی تکمیل میں آسانی پیدا ہوتی گئی۔

اگر کوئی واقعہ مختلف کتابوں میں تھا تو اُس کو یکجا کر کے آخر میں تمام کتابوں کے حوالے دے دیئے گئے ہیں، ہر واقعہ کو باحوالہ لکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کتابوں کی فراہمی کے سلسلے میں خاص طور پر محمد علیم خان (مغل چک گوجرانوالہ) اور بہت بڑی نایاب

Marfat.com
Marfat.com

لائبریری کے مالک، مولانا محمد عالم مختارِ حق (ملتان روڈ لاہور) نے فراخدلی سے اپنی لائبریریوں میں حوالے تلاش کرنے کا موقعہ فراہم کیا۔ جب کبھی بھی ان کے پاس حاضر ہوا، بڑی خندہ پیشانی سے پیش آتے اور بھرپور تعاون کرتے رہے۔ اپنے بھائی قاضی غلام مصطفیٰ کے دوست محمد امتیاز بھٹی، اپنے خالو مولانا محمد عالم مختارِ حق تک رسائی کا ذریعہ بنے۔ اپنے محکمہ ورکس اینڈ سروسز (پی۔ ڈبلیو۔ ڈی) کی ایک معروف اور قابل ترین شخصیت... صاف گو... میرے محسن، محمد ظہیر خاں صاحب (ایمن آباد) نے انتہائی اہم مشوروں سے نوازا، بالخصوص انتخاباتِ عنوانات کے معاملے میں خاصی راہنمائی فرمائی، اور مولانا محمد نعیم اللہ خاں قادری، بی ایس سی... بی ایڈ... ایم اے... اُردو... پنجابی... تاریخ (آف کامونکی) نے اپنا انتہائی قیمتی وقت نکال کر بڑی لگن سے زیر، زبر تک کو سامنے رکھتے ہوئے نظرِ ثانی فرمائی اور اہم مشوروں سے نوازتے رہے، اللہ تعالیٰ میرے ان محسنوں کو دارین کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے، مزید اِس کاوش کی تکمیل کے لیے جس کسی نے بھی میرے ساتھ تعاون اور ہمدردی فرمائی، بندۂ ناچیز سب کا تہہ دل سے مشکور ہے۔ دلی دُعا ہے کہ اللہ ربُّ العزت تمام احباب کو دُنیا و آخرت میں کامیابی نصیب فرمائے۔ آمین

قارئین سے گُزارش ہے جہاں کہیں بھی کوئی کمی یا غلطی محسوس کریں، نہایت شفقت سے بطورِ اصلاح آگاہ کر دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ اشاعت میں اُسے دُرست کر لیا جائے گا۔

چوہدری محمد خلیل قادری ناظم قادری رضوی کُتب خانہ لاہور کا دل کی اِتھاہ گہرائیوں سے شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے اس کی طباعت کا ذمّہ لیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس ادارے میں برکت اور ترقی عطا فرمائے۔۔۔۔۔ آمین۔ یارب العالمین، بجاہِ سیدُ المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

ریاست علی مجدّدی
خادم جامع مسجد خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کوٹ قاضی حافظ آباد روڈ گوجرانوالہ

Marfat.com
Marfat.com

حَمدُ ثنَاء

کُنت کنزاً دا پردہ اُٹھا عشقوں چا نابود عالم کیتا بود اللہ
کُھلی ہوش فرشتیاں نوریاندی کیتا ابوالبشر مسجود اللہ
لطفوں کرے آباد ویرانیاں نوں ساڑے غیرتوں مثل بارود اللہ
عنصر خاک دا کرے کی مدح خوانی بے انت تے نا معدود اللہ
ذاکر ذکر مذکور ظہور اس دا ساجد سعد مسعود اللہ
خالق خلق خلقے بوقلموں پیکر رنگارنگ اجسام سجود اللہ
بادشاہاں دا بادشاہ سدا شاہی شاہ شاہد شہود مشہود اللہ
نغمہ ساز اندر سامعین اندر حامد حمد حمید محمود اللہ
نَحنُ اَقرَبُ اِلَیہِ مِن حَبلِ الوَرِید حاضر ناظر ہر جگہ موجود اللہ
بے مثال جلال مثال اپنی کہہ گئے نبی ولی لامحدود اللہ
خاطر یار سرور ﷺ انبیاء بھیجے موسیٰ عیسیٰ سلیمان داؤد اللہ
جن و انس کیتے شمس و قمر انجم روشن زمین تے چرخ کبود اللہ
جہڑے بھیجن صلوات رسول اُتے جنت بخشسی تنہاں ودود اللہ
دائم سنے ملائیکاں عرشیاندے پڑھدا آپ بھی پیا درود اللہ

اللہ دا پہلے ذکر کریئے واقفکار جیہڑا سب دے حال دا اے
مشکل ویلے جداوس نوں یاد کریئے بس تے آئی مصیبت نوں ٹال دا اے
لبھ لیندا اے اوہدے ٹھکانیاں نوں سچے دلوں جو اُوس نوں بھال دا اے
خادم اُوس توں صدقے جاں میں تے پتھر وچہ کیڑے نوں پال دا اے

Marfat.com
Marfat.com

نعت شریف

زمین تیرے لئی آسمان تیرے واسطے
اللہ نے بنایا اے جہان تیرے واسطے
نبیاں رسولاں نوں بلا کے تیرے رب نے
کیتا سی میثاق دا اعلان تیرے واسطے
عتبہ تے شیبہ شیطان لئی بنائے نیں
علی رضی اللہ عنہ تیرے لئی عثمان رضی اللہ عنہ تیرے واسطے
پتا لگا جدوں قرآن کولوں پچھیا
اللہ نے ہے بھجیا قرآن تیرے واسطے
عرشاں توں تھلے ایہہ مکان تیرے لئی نیں
عرشاں دے اتے لامکان تیرے واسطے
تیریاں ثناواں تیرے کر دے غلام نیں
اللہ نے بنائی اے زبان تیرے واسطے
کعبے تے کھلو کے تیرے ولے ہے سی ویکھ دا
دتی سی بلال رضی اللہ عنہ نے اذان تیرے واسطے
تیری شان پچھے ہوئیاں قیدی شہزادیاں
ہویا سی حسین رضی اللہ عنہ قربان تیرے واسطے
ناصر ہک کی اے اللہ آپ نعتاں پڑھ دا
سارے ای بنائے نعت خوان تیرے واسطے

(سرور جاوداں:56)

Marfat.com
Marfat.com

غلمانِ داتا کی عید

داتا کے غلاموں کو اب عید منانے دو
سرکار نے آنا ہے محفل کو سجانے دو

یہ نور نبی کا ہے، داتا ہے زمانے کا
اس در پہ عقیدت سے اب سر کو جھکانے دو

بغداد سے غوث آئے اجمیر سے خواجہ بھی
داتا کے غلاموں کو اب رقص میں آنے دو

مستوں کو مبارک ہو پرکیف گھڑی آئی
بھر جائیں گے پیمانے نظریں تو اٹھانے دو

یہ وقت ہے رحمت کا وہ سامنے بیٹھے ہیں
داتا کی گزرگاہ میں پلکوں کو بچھانے دو

یہ خاص عنایت ہے واصفؔ میرے داتا کی
سہرا یہ حقیقت کا نصرتؔ کو سنانے دو

(شب چراغ: ۷۳/ از واصف علی واصفؔ)

جدید کلیدِ سہروردیہ صفحہ نمبر ۵ پر لکھا ہے
شیخ الشیوخ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
جب کسی نئی کتاب یا علم کے مطالعہ کا ارادہ کرو تو مطالعہ سے پیشتر اللہ کی رحمت کے طلبگار بنو
کیوں کہ بعض اوقات مطالعہ کے ذریعہ بھی ترقی درجات وحال نصیب ہو جاتی ہے

Marfat.com
Marfat.com

داتا گنج بخش سید و عالم مصدرِ فیض نور احوالم
بارگاہِ علی ہجویری چشمۂ فیض غوث و قطب و ولی

-•••••-•-•••••-

چشمۂ فیض داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ دیاں بے مثال شاناں

-•••••-•-•••••-

سید علی مخدوم ہجویر والے ، رحمت مُدھ تے رب دی ذات دی اے
دادا علی تے نانا ہے نبی تیرا ، کُنجی ہتھ تیرے کائنات دی اے

-•••••-•-•••••-

بھیک منگدے نیں داتا ولی تیتھوں ، کان کول تیرے جواہرات دی اے
مُہراں لاؤندا لاؤندا تھکائیں ، گڈھی چڑھی تیری کرامات دی اے
سہرا چُک توحید دا مکھ اُتوں ، طالب کھُلی دُنیا ملاقات دی اے
تیری دید ہے اکبری حج ساڈا ، تیں وچہ باشاں نبی حیات صلی اللہ علیہ وسلم دی اے
والی شہر بغداد دا غوث آکھے ، ہُندی ریس نہ تیری برات دی اے
تیری شان منظور کیہ اِنج ، چمکے جویں چانی چودھویں رات دی اے

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

مختصر حالات سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حسنی سید ہیں۔آپ کا پورا نام مبارک سید ابوالحسن علی بن عثمان جلابی ہجویری ہے،جلاب اور ہجویر شہرِ غزنی کی دو بستیوں کے نام ہیں جلاب میں آپ کے والد سید عثمان رحمۃ اللہ علیہ رہتے تھے اور ہجویر میں آپ کے ننھیال رہتے تھے آپ کی پیدائش بھی یہیں ہوئی اور زندگی کا ابتدائی حصہ بھی ہجویر میں ہی گزرا۔آپ کا سلسلۂ نسب آٹھ واسطوں سے سیدنا امام حسن علیہ السلام تک پہنچتا ہے،اور روحانی سلسلہ دس واسطوں سے سید الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے جا ملتا ہے۔

آپ کا شجرہ نسب یہ ہے،سید علی بن سید عثمان بن سید علی بن سید عبدالرحمٰن بن سید عبداللہ شاہ شجاع بن سید ابوالحسن علی بن سید حسن اصغر بن سید زید شہید رضی اللہ عنہم بن سید امام حسن علیہ السلام بن سید حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم۔آپ کی ولادت پاک ۴۰۰ھ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں بمقام غزنی ہوئی۔آپ کی تعلیم و تربیت میں خاندانی روایات کی بنا پر آپ کے والد صاحب نے کافی سے زیادہ دلچسپی لی۔آپ کی تعلیم کی ابتدا تقریباً چار سال چار ماہ کی عمر میں ہوئی۔ابتدائی درجہ کے علومِ دینیہ کی تحصیل کے بعد آپ نے ضرغانہ...ماوراءالنہر...خراسان...مرو...اور آذربائیجان وغیرہ بلادِ اسلامیہ کا رُخ کیا۔جہاں جہاں گئے وہاں کے اربابِ کمال سے علمی استفادہ کیا۔غزنی کے اساتذہ کے علاوہ جن مشہور علماء سے آپ نے تعلیم حاصل کی۔ اُن کے نام یہ ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

(۱) امام ابوالعباس احمد اشقانی (۲) شیخ ابوالقاسم گورگانی (۳) شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہم۔ آپ نے سلسلہ عالیہ جنیدیہ کی عظیم المرتبت ہستی، قطب وقت حضرت شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی رحمۃ اللہ علیہ کے رُوحانی کمالات کے چرچے سُنے، تو آتش شوق کے شعلے بھڑک اُٹھے۔ پہلی فرصت میں اس شیخ کامل کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ حضرت شیخ ختلی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کیمیا اثر جو حضرت داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ پر پڑی، تو جگر تک اُتر گئی۔ حضرت شیخ ابوالفضل الختلی رحمۃ اللہ علیہ کو ایک قابل مُرید ملا اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو ایک کامل مرشد، دونوں کی دلی مُراد پُوری ہوگئی۔ پیری مُریدی کا رشتہ، بیعت کے بعد اتنا استوار ہوگیا۔ کہ پیرو مُرید دونوں سفر وحضر میں ساتھ رہنے لگے۔ ان ایام میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے باطنی رہنما کی ذات سے اتنا فیض حاصل کیا کہ آپ کا سینہ انوار کا گنجینہ اور آپ کا دل اسرار کا خزینہ بن گیا۔ آپ کا شجرہ طریقت سلطانِ ولایت حضرت علی المرتضٰی کرم اللہ وجہہ الکریم تک اس طرح منتہی ہوتا ہے:۔ حضرت سید علی ہجویری مرید شیخ ابوالفضل محمد بن حسن ختلی کے، وہ مرید حضرت شیخ حصری کے وہ مرید شیخ ابوبکر شبلی کے، وہ مرید حضرت جنید بغدادی کے، وہ مرید شیخ سری سقطی کے، وہ مرید حضرت معروف کرخی کے، وہ مرید حضرت داؤد طائی کے، وہ مرید حضرت حبیب عجمی کے، وہ مرید حضرت حسن بصری کے، اور وہ مرید حضرت علی مرتضٰی کے (رضی اللہ عنہم)۔ آپ حنفی المذہب تھے۔ آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے خاص عقیدت تھی۔ آپ نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو امامِ اماماں، مقتدائے سنّیاں، شرف فقہا واعز علماء کے معزز محترم خطابات سے یاد کیا ہے۔ آپ صرف صُوفی صافی ہی نہ تھے بلکہ قدرت نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے بھی نوازا تھا۔ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سُنتِ نکاح پر بھی عمل کیا۔ مگر آپ کی اہلیہ محترمہ کی زندگی نے زیادہ دیر وفا نہ کی چند سالوں کے بعد اُن کا وصال مبارک ہوگیا۔ یہ پہلی شادی نوجوانی

Marfat.com
Marfat.com

کے عالم میں ہوئی۔ پھر گیارہ سال بعد والدین کے اسرار پر آپ کی دوسری شادی ہوئی۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ اس لئے یہ رشتہ بھی دیر پا ثابت نہ ہوسکا جلد ہی اجل نے اس ازدواجی زندگی پُچارا پھیر دیا۔ کتنی خوش نصیب بیویاں تھیں جنہیں قُدرت نے ایک شیخ کامل کے شرف صحبت سے نوازا۔ اور پھر اُس کی موجودگی میں انہیں دُنیا کے خرخشوں سے نجات دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنّت نصیب کرے۔

جن نگاہوں نے تجھے شام وسحر دیکھا ہے
اُن نِگاہوں پہ فدا شمس وقمر کی آنکھیں

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت کے مُطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور آمد سے قبل کئی اسلامی ممالک کی سیر کی ہے مثلاً شام... ماوراء النہر... بغداد... پارس... قہستان... آذربائیجان... طبرستان... خوزستان... کرمان... خراسان... ترکستان وغیرہ ممالک کی سیاحت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابِ زندگی کا وہ ورق ہے، جسے ہم ریاضت ومجاہدہ کی ایک طویل داستان سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اِس سیاحت میں قدرت کے آثار کا مشاہدہ بھی کیا۔ اوراس کے ساتھ ہی اولیائے عظام اور صوفیائے کرام کی روح پرور صحبتوں سے بھی مستفیض ہوئے۔ صرف خراسان میں ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات تین سو مشائخ سے ہوئی۔ سفر کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عجیب و غریب واقعات بھی پیش آتے رہے، عراق میں آپ کو یہ سبق ملا کہ عوام کی ضرورتیں رفع کرنے میں اتنی مشغولیت نہیں ہونی چاہیئے، ہوائے نفس کی پیروی کے سوائے اور کچھ نہیں۔ جس شخص کی قلبی حالت بہتر ہے۔ ایسے شخص کی خاطر مشغولیت کوئی عیب نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ خود ہی اپنے بندوں کی لئے کافی ہے۔ تو اُن کے لئے دوسروں کو پریشانی مُول لینے کی کیا ضرورت۔

Marfat.com
Marfat.com

آپ نے سینکڑوں علماء سے اکتساب فیض کیا، اپنے عہد کے تمام بلاد اسلامیہ کا سفر کیا اور ہر دانش گاہ علمی سے سیراب ہوئے، چالیس سال سفر میں رہے مگر ایک بھی نماز اور جمعہ کبھی قضا نہ ہوئی۔

آپ کی تصنیفات کی تعداد دس (۱۰) تک پہنچتی ہے۔ لیکن قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا کہ ۹ تصنیفات تو ناپید ہوگئیں۔ صرف ایک تصنیف کشف المحجوب باقی رہ گئی ہے جو علماء میں بھی مُستند مانی جاتی ہے اور صوفیہ میں بھی۔ آپ کی تصانیف کے نام یہ ہیں (۱) وجدان (فارسی دیوان کا نام ہے)۔ (۲) منہاج الدین (۳) کتاب الفنا والبقا (۴) اسرار الحزق۔ (۵)۔ کتاب البیان اہل العیان۔ (۶) بحر القلوب۔ (۷) ایمان۔ (۸) الرعایۃ لحقوق۔ (۹) شرح کلام منصور حلاج۔ (۱۰) کشف المحجوب۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ ۴۳۱ھ میں دن ڈھلے پورے ڈیڑھ برس کی مسافت کے بعد دریائے راوی کے کنارے لاہور پہنچے۔ اور شہر کے جنوب مغربی گوشے کا رُخ کیا اور ایک بلند ٹیلے پر جہاں ایک املی کا درخت تھا۔ آپ نے قیام فرمایا۔ آج نہ یہ بلند ٹیلا ہے اور نہ املی کا درخت۔ اُن کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ایک سنگِ مرمر کا بڑا سا کٹورا مزارِ عالیہ کے شمال مغرب میں ایک دو گز کے فاصلے پر نصب ہے۔ اور اب اس میں ٹوٹیاں لگی ہوئی ہیں۔ زائرین پیتے...... آنکھوں پر لگاتے ...... اور بعض تبرکاً گھروں میں بھی لے جاتے ہیں۔ لاہور کے معترض باسیوں کو آپ نے نماز کی حالت میں خانہ کعبہ دکھا دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر پہلے ایمان لانے والی شخصیت پنجاب کے نائب حاکم رائے راجو تھے۔ جس کا بعد میں آپ نے شیخ ہندی نام رکھا۔ بالآخر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کی تقریباً ۶۵ بہاریں دیکھنے کے بعد اس فانی دنیا کو خیر باد کہتے ہوئے ۴۶۵ھ میں اور بعض کے نزدیک ۴۸۱ھ تا ۵۰۰ھ کے درمیان وصال فرمایا۔ آپ کا عرس مبارک ہر سال ۱۸ تا ۲۰ صفر کو ہوتا ہے۔ دُور دُور کے لوگ زیارت کے

Marfat.com
Marfat.com

لئے آتے ہیں۔ ہاں ہر جمعرات کو اتنا مجمع ہوتا ہے کہ دوسرے مزاروں کے عرسوں میں بھی اتنا مجمع نہیں ہوتا۔ رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی گھڑی ایسی نہیں کہ مزار عالیہ کے گرد پروانوں کا ہجوم نہ ہو۔

﴿یہ مضمون اور کتابوں کے علاوہ زیادہ تر محمد وارث کامل کی تصنیف ''داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' ﴾
﴿حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ''تذکرہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' ﴾
﴿اور ماہنامہ، دلیلِ راہ، جون ۲۰۰۸ء، لاہور سے انتخاب کیا گیا ہے﴾

ملک افغانستان دے اندر، غزنی شہر ایک یارا
اوتھے عدل محمود نے کیتا ، جانے عالم سارا
جہدا وزیر ایاز سی عاقل ، ایہہ گل سچ پچھانی
سر اقبال شاعر نے لکھیا ، شان دواں دا جانی

اس علاقے اندر داتا جمیا ، پرورش نالے پائی
عقل شکل بے مثل ، جوانی بخشی رب الٰہی

آل نبی ، اولاد علی دی ، نام علی ہجویری
باپ اوہدا عثمان وَلی سی ، جس دی شان اُچیری

سومناتھ دی فتح خاطر جد محمود سی آیا
داتا نوں اوہ نال لے آیا ، راوی نے فرمایا
سولہ حملے ہند اُتے کیتے ، فتح نہ ہوندی بھائی
داتا نال آیا جد اُسدے ، ہوگیا فضل الٰہی

98105

Marfat.com
Marfat.com

سومناتھ دے مندر تائیں، ڈھاہ کے ٹوٹے کیتا
سونا چاندی لُٹ کے اُس تھیں، تھیلیاں دیو چہ سیتا

ایہہ برکت سی داتا والی ، ہار محمود نہ کھاہدی
توڑیا مان سی ہند دا اوہنے، گل نہ ہوئی واہدی

غزنی نوں فیر واپس جس دم گیا محمود پیارا
داتا وچہ لاہور دے بیٹھا ، عرش بریں دا تارا

شہر لاہور دے اندر عرشوں رحمت ہر دم وسے
ایہہ نگری اے داتا والی ، رستے نیک جو دسے

اک ہزار سال اے ہویا ، راوی خبر سناندے
وچہ لاہور دے داتا ہوری ، نوری گنج لٹاندے

عبدالقادر غوث پیارا ، اجے نہ پیدا ہویا
داتا گذر گیا سی پہلے ، جھوٹا کفر دا کویا

داتا مُہراں ولیاں تائیں لاندا مُول نہ تھکے
ایس جگہ توں تمغے لیکے وَلی نے جاندے پکے

گنج نورانی داتا بخشے ، ہر سائل دے تائیں
داتا داتا دنیا کُوکے ، یار یقین لیائیں

نام علی ہجویر ہے نگری جتھوں داتا آیا
غزنی شہر نوں چن دے وانگوں داتا نے چمکایا

Marfat.com
Marfat.com

شان سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

اولیائے کرام واعظ وتبلیغ کے ساتھ خدمت خلق کوزیادہ ترجیح دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ لوگ ان کے ایسے گرویدہ ہوجاتے ہیں کہ صدیاں گزر جانے کے باوجود بھی کوئی سازش ان کی محبت میں کمی نہیں کرسکتی۔ آج نسلوں کی نسلیں گزر چکی ہیں لیکن داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ... غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ... بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ... قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ... مجدّد پاک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء کرام کا ڈنکا بج رہا ہے۔ ان سے آج بھی فیض کا سلسلہ جاری ہے اور دلوں پر حکمرانی کررہے ہیں۔ ان کے مزاروں پر کڑوروں لوگ حاضریاں دے رہے ہیں جن میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ جبکہ شہر لاہور میں ہی دیکھ لو برصغیر کے اپنے وقت کے ظاہری حکمرانوں قطب الدین ایبک... جہانگیر... داراشکوہ وغیرہ کے مقامات ویران اور آسیب زدہ دکھائی دیتے ہیں اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حکومت آج بھی اسی طرح قائم ہے اور انشاء اللہ قائم رہے گی۔ صرف ایک پہلو ہی دیکھ لو کہ آپ کے مزار پہ حاضر ہونے والے زائرین کی جوتیوں کا ٹھیکہ بھی کروڑوں میں نیلام ہوتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خُلقِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا خزانہ لے کر لاہور تشریف لائے اور اس کو اس انداز سے تقسیم فرمایا کہ دنیا داتا گنج بخش کہنے پر مجبور ہوگئی۔ آپ نے واعظ وتبلیغ کے ساتھ ساتھ خدمتِ خلق کی طرف زیادہ توجہ دی۔ پھر کیا تھا کہ لوگ جوق در جوق دائرہ اِسلام میں داخل ہونے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے لاہور اور گردونواح کی اکثریت مسلمان ہوگئی۔

Marfat.com
Marfat.com

-•••••-•-•••••-

راقم الحروف کے شیخ طریقت... امام السالکین... سراج العارفین... شہباز طریقت... سعید الاولیاء... حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ (و۲۰۰۲ء گوجرانوالہ) نے ۱۹۹۶ء کو عرس داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (منعقدہ دربار عالیہ خواجہ رُکن الدین رحمۃ اللہ علیہ گوجرانوالہ) کے موقعہ پر ارشاد فرمایا:-

حضرت سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا سے سفر کئے ہوئے نو سو سال سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے مگر میرے داتا کی قبر آج بھی زندہ ہے۔ بادشاہوں کی قبروں کے نشان مٹ گے، دلی کے مطلق العنان بادشاہ قطب الدین ایبک جس کو لوگ لکھ داتا کہتے تھے، آج وہ لکھ داتا بھی نہیں۔ بادشاہوں کی قبروں پر کوڑے کرکٹ ڈالے گئے، نام و نشان مٹ گئے۔ ایک دن حفیظ جالندھری، مؤلف "شاہنامہء اسلام" کا گزر انارکلی کے اس کوچے سے ہوا، اس نے دیکھا کہ قطب الدین ایبک کی قبر کے اوپر سارے محلے کا کوڑا کرکٹ پڑا ہوا ہے، اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور حفیظ جالندھری کہنے لگا:-

نجس ناپاک کوچے میں جہاں کوئی نہیں جاتا
وہاں لیٹا ہوا ہے مسندِ دلی کا لاکھ داتا

آج قطب الدین ایبک کو کوئی نہیں پوچھتا۔ مغلیہ خاندان کا بادشاہ جہانگیر شاہدرہ کے موڑ پر لیٹا ہے اور اس کے لوحِ مزار پر یہ شعر لکھا ہے۔

بر مزارِ ما غریباں نے چراغ و نے گلے
نے پرِ پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

لیکن ذرا داتا کی قبر کی شان تو دیکھو...... اللہ...... اللہ!

میں دن کے وقت گیا...... تو عوام کا ہجوم ہے

Marfat.com
Marfat.com

میں شام کے وقت گیا...... زائرین کی دھوم ہے

میں عشاء کے وقت گیا...... تو نمازیوں کا ہجوم ہے

میں رات کے بارہ بجے گیا...... تو تلاوت کرنے والوں کا ہجوم ہے

میں سحری کے وقت گیا...... تو حق ھو کے نعرے لگانے والوں کا ہجوم ہے

کوئی وقت خالی نہیں...... وہاں عرشی بھی آتے ہیں...... فرشی بھی آتے ہیں

میرے داتا کا دربار لگا ہوا ہے...... میلا سجا ہوا ہے

ہر وقت رونقیں ہی رونقیں ہیں...... اللہ ھو کی آوازیں آتی ہیں

ذکر کے چرچے ہوتے ہیں...... قرآن کی تلاوتیں ہوتی ہیں

نوسو سال گزرنے کے باوجود بھی رونق میں کمی نہیں آئی۔

نام فقیر تنہاں دا باھو قبر جنہاں دی جیوے ھو

داتا کی قبر آج بھی زندہ ہے...... خدا کی قسم زندہ ہے...... وہاں جا کر موت کا اثر بھی معلوم نہیں ہوتا...... موت نے وہاں تسلط ہی نہیں کیا...... یوں لگتا ہے کہ داتا اپنے دربار میں بیٹھ کے زائرین کے سلام سن رہے ہیں اور ان کے سلاموں کے جواب دے رہے ہیں...... داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں ہر وقت ولیوں کے ہجوم ہیں...... زمانے کے غوث وقطب وہاں سلامی دینے آتے ہیں۔

ہم بھی مل کر کہیں:۔

گنج بخشی ہے تیری مشہور، داتا ہم پہ کر کرم

کر کرم کروا کرم، دونوں جہاں میں رکھ شرم

(ماہنامہ دعوتِ تنظیم الاسلام: فروری ۲۰۰۹ء:۴۵)

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جو پہاڑوں جیسی رکاوٹوں کو آسانی سے توڑتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے اور انہوں نے یہاں کی سرزمین میں سجدے کا بیج بویا۔ ان کی روحانی فکر سے یہاں اسلام پھیلا اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا عہد تازہ ہو گیا۔ ان کی دعوت و تبلیغ سے دین حق کو سربلندی حاصل ہوئی۔ آپ ناموسِ قرآن کے محافظ و نگہبان تھے آپ کی ایک نگاہ قاہرانہ نے باطل کو برباد کر دیا۔ سرزمین پنجاب ان کے دم قدم سے زندہ ہوئی اور ہماری صبح انہی کے آفتاب سے روشنی پا کر منور ہو گئی۔

ساڑھے نو سو سال سے زیادہ عرصہ بیت گیا ہے مگر اس مرد حق آگاہ نے ایمان وایقان، علم وعمل اور عزم وہمت کے جو چراغ روشن کیے تھے ان کی لو مدھم نہیں ہوئی۔

لاہور کا داتا دربار ہر روز کی طرح آج بھی مرجع خلائق ہے جہاں بادشاہ و گدا، رند و پارسا... امیر غریب... علماء وصوفیاء حاضر ہوتے ہیں اور اپنے خالق و مالک سے پانے اور مخلوق میں لٹانے والے کی گنج بخشیوں کا نظارہ کرتے ہیں۔

(ماہنامہ دلیلِ راہ/ جون، ۲۰۰۸:۳۹/ از ڈاکٹر ظفر اقبال نوری)

--•••••-•-•••••-

در شہرِ لاہور امامِ عرفاست

خاکش کحل الجواہرِ دیدۂ ماست

ترویجِ شریعت و نگہداریٔ فقر

حضرت سید علی ہجویری راست

لاہور شہر وچ عارفاں دا امام (وسدا) اے اوہدے دردی دھوڑ ساڈیاں اکھاں لئی جواہر کھر لایا سرمہ اے۔ شریعت نوں چلانا تے فقر دے بھیت دا دھیان رکھنا ایہہ دونویں کم حضرت سید علی ہجویری (داتا گنج بخش) ہوراں لئی نیں۔

Marfat.com
Marfat.com

مقام سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ برِ صغیر کے بادشاہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس علاقے میں ہر تبدیلی اور تصرف آپ کے علم میں لائی جاتی ہے، تمام تر معاملات آپ کو پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ اُمُور اولیاء کرام وفرشتے سرانجام دیتے ہیں۔

فقیر الطاف حسین سروری قادری سلطانی (عزیز کالونی ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور) فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایسا ہوا کہ دس پندرہ روز تک دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے قریب سے بغیر ایصالِ ثواب کیے گذر جاتا۔ ایک روز اپنا محاسبہ کیا اور اپنے نفس سے پوچھا کہ تجھ میں کون سی چیز داخل ہوگئی ہے کہ تو فاتحہ خوانی سے گریزاں ہے۔ اسی حالت میں واپس ہوا اور پرانے دربار کے باہر جوتیوں کے قریب آکر کھڑا ہوگیا اور اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہا کہ جو نفس پندرہ روز لاپرواہی اور غفلت میں گزار دیئے اس کی سزا یہ ہے کہ خاص تو خاص رہے، غریب نواز داتا پاک کے غلاموں کی جوتیوں میں کھڑا ہو۔ فقیر نے یہی کیا اور پھر وہاں سے چل کر دروازہ کی سیڑھیوں میں آکر کھڑا ہوگیا۔ اپنے مرشد سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کی۔ سرکار آپ کا فرمان ہے کہ اگر کسی کا یقین کچا ہو تو کامل مرشد کا کام ہے کہ اسے پُختہ کرے۔ سرکار مجھے حضور داتا صاحب غریب نواز کا مقام دکھا دیں تاکہ میرا یقین کامل ہو جائے اور قلبی سکون نصیب ہو جائے۔ کیا دیکھتا ہوں کہ داتا صاحب کا مزار کھل گیا ہے اور اس میں ایک متوسط آدمی کے قد وقامت کا قرآن مجید خاکی کاغذ پر لکھا ہوا کھلا پڑا ہے۔ فقیر نے اسے پڑھنے کی کوشش کی تو کچھ سمجھ نہ آیا۔ دوبارہ عرض کی:

Marfat.com
Marfat.com

سرکار! مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔ آپ نے فرمایا کہ داتا صاحب نے اپنی زندگی میں قرآن مجید بہت زیادہ پڑھ کر اس پر عمل کیا، اور آپ کے وصال کے بعد آپ کے مزار پر قرآن مجید کی اتنی تلاوت کی گئی ہے کہ داتا صاحب کا وجود تو وجود، آپ کے مزار کے قرب وجوار کی مٹی بھی قرآن مجید ہو چکی ہے۔ یہ ہے غریب نواز سید علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا باطنی مقام۔ ﴿سلوک صوفیاء:۸۲﴾

-•••••-•-•••••-

جنابِ عنصر صاحب لکھتے ہیں:۔ بہت سے مفکر، صوفی اور صاحب دل تو شب خیزی کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ شب خیزی نہیں نیند میں میرے نصیب نے یاوری کی، کیا دیکھتا ہوں کہ آقائے نامدار، مدنی تاجدار، فخرِ رسل صلی اللہ علیہ وسلم جن کے چہرہ اقدس کو دیکھنے کی تاب نہیں ہے۔ آپ اپنے دائیں بازو میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ بلکہ رضی اللہ عنہ اور بائیں بازو میں حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کو لیے ہوئے شاہ عالمی اور موچی دروازہ کے درمیان باغ کے درختوں کے اوپر بلندیوں میں پرواز کرتے جارہے ہیں۔ زہے مقدر

"خدایا ایں کرم بارِ دگر کن"

﴿جب ابرِ کرم برسا بحوالہ محدثِ اعظم پاکستان جلد ۲ ص ۲۲۱، از مولانا محمد جلال الدین قادری مطبوعہ مکتبہ قادریہ لاہور﴾

خلیفہ الحاج چوہدری سردار احمد ضیاء قادری چشتی نظامی نیازی آستانہ عالیہ نیازیہ، نیاز نگر، بیدیاں روڈ لاہور فرماتے ہیں کہ تمام اولیائے عظام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بمثل اولاد عزیز ہیں۔ خواب میں داتا صاحب کو بھی بیٹا کہہ کر مخاطب فرمایا۔ ﴿سفینہ مدینہ:۸۶﴾

-•••••-•-•••••-

اسلام میں عبادت صرف اللہ کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو اپنے بے پایاں کرم سے اپنے بندوں کے تمام گناہ معاف کردے لیکن شرک کا گناہ معافی

Marfat.com
Marfat.com

کے قابل نہیں۔ بے شک ہر زمانے میں شرک کی نئی نئی صورتیں وجود میں آتی رہتی ہیں ۔افراد تو افراد، جماعتیں بھی اپنی آستینوں میں ہمیشہ نئے نئے بُت چھپائے رکھتی ہیں، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ حضرت مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں کی عزت کرنا بلکہ ان کے مزار پر جا کر اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنا ہر گز شرک نہیں۔ جن لوگوں کی پوری زندگی حتیٰ کہ ان کا اٹھنا بیٹھنا بھی اللہ تعالیٰ کے لیے ہو، ان کے آستانے ایک طرح سے اللہ کا گھر بن جاتے ہیں۔ یہ ایک معروف بات ہے کہ گھر میں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب اللہ کے گھر (مسجد) میں ہوتا ہے، کیونکہ مسجد کا ماحول انسان کو اس کے عام مشاغل سے الگ کر دیتا ہے، وہاں جو بھی آتا ہے وہ اسی مقصد سے آتا ہے کہ خدا کو یاد کرے کچھ یہی کیفیت بزرگوں کے آستانوں کی ہے جہاں کروڑوں مرتبہ درود پڑھا جاتا ہے اور لاکھوں مرتبہ قرآن حکیم کا ختم ہوتا ہے۔ اگر بزرگوں کے آستانوں پر حاضر ہونا شرک ہوتا تو حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ حضرت سید مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جا کر چلہ کشی نہ کرتے اور ان کے دل کی کیفیت یوں اظہار پا کر قبولیتِ عامہ حاصل نہ کرتی کہ

گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

اصل میں انسانی زندگی محض مادی زندگی سے عبارت نہیں، اگر انسان اپنی روح کی آواز سنے اور اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے وجود کی پوری طاقت سے اللہ کی بندگی میں لگ جائے تو اس کی زندگی مادی سطح پر ختم ہو جانے کے باوجود روحانی سطح پر قائم رہتی ہے اور اس کے فیضِ تعلیم سے تشنگانِ حق برابر سیراب ہوتے رہتے ہیں۔ یہ ایک زندہ حقیقت ہے کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے چشمۂ فیض سے آج بھی ہزاروں، لاکھوں انسان فیض یاب ہو رہے ہیں اور ان کے دلوں میں ایمان کا بیج پوری

Marfat.com
Marfat.com

طرح سے جڑ پکڑ رہا ہے اور وہ اسی راستے پر چل رہے ہیں جس پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے چلنے کی تعلیم دی اور حقیقت میں ایک سچے مسلمان کا یہی حقیقی مقصد ہے۔ (حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ: ۱۵)

کی ہویا جے میں قیدی ہویا تے سدا نہ قیدی رہنا
اک دن داتا مہر کریسی تے رل سکھاں دے بہناں

-.....-.-.....-

واصف علی واصف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کیا شان تھی۔ کتنا مستند ہے یہ ماضی۔ یہ بڑے کمال کی بات ہے۔ کوئی بھی درویش اب لاہور میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے LEVEL کا نہیں آسکتا۔ یہ بڑے کمال کی بات ہے۔ مطلب یہ ہے کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند آپ ہیں اور اب ان کی تقلید ہی سے راہ مل سکتی ہے۔ اب کوئی اس مقام سے آگے نہیں جاسکتا۔ وہ بڑے کمال کے لوگ تھے۔ (گفتگو نمبر ۵: ۱۴۵)

-.....-.-.....-

ولیوں کے سردار... اولیاء اللہ کی بارات کے دولہا... روئے زمین کے اوتاد وں اور ابدالوں کے پیشوا... سلطانِ سلاطینِ اقلیمِ ولایت... قطب العالمین... غوث العارفین... حجۃ اللہ علی العالمین... حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اس خطہء ارضی میں اسلام کے اولین مبلغین میں سے ہیں۔ ہند کے اس کفر گڑھ اور ظلمت کدے میں آپ نے پرچم اسلام بلند کیا...... دینِ اسلام کی شمع روشن کی...... اپنی روحانی قوت اور نظر کیمیا اثر سے لاکھوں کی تعداد میں گمراہوں کو راہِ حق دکھائی...... کفر وضلالت کے گھمبیر اندھیروں میں بھٹکے ہوؤں کو صراطِ مستقیم پر گامزن کیا...... ان کے سینوں کو نورِ اسلام سے منور فرمایا...... یہ آپ اور آپ جیسے ہی پاکیزہ انفاس کا فیضان ہے کہ آج ہم اللہ اور اُس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے وابستگی کی سعادت سے بہرہ ور ہیں۔ بالآخر آپ

Marfat.com
Marfat.com

نے قانونِ قدرت کے تحت اس دنیا سے پردہ کرلیا اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے جا ملے، لیکن وصال کے بعد بھی آپ کا وجودِ مسعود باذنِ اللہ تعالیٰ کئی صدیوں سے نامرادوں کی مرادیں پوری کر رہا ہے۔ آج بھی لوگ دکھی دلوں سے آپ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں اور ہنستے مسکراتے سکونِ قلب کی دولت اور دُنیوی مُرادوں سے دامن کو بھرے ہوئے واپس جاتے ہیں۔

داتا دے دربار اُتے دُوروں دُوروں چل کے دُنیا آوندی اے
جاری رکھدے سخاوت سرکار ہر دم بھر بھر جھولی مراداں پئی پاوندی اے
اتنا بھریا خزانہ رحمان رب نے ذرا بھر بھی کمی نہ آوندی اے
ساری خلقت جو نا اُمید ہوندی اشرفؔ خوش ہو کے جاوندی اے

-●●●●●-●-●●●●●-

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اربابِ طریقت کے پیشوا' رموزِ شریعت کے رازدان اور علم و فضل اور تقویٰ و طہارت میں ایک منفرد اور امتیازی شان کے مالک ہیں۔ آپ کی ذاتِ اقدس رُشد و ہدایت کا ایک ایسا چشمۂ فیض ہے کہ جس سے پانچویں صدی ہجری میں برصغیر کے وسیع شمال مغربی علاقے اسلام کی نعمتِ بے پایاں سے بہرہ مند ہوتے رہے اور آپ کے وجودِ پاک کے فیض سے کفر و الحاد کی تاریکیاں کافور ہوگئیں اور آج بھی آپ کی بارگاہِ عالی راہِ حق کے متلاشیوں کے لیے نشانِ منزل ہے۔

-●●●●●-●-●●●●●-

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے روحانی بزرگوں نے سرزمین پاک و ہند میں اسلام پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی لیے یہاں کی مٹی میں روحانیت کی خوشبو اور فضاء میں مہک رچی بسی ہے۔ یہ جو لوگ کہتے ہیں... لاہور، لاہور ہے۔ یہاں سے جانے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ فضا میں بسی ہوئی اسی روحانیت کا اثر ہے۔ یہ ہر روح کو

Marfat.com
Marfat.com

اندرونی طور پر متاثر کرتی ہے۔ یہاں قدم قدم پر بزرگوں کے مزارات ہیں۔ جہاں سے روحانی انوار پھوٹ رہے ہیں۔ ہر چشمہ انوار کا رنگ اور خوشبو مختلف ہے اور ان کے مختلف رنگوں اور خوشبوؤں نے لاہور کی فضا میں عجیب کاک ٹیل کی سی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ان روحانی بزرگوں کے قافلہ سالار ہیں۔ اس خطہ کے بیشتر بزرگوں نے یہاں سے فیض پایا اور پھر اسے آگے پہنچایا۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کے خزانے لٹاتے ہیں۔ اس درگاہ پر آنے والا کوئی بھی خالی ہاتھ نہیں جاتا۔

حضور سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ پاک فیوض و برکات کا ایک ایسا سمندر ہے، جہاں سے تمام سلاسل کے مشائخ و مریدین مسلسل فیض یاب ہو رہے ہیں۔

-•••••-•-•••••-

روزنامہ نوائے وقت کے مشہور کالم نگار میاں عبدالرشید شہید رحمۃ اللہ علیہ اپنے کالم "نورِ بصیرت" میں فرماتے ہیں

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ان قافلہ سالارانِ عشق میں سے ہیں، جنہوں نے اس سرزمین میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا بیج بویا اور محبت کے ذریعہ سے یہاں اسلام روشناس کرایا۔ یہ بھی فاتحین تھے، لوگوں کو نگاہ سے زخمی کرتے اور اعلیٰ اخلاق سے جکڑ لیتے۔ ان کے قلوب عشقِ الٰہی سے زندہ تھے، اس لئے موت ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی آج بھی ان کا فیض عام ہے۔ خواص و عوام دونوں یہاں سے فیض پاتے ہیں۔ خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں چلہ کاٹا، بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں سے فیض پایا۔ حضرت بو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ یہاں معتکف رہے، میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ یہاں باقاعدہ حاضری دیتے رہے۔

بزرگوں کی توجہ سے قلوب میں اللہ تعالیٰ اور اللہ تعالیٰ کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com
Marfat.com

محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، طبیعت نیکی کی طرف راغب ہوتی ہے۔ اس کی مثال یوں سمجھیے جیسے جمنیزیم میں رسّہ پکڑ کر اوپر چڑھنے والے کو نیچے سے سہارا مل جائے۔ حضرت پیر پیراں رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''ہمیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے فلاں کی طرف توجہ رکھو، ہم اسے توجہ دیتے ہیں، حکم ہوتا ہے فلاں سے توجہ ہٹا لو ہم ہٹا لیتے ہیں۔ یہ سارا نظامِ کائنات اللہ تعالیٰ کی توجہ سے ہی چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توجہ کے تحت ہی بزرگوں کی توجہ بھی کام کرتی ہے۔

نہ بادہ ہے، نہ صراحی، نہ دَور پیمانہ
فقط نگاہ سے رنگین ہے بزمِ جانانہ

لاہور کی فضا ان بزرگوں کی رُوحانیت کی خوشبو سے مہک رہی ہے جیسے موسمِ بہار میں باغ کی فضا میں خوشبو بسی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے لاہور...... لاہور ہے، اور جو یہاں آ جاتا ہے، وہ یہیں کا ہو رہتا ہے۔ میرے ایک مرحوم دوست حج کر کے آئے، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری کے لئے گئے تو کہنے لگے، ان گلیوں سے تو مدینہ منورہ کی گلیوں کی خوشبو آتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں اللہ تعالیٰ ہی کی صفات کا پرتو ہے، البتہ اللہ تعالیٰ کی صفات ان کی اپنی اور لامحدود ہیں، بندوں کی صفات اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اور محدود ہیں۔ اللہ تعالیٰ سخی ہیں، ان کے بندوں میں سخاوت کا وصف پایا جاتا ہے۔ داتا سخی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قطب الدین ایبک کو لکھ داتا کہتے تھے۔ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے معنی ایسا سخی ہے جو خزانے لٹا دیتا ہے۔ اس میں شرک کی کوئی بات نہیں۔ سُورۃ البقرہ کے آخر میں جو دُعا سکھائی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے الفاظ مَولَانَا آئے ہیں، آج کل کے سارے علماء مولانا کہلاتے ہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت کالم ''نورِ بصیرت'' ۹/ اکتوبر ۱۹۶۲ء)

Marfat.com
Marfat.com

وجہ تسمیہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اثر انگیز خطابات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حلقۂ عقیدت میں روز بروز اضافہ ہوتا چلا گیا۔ ہزاروں انسان اپنی اپنی ضرورتیں لے کر آستانۂ عالیہ پر حاضر ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان کے حق میں دعائے خیر کرتے اور کارساز عالم اپنے بندوں کی مشکل کشائی فرما دیتا۔ یوں جذبہ عقیدت اس قدر بڑھا آپ کے ظاہری وصال کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ ایک وقت آیا کہ لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ''داتا'' اور ''گنج بخش'' کہہ کر پکارنے لگے۔

جب سلطان الہند خواجہ غریب نواز، خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ مزار اقدس پر چلہ کشی کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض و کرم کی بارش کو دیکھا اور مُستفیض ہوئے تو جذب و مستی میں بے اختیار زبان حال سے پکار اُٹھے ''گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا'' اُس کے بعد تو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا لقب گنج بخش ہی مشہور ہو گیا اور اصل نام سے زیادہ شہرت پائی۔ اس لقب کی حقیقت کو عام لوگ سمجھنے سے قاصر ہیں، مگر جنہوں نے حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی سخاوتوں اور عطاؤں سے روحوں کو سیراب ہوتے دیکھا اور خود تازگی حاصل کی ہے یا جن کے دل عرفان و ادراک کی روشنی سے منور ہو گئے، وہی جانتے ہیں کہ اس مقدس نام میں فیوض و برکات کا کتنا بڑا دریا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

الغرض حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اپنی روحانی عظمت کے باعث اپنے لقب

Marfat.com
Marfat.com

ہمیشہ خوف رکھنا۔اسی نصیحت کے پیشِ نظر خواجہ غریب نواز ہندوستان داخل ہوتے ہی سب سے پہلے لاہور حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ پُر انوار پر حاضری دیتے ہیں اور آپ کے قدموں میں بیٹھ کر چالیس دن تک چلہ کرتے ہیں اور بوقتِ رخصت حضرت سید ہجویر رحمۃ اللہ علیہ کے فیض عام کو دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھتے ہیں۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

-•••••-•-•••••-

خازنِ علمِ شریعت ، قبلہء قبلہ نما
ناقصاں را پیرِ کامل ، کاملاں را رہنما
فیض بخش و گنج بخش و عاقل و دانائے راز
غمگسارِ بیکساں و حق پرست و حق نواز
جاذبِ کون و مکاں ، تری نوائے دلپذیر
طائرِ معنی تیری زُلف تخیل کا اسیر
جلوہ گاہ شاہدِ مستور تیری ہر نظر
دل کے آئینے میں تیرے صورتِ آئینہ گر
تابشِ نورِ یقین بھی شانِ استغنا بھی ہے
آستینِ فقر میں تیری یدِ بیضا بھی ہے
وہ سمجھ سکتا ہے کچھ تیری ولایت کا مقام
کی ہو جس نے عالمِ بے رنگ کی سیر تمام
تیرے الطاف و کرم کا کسی سے ممکن ہی شمار
ہر نگاہِ لطف تیری موج بحرِ بے کنار

Marfat.com
Marfat.com

داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک
حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ العزیز
کا مقام

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد حسین رضوی مجددی المعروف حاجی صاحب خطیب جامع مسجد نور (بازار والی) مرالی والا فرماتے ہیں: تقریباً 78-1977 کی بات ہے کہ یہ عاجز اور قبلہء عالم... سراج العارفین... سَعیدُ الاولیاء... حضرت علامہ ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی قدس سرہ العزیز کی معیت میں ایک جلسہ کے سلسلے میں لاہور پہنچے۔ پروگرام یہ بنا کہ پہلے داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ حاضری دی جائے، اس کے بعد مقامِ جلسہ پر جائیں گے۔ اسٹیشن سے تانگے پر بیٹھ کر داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ جا رہے تھے۔ جب موچی دروازہ کے قریب پہنچے تو آگے سے ایک ملنگ درویش نے اپنے دونوں بازو کھڑے کر کے گھوڑے کو روک لیا اور آگے بڑھ کر قبلہ حضرت صاحب کے پاؤں مبارک پکڑ لیئے اور کہنے لگا: آپ کی داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ مانتے ہیں، لہٰذا میری سفارش کر دیں۔ میرے ایک دوست نے آپ کے متعلق بتایا ہے کہ جن کی داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ مانتے ہیں وہ آج تشریف لا رہے ہیں۔ میرا تبادلہ روحانی ڈیوٹی کے سلسلے میں داتا پاک نے دور کر دیا ہے۔ لہٰذا آپ سے التماس ہے کہ داتا پاک کی بارگاہ میں میری سفارش کریں کہ اپنے قریب ہی میری ڈیوٹی لگا لیں۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے: وہ وہیں ٹھہر گیا۔ ہم داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر پہنچے، آپ نے معمول کے مطابق پہلے قدموں کی طرف حاضری دی، پھر چہرہ پاک کی طرف رُخ کر کے تھوڑے سے فاصلے پر کھڑے ہو گئے۔ میں آپ کے

Marfat.com
Marfat.com

قریب ہی کھڑا تھا، پھر تھک کر بیٹھ گیا۔ آپ محویت کے عالم میں حاضری دے رہے تھے۔ گفتگو کی آواز تو نہیں آتی تھی، ہاں البتہ وقفے وقفے سے سر مبارک ہلاتے رہے۔ حاضری کے بعد جب واپس اُسی مقام پر پہنچے تو وہ ملنگ وہیں بیٹھا تھا۔ دوبارہ اُٹھ کے کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: تم کو مبارک ہو داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ نے تمھارا تبادلہ روک دیا ہے۔ اُس کے بعد قبلہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ وہ وقت کا ابدال ہے۔ میں نے دیکھا اُن کا چہرہ بارُعب اور آنکھوں میں ایک عجیب قسم کی کشش تھی۔

-•••••-•-•••••-

حضرت علامہ مولانا حاجی محمد حسین رضوی مجددی المعروف حاجی صاحب خطیب جامع مسجد نور (بازار والی) مرالی والا مزید فرماتے ہیں: تقریباً 1980ء کی بات ہے کہ قبلہء عالم کے ساتھ عرس پر حاضری کے لئے داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر حاضر ہوئے۔ اس مرتبہ آپ خلافِ معمول حُجرۂ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کے قریب بیٹھ گئے۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک بزرگ جن کی زلفیں کانوں تک اور ریش مبارک سُرخ تھی، چہرہ بارُعب، آنکھوں میں جلالیت اور پُرکشش تھیں، آ کر قبلہ حضرت صاحب سے کہنے لگے، آپ کو سٹیج پر بلا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرا تو اشتہار میں نام نہیں ہے، میں تو صرف داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضری کے لیئے آیا ہوں۔ وہ کہنے لگے۔ یہ حکم داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ ہی کی طرف سے ہے۔ آپ اُسی وقت اُٹھ کر سٹیج کی طرف چلنے لگے، ابھی تھوڑی دور ہی تھے کہ سٹیج پر آپ کے نعرے لگنے شروع ہو گئے۔ ان بزرگوں نے آپ کے مبارک کانوں میں کہا کہ داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگر ان کے اشتہار میں آپ کا نام نہیں ہے تو کیا ہوا، میرے اشتہار میں تو آپ کا نام موجود ہے۔ جب پلٹ کر اُن کی طرف دیکھا تو وہ غائب۔ پتہ ہی نہ لگا کہ وہ کدھر چلے گئے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

داتا پاک کی نگاہ میں

(حضرت علامہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت علامہ منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) چیف ایڈیٹر ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' رقمطراز ہیں کہ یہ ان دنوں کا واقعہ ہے جب آپ جامع مسجد دستگیری فیصل آباد میں جمعۃ المبارک کا خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ بندۂ ناچیز بھی آپ کے ملفوظات اور وعظ و تقریر سے فیضیاب ہونے کے لئے حاضر ہوتا تھا۔ بے شمار مخلوق آپ سے دُعائیں لینے اور دُعائیں کروانے کے لئے آیا کرتی تھی، ایسے لوگ بھی کثرت سے آتے تھے جو اپنی شادی کے لئے دُعا کرواتے تھے۔

چنانچہ ایک جمعۃ المبارک میں ایک صاحب نے عرض کیا: حضور! دُعا فرمائیں کہ میری شادی ہو جائے۔ آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ جب آپ جمعۃ المبارک اور دیگر پروگراموں سے فارغ ہو کر اپنے آستانہء عالیہ پر پہنچے تو آپ کے گاؤں کی ایک عورت، نذیر احمد ولد بابا شیر محمد کی بیوی، روتی ہوئی آپ کے پاس آئی اور عرض کیا؛ سرکار! دعا فرمائیں، میرا شوہر کہیں چلا گیا ہے، وہ واپس آجائے۔ آپ نے خوش طبعی کے طور پر فرمایا؛ لو بات کر لو کچھ لوگ شادی کے لئے دُعا کرواتے اور کچھ لوگ بیویاں چھوڑ کر بھاگتے ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا؛ حضور آپ دُعا فرمائیں، میرا شوہر واپس آجائے۔ خیر! آپ نے اُس کے لئے دُعا فرمائی اور اُس عورت کا شوہر نذیر احمد اگلے دن واپس گاؤں آگیا۔

وہ شخص سیدھا حضور قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی صاحب فرماتے ہیں۔ بھائی نذیر احمد نے حضرت قبلہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا، سرکار آپ کو مبارک ہو، آپ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ میں ہیں۔ جونہی آپ نے یہ سنا تو آپ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور پوچھا؛ بات بتاؤ کیا ہے؟

Marfat.com
Marfat.com

اُس نے عرض کیا، سرکار میں گھر والوں سے لڑ کر لاہور چلا گیا، وہاں میں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضر ہوا، وہیں مسجد میں نماز پڑھتا اور رات وہیں سو رہتا، گذشتہ رات داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے خواب میں آئے اور مجھے فرمایا: اللہ کے بندے گھر واپس جاؤ تمھاری بیوی ''میرے یوسف'' کو تنگ کر رہی ہے۔ آپ سن کر رونے لگے اور آپ کی کیفیت وجدانی ہوگئی۔

آپ جب لاہور تشریف لاتے تو فرماتے کہ میں جب بھی لاہور آتا ہوں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر حاضری کی نیت سے آتا ہوں۔ آپ جب داتا دربار تشریف لے جاتے تو سب سے پہلے مسجد میں دو نفل تحیۃ المسجد ادا کرتے۔ جتنے برادرانِ طریقت آپ کے ساتھ ہوتے آپ سب کو فرماتے، دو نفل برائے ایصالِ ثواب باین انداز پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ شریف کے بعد گیارہ بار سورۃ اخلاص پڑھیں، بعد ازیں ان نوافل کا تحفہ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں پیش کریں۔

نوافل کی ادائیگی کے بعد حضرت داتا صاحب قدس سرہ العزیز کے مزار شریف کی چوکھٹ کی طرف سے حاضری دیتے، اور چوکھٹ کو بوسہ دیتے، پھر مغرب کی جانب بیٹھ کر مُراقبہ کرتے، کچھ دیر مراقبہ میں بیٹھنے کے بعد دُعا کرتے اور مریدین کو حضرت داتا صاحب کے حضور پیش فرماتے

بندۂ ناچیز کو آپ نے فرمایا کہ جب کوئی پریشانی ہو تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہو کر میرا سلام کہنا اور عرض کرنا کہ (حضرت قبلہ) حاجی محمد یوسف علی نگینہ (رحمۃ اللہ علیہ) نے بھیجا ہے۔ اور فرماتے پُتر منیر میں نے تمہیں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کر دیا ہے۔ ﴿یوسف مصرِ محبت: ۲/ ۲۹۸﴾

Marfat.com
Marfat.com

فیضِ انکشاف
برائے بیعت مرشد

ڈاکٹر محمد رفیق مجددی (گوجرانوالہ) فرماتے ہیں کہ میں راہبر کی تلاش میں تھا۔ لیکن مجھے کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔ اس لیئے میں نے داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ حاضری دی۔ اس کے بعد بارگاہ خداوندی میں سجدہ کی حالت میں رو رو کر عرض کی یاالٰہی مجھے سیدھا راستہ دکھا۔ میں راہبر کی تلاش میں ہوں مجھے راہبر ملا دے۔ اسی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک نوری محفل ہے۔ اُس میں شہنشاہ بغداد، داتا ہجویری، خواجہ اجمیری اور بیشمار اولیائے کرام علیہم الرحمۃ تشریف فرما ہیں۔ اسی اثناء ایک ولی جو مجھے غوث پاک محسوس ہو رہے تھے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر فرماتے ہیں: بول کیا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کی حضور مجھے کامل راہنما چاہیئے۔ اُنہوں نے فرمایا اگر اپنے دل کی مراد چاہتے ہو تو اپنے ہی شہر (گوجرانوالہ) چلے جاؤ۔ تمھارے دل کی تمنا پوری ہو جائے گی۔ وہاں ایک ایسی شخصیت ہیں جن کا تصوف اور طریقت میں کوئی ثانی نہیں۔ ان کے سر پر مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا سایہ ہے۔ اور وہ مدینہ پاک کے عاشق ہیں۔ ان کا نام نامی اسمِ گرامی "محمد سعید احمد مجددی" ہے جا کر اُن کے دامن سے وابستہ ہو جاؤ۔ اس واقعہ کو ڈاکٹر صاحب نے نظم میں لکھ کر قبلہ حضرت صاحب کی موجودگی میں سنایا۔ پھر یہ نظم ماہنامہ تنظیم الاسلام میں چھپی جو حسب ذیل ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

حقیقت ہے واللہ' لفاظی نہیں ہے
سامنے کہہ رہا ہوں' غمازی نہیں ہے
سناؤں تجھے بات اک رات کی
کہ نوری سماں' نور برسات تھی
میری زندگی پہلے بے کیف تھی
کہ داتا کے دربار دی حاضری
حقیقت ہے پہلے میں کچھ بھی نہ تھا
گرا(اللہ کے حضور) سجدے میں اور خوب رو دیا
الٰہی مجھے سیدھا راستہ دکھا
میں گم گشتہ راہ، مجھے راہبر ملا
تلاشِ رہبر کی تھی اب ہر دعا
ندامت کے آنسو لئے سو گیا
کیا دیکھتا ہوں عجب واقعہ
کہ اک نور کی تھی جو محفل بپا
کرن نور کی واللہ ہے جاری
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کملی میں امت ہے ساری
مدینے سے اک روشنی آ رہی ہے
شہنشاہِ بغداد کو جا رہی ہے
پھر آگے بیٹھے داتا ہجویر والے
ذرا آگے پھر خواجہ اجمیر والے
تمام اولیاء کو ضیاء مل رہی ہے

Marfat.com
Marfat.com

کہ وابستگان کو بقا مل رہی ہے

وہ نوری تھی محفل ، وہ نوری سماں
ایسی نوری محفل پہ قربان جاں
کیا دیکھتا ہوں کہ اک ولی ہیں
محسوس ہو رہا تھا کہ غوثِ جلی ہیں

محبت سے میرے سر پہ ہاتھ رکھا
اور فرمایا کہ بول ہے کیا چاہتا
عرض کی کہ من کی ضیاء چاہتا ہوں
دامن کامل رہنما چاہتا ہوں

تو فرمایا کہ گر چاہتے ہو ''من'' کی عید
جاؤ اپنے شہر اور ڈھونڈو'' سعید ''
اُٹھو تھامو دامن عاشقِ مدینہ
کہ ہو جائے روشن تمہارا بھی سینہ

تصوف ' طریقت میں نہیں ان کا ثانی
کہ سایہ فگن ان پہ ہیں الف ثانی
عرض کردم میں تو یہی چاہتا ہوں
انہیں کے کرم کی نگاہ چاہتا ہوں

نہ جنت ' نہ نہریں ' نہ حور و قصور
بس خاک پائے مصطفٰے چاہتا ہوں
مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہوں
دیدار رخ مصطفٰے چاہتا ہوں

Marfat.com
Marfat.com

"بھری بزم میں راز کی بات کہہ دی
بڑا بے ادب ہوں، سزا چاہتا ہوں"

(ازقلم: خادم عاشق مدینہ ڈاکٹر محمد رفیق مجددی)

﴿دعوت تنظیم الاسلام نومبر ۱۹۹۵ء::۶۱﴾

-•••••-•-•••••-

بابا غلام فرید بٹالوی کے متعلق حضرت شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر کرتے ہیں۔"بابا غلام فرید بہت پھرے اور عمر کا ایک حصہ تلاش حق کیلئے گزار دیا مگر مقصود حاصل نہ ہوا۔ مایوس ہو کر خودکشی کے خیالات کا غلبہ ہوا ایک تولہ سم الفار یعنی سنکھیا خریدا مگر کچھ تردد پیدا ہوا اور پھر تلاش شروع کر دی، بابا موصوف کہتے تھے کہ سفر کے دوران ایک شہر کی مسجد میں رات سونے کا قصد کر رہا تھا کہ ایک دوسرا مسافر بھی وہیں آنکلا۔ طلب مولیٰ کی باتیں شروع ہو گئیں کہنے لگا اگر خدا کو ملنا ہے تو گولڑہ چلا جا، گولڑہ کا نام میرے لئے مقناطیس بن گیا، رات بھر اسی فکر میں نیند بھی نہ آئی اور صبح اٹھتے ہی پتہ پوچھ کر روانہ ہو گیا، جب گاڑی سے اتر کر چلا تو ایک جگہ بارش کے پانی کی وجہ سے کیچڑ ہو رہا تھا وہاں سے کیچڑ منہ پر ملا اور اس ہیئت کذائی سے حضرت قبلہ عالم (پیر مہر علی شاہ گولڑوی) کی خدمت میں ان کی مسجد میں جا حاضر ہوا۔ کئی مہینے پہلے لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں چلہ کے خاتمہ پر خواب میں دیکھا تھا کہ میرے مقدمہ کی مسل داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سیاہ گیسوؤں والے خوش پوش بزرگ کے سپرد کر دی ہے جو کہ ان کے پاس ہی بیٹھے ہیں، اسی خواب کے باعث زہر خوری سے رک گیا تھا اب دیکھا تو حضرت قبلہ عالم قدس سرہ کی ذات شریف میں وہی بزرگ میرے سامنے موجود ہیں اور ویسا ہی لباس زیب تن ہے۔ حضرت نے حال پوچھا تو میں نے پیر کا اجازت نامہ اور سنکھیا کی ڈلی دونوں نکال کر سامنے رکھ دیئے اور

Marfat.com
Marfat.com

عرض کی کہ آپ پر سب حال روشن ہے۔خدا سے ملا دیجئے۔حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اب آرام کرو۔ظہر کے بعد بات کریں گے۔چنانچہ بعد نماز ظہر شہتوت کے درخت کے نیچے بلوا کر تخلیہ میں وظائف ارشاد فرمائے۔" ﴿مہر منیر:۱۵۲﴾

-••••••-•-••••••-

پیر سید اقبال حسین شاہ گیلانی گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۷۶ء ☆ روپوالی پہاڑ نگ فیصل آباد) فرماتے ہیں کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر اکثر حاضری ہوتی کیونکہ آپ کی ذات گنج بخش فیض عالم اور مظہر نور خدا ہے۔میں بھی ایک مرتبہ حاضر ہوا اور وہ جمعرات کی رات تھی۔رات کو مراقبہ میں داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آپ کا فیض گولڑہ شریف ہے۔اس لئے تم گولڑہ شریف چلے جاؤ۔آپ کا یہ ارشاد سن کر میں اگلے ہی دن گولڑہ شریف کی طرف روانہ ہو گیا اور گولڑہ شریف پہنچے کہ جب میری نظر پہلی دفعہ تاجدار گولڑہ سلطان العارفین حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ انور پر پڑی تو میں اپنا دل آپ کے قدموں میں جھکا کر آپ کی بیعت سے سرفراز ہو گیا۔میرے دل سے ہمہ وقت کی بے قراری اور ایک تحقیق تلاش کے جذبے کا احساس ختم ہو گیا۔﴿روشن ستارے:۲۵۶)

-••••••-•-••••••-

امیر العصر حضرت خواجہ محمد بشیر عباسی قادری رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین درگاہ مُعلّٰی غوث العصر حضرت خواجہ محمد عمر عباسی قادری قدس اللہ اسرارہ اپنی تصنیف (سیرت الفقرآء) حصہ دوم (غوث العصر) کے صفحہ نمبر ۹۶، ۹۷ پر تحریر کرتے ہیں کہ اوائل عمر میں (حضرت سائیں عبداللہ شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ) کے والدِ ماجد فوت ہو گئے اور وہ کسی درویش کا کچھ بتلایا ہوا سبق رات کو مسجد میں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے کہ ایک روز اچانک ان کے کان میں آواز آئی کہ اے لڑکے ایسا نہیں ہے، جو تو کر رہا ہے، بلکہ ایسا کرنا

Marfat.com
Marfat.com

چاہیے۔ اندھیری رات تھی، سب لوگ سوئے ہوئے تھے، آدھی رات کا وقت تھا، سن کر کہنے لگے تو کون ہے، جو نظر نہیں آتا اور آواز دیتا ہے۔ میں چھوٹی عمر کا بچہ ہوں اگر ڈر گیا تو تو ذمہ دار ہے۔ پھر آواز آئی اچھا اگر دیکھنے کی مرضی ہے تو تلاش کریں کیونکہ تلاش کنندہ ایک دن اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہو جاتا ہے اور آواز آنا بند ہوگئی اور یہ بھی مسجد سے باہر نکلے اور اپنے گھر جا کر تمام رات اسی حیرانی میں گزار دی کبھی کہتے میں نے غلطی کی ہے الہام غیبی سے باتیں کر لیتا، کبھی کہتے کہ شاید کوئی جن ہوگا۔ مگر پھر کہتے کہ راستہ الٰہی کی آواز تھی۔ فجر ہوئی تو اپنی والدہ صاحبہ کو تمام حالات بتلائے اور کہا کہ میں تمہارے کام کا نہیں رہا، میں اس آواز دہندہ کی تلاش میں پھروں گا، جب تک وہ نہ ملے یا اس کا راستہ نہ ملے، مجھے آرام کرنا محال ہے آپکی والدہ ماجدہ نے کیا اچھا بیٹا سپرد خدا اسی روز آپ نے درویشوں کی خدمت میں جانا شروع کیا اور یکے بعد دیگرے چوده درویشوں کی بیعت بھی کی۔ چودہ درویشوں کے کمال کو حاصل کرنے کے بعد آگے اور کچھ طلب کرتے تو درویش لاعلمی کا اظہار کرتے آخر حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر جا کر معتکف ہوتے وہاں سے حضرت میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ ہوا پھر آپ کے آستانے پر معتکف ہوئے وہاں سے گوجرانوالہ کے متعلق ارشاد ہوا درگاہ عالیہ پر موجود درویشوں سے استفسار کیا کہ گوجرانوالہ میں آجکل اس سلسلہ عالیہ سے کون کون بزرگ شخصیات ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایک غوث العصر حضرت خواجہ محمد عمر عباسی قادری رحمۃ اللہ علیہ اور دوسری حضرت سائیں کیسر شاہ رحمۃ اللہ علیہ ساکن وایانوالی ضلع گوجرانوالہ مشہور و معروف ہیں۔ چنانچہ اگلے روز آپ نے پہلے حضرت سائیں کیسر شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جانے کا ارادہ کیا اور لاہور سے روانہ ہوئے۔ راستے میں موضع پپنا کھہ میں آپکی ہمشیرہ صاحبہ کا گھر تھا۔ ان سے ملنے ان کے ہاں چلے گئے۔ ہمشیرہ صاحبہ نے جب بھائی کو دیکھا تو افسوس کیا کہ تمام عمر درویشوں کے پیچھے

Marfat.com
Marfat.com

گزاردی۔ خدا جانے وہ مرشد کہاں ہے۔ جس کی تم آرزو رکھتے ہو۔ کہنے لگے وہ مرشد جسکی میں آرزو رکھتا ہوں۔ اسی کی طرف جارہا ہوں۔ رات کافی گزر چکی تھی لہٰذا ہمشیرہ صاحبہ کے ہاں بغرض آرام لیٹ گئے تو حالتِ خواب میں حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے زیارت بخشی اور فرمایا عبداللہ تمہارا فیض گوجرانوالہ شہر میں غوث العصر حضرت خواجہ محمد عمر عباسی قادری قدس اللہ اسرارہ کے پاس ہے اور ساتھ ہی حضرت غوث العصر رحمۃ اللہ علیہ کی صورتِ مُبارک کا مشاہدہ ہوا۔ اور آپ نے اپنا نام و پتہ بتایا۔ اگلے روز جب بیدار ہوئے۔ تو شہر گوجرانوالہ کا ارادہ فرمایا۔ ہمشیرہ صاحبہ نے کہا: عجیب حالت ہے۔ رات کو وایا نوالی قبلہ تھا اور فجر کو گوجرانوالہ قبلہ بن گیا۔ حضرت سائیں صاحب نے فرمایا: اب خدا کا فضل ہو چکا ہے اور مرشد نے اپنی صورت دکھا دی ہے۔ اب کوئی شبہ نہیں رہا اور یہ کہہ کر شہر گوجرانوالہ کی طرف روانہ ہوئے۔ جب شہر گوجرانوالہ سردار حکماں سنگھ چمنی کے تالاب پر پہنچے تو ایک برہمن صورت تالاب سے نہا کر نکلا اور آواز دی کہ عبداللہ ٹھہر جاؤ۔ کیا حضرت صاحب کے ہاں جانا ہے۔ آپ نے کہا جی ہاں کہنے لگا میں بھی وہیں جارہا ہوں میرے پیچھے پیچھے چلے آؤ اور سیدھا آپ کے درِ دولت پر لے آیا اور کہنے لگا یہ رہا آپ کا دولت خانہ۔ یہ کہتے ہی دفعتاً آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ حضرت سائیں صاحب نے دروازہ پر دستک دی تو گھر سے کسی نے بتایا کہ آپ باہر کسی کام سے تشریف لے گئے ہیں۔ چنانچہ وہیں دیوار سے تکیہ لگائے بیٹھ گئے۔ مراقبہ میں آنکھیں بند کرلیں۔ کچھ دیر بعد حضرت غوث العصر تشریف لاتے ہیں اور سر سے پکڑ کر ہلایا۔ جب دیکھا تو وہی صورت وہی آواز مارے خوشی کے تالی مار کر رقص شروع کر دیا۔ آخر آپ نے ارشاد فرمایا کہیے کیسے آنا ہوا اور کیا کام ہے۔ عرض کی میرا کوئی سوال نہیں سوا اس کے کہ مجھے راہِ حق عنایت فرمائیے اور شرفِ دستگیری نصیب ہو۔ آپ نے فرمایا! میری وہی آواز ہے جو میں نے تمہیں مسجد

Marfat.com
Marfat.com

میں کہی تھی۔ اگر چاہتے ہو تو بہتر وگرنہ کسی اور کو تلاش کرو۔ بالآخر حضرت سائیں صاحب کی طلب وشوق کے پیش نظر آپ نے انہیں ذکرِ قلبی میں مشغول فرمایا اور کچھ نصائح ارشاد فرما کر اجازت بخشی۔ (بیعتِ اقبال:۲۴)

-••••••-•-••••••-

صوفی ظفر صاحب A.G آفس میں ملازم تھے۔ آپ کا داتا دربار سے کافی انس تھا اور اکثر فاتحہ خوانی کیلئے وہاں جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ خواب میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو عامل شریعت، حامل شریعت، قبلہ حاجی محمد سرفراز خان رحمۃ اللہ علیہ لاہور (پ ۱۹۰۹ء/ خلیفہ مجاز پیر نظیر احمد رحمۃ اللہ علیہ موہڑہ شریف) کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ آپ کے مرشد ہیں۔ قبلہ حاجی صاحب چونکہ آپ کے افسر تھے۔ لہٰذا خواب پر زیادہ توجہ نہ دی اور اس واقعہ کو محض خیال سمجھا۔ دوسری دفعہ پھر حاجی صاحب کی طرف اشارہ ہوا۔ لیکن پھر پس و پیش میں رہے۔ تیسری دفعہ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آؤ میں خود تمہیں اُن کے پاس لے چلوں۔ آپ اگلے اتوار حضور حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گنگا رام مینشن میں پہنچے تو معمول کی محفل ذکر جاری تھی۔ آپ نے حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ آپ سب ان کا استقبال کریں۔ انہیں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہاں بھیجا ہے۔ اس پر تمام احباب محفل نے اٹھ کر استقبال کیا۔ محفل ذکر کے اختتام پر حسب روایت حاجی صاحب نے انہیں بیعت میں لیا اور طریقہ میں سبق دیا۔ یہ واقعہ والد گرامی نے گوش گزار کیا ہے جو اس واقعہ کے عینی شاہد ہیں۔ ظفر صاحب ایک عرصہ دراز تک محفل سے وابستہ رہے اور قربِ خداوندی کی برکتوں سے مالا مال ہوئے۔ حافظ جمیل صاحب (نعت خواں مجلس ذکر) نے راقم کو بتایا کہ اُس دن وہ بھی اس محفل میں موجود تھے۔ (حیاتِ سرفراز:۱۸۵)

-••••••-•-••••••-

Marfat.com
Marfat.com

حضرت شیخ بڈھا رحمۃ اللہ علیہ (میاں شیخ نبی بخش م ۱۹۵۵-۱۲-۲۵) حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مرید ہونے کیلئے تشریف فرما ہوئے لیکن انہوں نے آپ کو مرید نہیں کیا جب عروس البلاد، قطب الارشاد لاہور آؤں گا تو حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں یہ معاملہ پیش کروں گا جو حکم ہوگا تعمیل ارشاد ہوگا چنانچہ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر تشریف فرما ہوئے تو یہ مسئلہ پیش کیا اور پھر حضرت شیخ بڈھا کو بیعت کیا، حافظ شیرازی خوب فرماتے ہیں۔

بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید

کہ سالک بے خبر نہ بود زرسم وراہ منزلہا

(احوال وآثار حضور قبلہ شیخ ہندی:: ۶۷-۶۸)

-•••••-•-•••••-

ملک نور محمد اعوان ولد ملک عمر خان اعوان ساکن تھاتھی ضلع ایبٹ آباد صوبہ سرحد حال مقیم شاہدرہ لاہور فرماتے ہیں کہ میں شروع ہی سے بزرگوں کے مزاروں پر جایا کرتا تھا۔ اور اولیائے کرام کا احترام کیا کرتا تھا۔ دورانِ مشرقی پاکستان (بنگلہ دیش) بھی حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے ایک بزرگ کے مزار مبارک پر بھی حاضری کی سعادت ملتی رہی۔ وہاں سے واپس آکر لاہور میں والد کے پاس PCO کھول لیا۔ ہر روز صبح سید جمیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ (شاہدرہ) کے مزار مبارک پر حاضری دے کر پھر PCO کھولتا۔ ایک دن حاضری کے لئے گیا ہوا تھا کہ کوئی گاہک آگیا والد صاحب کو پتہ چلا تو انہوں نے مجھے وہاں جانے سے منع کر دیا۔ سخت پریشان ہوا کہ مجھ سے کیا غلطی ہوئی۔ چند دن بعد پھر حاضری کی سعادت ملی تو حضرت جمیل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پریشان نہ ہو تمہیں داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ براہ راست بیعت کریں گے۔ لیکن یہ تمہارے والد کی زندگی کے بعد ہوگا۔

Marfat.com
Marfat.com

والد صاحب کے چالیسویں کے بعد ۱۵ مئی بروز جمعرات ۲۰۰۳ء عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز ظہر داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ حاضری دی۔ یہ سید جمیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی پشین گوئی کے پورا ہونے اور میری تقدیر بدلنے کا دن تھا۔ میں نے نماز عصر اکیلے ہی ادا کی۔ اس کے بعد ایسا ہوا کہ جیسے کوئی مجھے پکڑ کر دربار شریف کی طرف لے جا رہا ہے۔ مگر لے جانے والا نظر نہیں آ رہا ہے۔ سرکار کی جالی جو کعبہ کی طرف ہے۔ اس سے تھوڑی دور برآمدہ میں ماربل کی کالی بارڈر والی لکیر پر بٹھا دیا گیا۔ جب میں وہاں بیٹھ گیا تو دنیا سے بے خبر ہو گیا۔

اس دوران میری توجہ سرکار کی جالی کے اوپر لکھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چار یاروں کی طرف ہو گئی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نام کا ''ع'' فوکس ہوا اور میرے ہاتھوں سے ایسی خوشبو آنے لگی جو اس سے پہلے کبھی محسوس نہیں کی تھی۔ یہ خوشبو ہاتھوں سے نکل کر علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ''ع'' سے ٹکرائی تو اسی ''ع'' میں سے میں نے خانہ کعبہ اور روضہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ اس کے معاً بعد میرے کانوں سے ایک آواز ٹکرائی جو کہ میری مادری زبان ''ہندکو'' میں تھی۔ ''نور محمد آج سے ہم تم کو اپنا مرید کرتے ہیں''۔ تیار ہو جاؤ۔ یک دم میرے منہ سے سبحان اللہ کی آواز بلند ہوئی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سب پردے ختم ہو گئے ہیں اور سرکار کی جالی مبارک سے کالے رنگ کا پٹکار سے کی شکل میں نمودار ہوا۔ یہ سیدھا میری طرف آیا اور مجھے سر سے پاؤں تک پکڑ لیا۔ جب واپس کھنچا گیا تو اس کے ساتھ ہی میری روح نکل گئی۔ اور میں نے اس کو محسوس کیا، اس طرح کہ میرے گلے میں تکلیف محسوس ہوئی۔ اور میں نے اس وقت یہ خیال کیا کہ عالم لوگ مسلمانوں کو بتاتے ہیں کہ گنہگار بندے کی جب روح نکلے گی اندر سے ایسا کر دے گی جیسے خاردار جھاڑی کے اوپر ململ کا کپڑا ڈال کر کھینچنے سے وہ تار تار ہو جاتا ہے۔
اور اسی دوران میری سماعت سے یہ الفاظ ٹکرائے

Marfat.com
Marfat.com

''بہت گنہگار تھا بخشا گیا''۔سبحان اللہ۔

پھر سرکار میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا:نور محمد پڑھ کلمہ،کلمہ شریف پڑھایا،درود شریف پڑھایا اور فرمایا مسجد سے بغیر درود شریف پڑھے چلے جاتے ہو دُعا سے پہلے اب ایسا نہیں کرنا!اور پوچھا کیا چاہتے ہو؟مانگو ایک چیز ملے گی جو مرضی لے لو مگر میں نے کہا سرکار!میں تو دو چیزیں لوں گا۔اتنی بڑی ہستی کا میں مُرید ہوں اوپر اللہ داتا،نیچے آپ داتا!اور میں ایک چیز لے لوں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔مجھ کو دین اور دُنیا دونوں ہی چاہیے۔اس پر سرکار نے ہماری مادری زبان ''ہندکو'' میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

''نور محمد تُوں ہُج ڈاڈا مُریدھیں''

میں نے عرض کی:یہ تو سرکار کی ہی کرم نوازی ہے۔آپ نے فرمایا؛کیا یاد کرو گے دونوں ہی لے لو۔

اس کے بعد میرے پورے وجود سے علی رضی اللہ عنہ ......علی رضی اللہ عنہ کی آواز آنے لگی۔اس دوران میں نے دیکھا کہ میرے ارد گرد بہت سے نورانی چہرہ اور باریش لوگ بیٹھے ہیں۔میری چھاتی کے سامنے حضور پیر مہر علی شاہ صاحب تشریف فرما ہیں۔جب میں اپنی چھاتی ان کے پیچھے لگاتا ہوں تو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوتی ہے۔جب میں پیچھے ہٹتا ہوں تو مجھے آگ لگ جاتی ہے۔اور یہ کیفیت میں نے بہت دفعہ محسوس کی۔اس دوران ایک وقت ایسا آیا کہ میں زمین سے تقریباً تین فٹ ہوا میں لہرا رہا ہوں۔یہ کیفیت میری علی رضی اللہ عنہ......علی رضی اللہ عنہ کرنے سے ہوئی۔پھر یوں ہوا کہ حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تین دفعہ کمر میں تھپکیاں دیں۔اور فرمایا ٹھنڈا،ٹھنڈا۔میرا سر سرکار کی طرف تھا۔سرکار نے مجھے اشارہ کیا کہ اس دروازے سے اندر چلے جاؤ۔

یہ دروازہ عین اس جگہ پر ہے۔جہاں پر سرکار نے پرانی مسجد کے محراب سے

Marfat.com
Marfat.com

لوگوں کو خانہ کعبہ کی زیارت کروائی تھی۔ جب دروازہ کی طرف گیا تو دو دربان ہاتھوں میں برچھے لئے کھڑے ہیں۔ مجھے دیکھتے ہی دونوں دربانوں نے آواز لگائی کہ سرکار یہ تو مونچھوں والا ہے۔ سرکار نے فرمایا: باقی داڑھیوں والے گئے اک میرا مونچھوں والا بھی جانے دو! سرکار کا یہ فرمانا تھا کہ میں یکا یک لپکا، برچھوں والے پیچھے ہٹ گئے اور میں بھاگ کر اندر داخل ہو گیا۔

ابھی کچھ دیر ہی جنت کا نظارہ کیا تھا کہ پھر میری سماعت سے سرکار کی آواز ٹکرائی نور محمد بس کروا اتنا ہی بہت ہے۔ میرا دل تو واپس آنے کو نہیں کرتا تھا۔ لیکن کیا کرتا سرکار کا حکم تھا! واپس آ گیا تو فوراً گیٹ بند ہو گیا۔ یہاں کیا دیکھتا ہوں کہ جہاں پر پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی جگہ سے ایک شخصیت نے پیچھے مڑ کر میری طرف دیکھا جو بلکل شیر ببر کی طرح دیکھ رہے ہیں۔ میں نے اپنے آپ کو سنبھالا اور قمیض کے بازو اوپر کرنے شروع کر دیئے اور دل میں خیال کر رہا ہوں کہ کیا کروں اب تو شیر کا مقابلہ کرنا پڑھ گیا ہے۔ میں مقابلہ کے لیئے بلکل تیار تھا۔ مگر سرکار نے فرمایا؛ مت کر، یہ ولایت کے دروازے پر ملے گا۔ اس سے پیار کر۔

اسی دوران مجھے ہوش دُنیا ہوا، تو میں نے فوراً اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو جوتوں کا نمبر والا کارڈ محسوس کیا پھر میں اپنی جگہ سے اُٹھا اور چار نمبر گیٹ کی طرف چل پڑا جب میں نیچے اُترا تو جوتے وصول کر کے ابھی پہن ہی رہا تھا کہ مجھ کو اپنے سر پر کسی کا ہاتھ محسوس ہوا پھر میں نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈالا تو پانچ کے نوٹ تقریباً تیس روپے میری جیب میں تھے۔ ہاتھ میں پکڑ کر جب میں نے اُٹھ کر دیکھا تو دراز قد باشرع نورانی چہرہ سامنے کھڑا ہے۔ میں نے ان کو یہ پیسے دینے چاہے لیکن اُنہوں نے جھڑک کر فرمایا: میں صاحب حیثیت بندہ ہوں اور تو مجھے پیسے دیتا ہے۔ تو فوراً میں نے کہا! جناب مجھے معاف کرنا۔ غلطی ہو گئی ہے۔ پھر میں چار نمبر گیٹ سے باہر سڑک پر

Marfat.com
Marfat.com

نکلا تو میں نے دیکھا کہ میں نے سونے والا گیٹ پھر لنگر والا گیٹ کراس کیا، پھر اس کے بعد چند قدم چلنے کے بعد میری سماعت سے یہ آواز ٹکرائی جاؤ جاؤ! جب تم کدھر دیکھتے ہو۔ میں نے فوراً مُڑ کر دیکھا تو سرکار چارزانوں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور دائیں طرف عصاء رکھا ہوا ہے۔

میں نے پیچھے مُڑ کر دیکھا تو کہا: سرکار توبہ، میری توبہ، میں آپ کو دیکھوں اور آگے چلا جاؤں یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ میں دوڑ کر سرکار کے بائیں گھٹنے کو پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اور سرکار مجھ سے باتیں کرنے لگے۔ اب تو ٹھیک ہے۔ دین بھی مل گیا، دنیا بھی مل گئی۔ اور فرمایا: تمہارے پاس آج کتنے پیسے ہیں۔ میرے پاس وہی پانچ والے نوٹ تقریباً تیس روپے تھے جو میں چار نمبر گیٹ پر ان بزرگوں کو دے رہا تھا۔ اُنہوں نے نہیں لیے تھے۔ اور فرمایا تھا کہ میں تو صاحب حیثیت بندہ ہوں تم مجھے دے رہے ہو۔

میں نے وہی نوٹ سرکار کو پیش کر دیئے۔ سرکار نے پکڑے اور میں نے ابھی چھوڑے نہیں تھے کہ رابطہ ٹوٹ گیا اور پیسے میرے ہاتھ میں ہی رہ گئے۔ پھر میں نے دیکھا کہ یہ وہ جگہ نہیں ہے۔ یہ کوئی اور جگہ تھی جس کو میں نہیں جانتا تھا۔ پھر میں نے عرض کیا اور زور زور سے پکارا! سرکار آپ نے دین دنیا دونوں کا ذمہ لیا ہے۔ مجھ کو چھوڑیں اب میں اپنی دنیا میں جاؤں، میں نے یہ پکارا تو میں نے دیکھا کہ میں داتا دربار سٹاپ پر موجود تھا۔ اس تمام کیفیت میں عصر سے عشاء تک کا وقت لگا۔

یہ واقعہ راقم الحروف نے محترم منیر احمد سیال صاحب کی کتاب فیضانِ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ میں پڑھا۔ پھر فون پر رابطہ کر کے 01-01-2009 جمعرات کو حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ پر نور محمد صاحب سے ملاقات کی۔ انتہائی ملنسار اور داتا پاک کی محبت سے سرشار شخصیت ہیں۔ ظہر تا عصر داتا پاک کی باتوں میں اتنے محو تھے

Marfat.com
Marfat.com

کہ وقت کا پتہ ہی نہیں چل رہا تھا۔ اس واقع کو کچھ ترمیم کے ساتھ لکھنے کی اجازت دی جو لکھ کر دی گئی ہے۔ اُنہوں نے راقم الحروف کو اپنی مونچھوں والی تصویر بھی دکھائی۔ واقعی بہت بڑی بڑی مونچھیں تھیں، لیکن اب بہت تبدیلی آ گئی ہے۔ مونچھیں بھی پوری اور باریش ہیں۔

اس کے بارے میں اُنہوں نے بتایا کہ ایک حاضری کے موقعہ پر داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مونچھوں کے نظام کے متعلق کیا خیال ہے؟ میں نے عرض کی: حضور جب حج کے لیئے جاؤں گا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضری کی سعادت نصیب ہوگی، پھر مونچھیں کٹوا دوں گا اور داڑھی مبارک رکھ لوں گا۔

پھر ایک بار ایسا ہوا کہ باتھ روم سے ہو کر حاضری کے لئے سیڑھیاں چڑھنے لگا تو یوں محسوس ہوا کہ مجھے کوئی پیچھے سے کھینچ رہا ہے۔ کوشش کے باوجود اُوپر نہ چڑھنے دیا۔ نماز کا وقت تھا، میں نے وہاں کہیں قریب ہی نماز ادا کی۔ پھر سیڑھیاں چڑھنے لگا تو پہلے ہی والا معاملہ تھا۔ اس وقت میرے کانوں سے ایک آواز ٹکرائی، پہلے پیر مکی شاہ حاضری دو، میں وہاں پہنچا تو پیر مکی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مونچھیں کٹوا دو اور داڑھی رکھ لو۔ میں نے عرض کی حضور میری تو مرشد داتا پاک سے یہ بات ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس داڑھی رکھ کر آنا۔ واپس اپنے پیر و مرشد داتا پاک سرکار کی بارگاہ میں حاضری ہوئی تو یہ ساری واردات عرض کی۔ داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس طرح پیر مکی صاحب فرماتے ہیں اُسی طرح کر لو۔ پھر یوں حکم کی تعمیل کرتے ہوئی میں نے مونچھیں کٹوا دیں اور داڑھی مبارک رکھ لی۔

پھر اُنہوں نے اپنے وظائف کے متعلق بتایا کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ تم اتنی بڑی سرکار کے مُرید ہوت، تمھارا وظیفہ کیا ہے؟۔ میں فوراً آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: حضور! یہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے۔ آواز آئی، فکر کیوں کرتے ہو، سامنے

Marfat.com
Marfat.com

دیکھو۔ جب میں نے دیکھا تو ایک چھوٹی سی تختی پر کچھ لکھا ہوا نظر آیا لیکن پڑھا نہیں جاتا تھا۔ میں نے عرض کی حضور پڑھا نہیں جاتا۔ پھر کیا تھا کہ وہ الفاظ بڑے ہو گئے اور میں نے آسانی سے پڑھ لئے۔ لکھا ہوا تھا ''یاحیّ یاقیّوم'' آواز آئی یہی تمھارا وظیفہ ہے۔ کچھ مدت کے بعد ''درود شریف'' وظیفہ رہا اور اب ''گنج بخش'' وظیفہ ہے۔

بیعت نہ کرنے پر تنبیہہ فرمائی

صوفی غلام حسین امینی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اچھرہ لاہور فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ عرس کے موقع پر حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر گئے۔ تو زائرین کے بے پناہ ہجوم میں گھبرا گئے اور اسی گھبراہٹ میں مرقد منور کی زیارت کے بغیر لوٹ آیا۔ مگر مسلکِ عشق میں سکون بحر کا انتظار روا نہیں اس میں کود جانے کا وقت تو وہ ہے۔ جبکہ طوفان اپنی زندگی کی پوری قوتیں صرف کر رہا ہو۔ آغا اشرف فرماتے ہیں اسی رات صوفی صاحب قبلہ نے حضرت داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا جو ایک عجیب وغریب خواب یعنی (SYMBOLIC NIGHT MARE) تھا صوفی صاحب کا سر داتا صاحب کے زانو پر تھا۔ اور حضور فرما رہے تھے کہ تم کیا چیز ہو ہم نے تو بڑوں بڑوں کو ٹھیک کر دیا ہے۔ یہ خواب دراصل ایک روحانی اشارہ تھا قربت ومواصلت کا۔ جسے قریب ومتصل کرنا ہو۔ اللہ والے اسے یوں بھی قریب کرلیا کرتے ہیں۔ محفلِ راز و نیاز میں بلائے جانے والوں کو یوں بھی بلایا جاتا ہے۔ تاکہ

خلوتِ ذہن کے ہر راز کی سرگوشی کو
یہ نہ ہو جائے کہ بازار کا بازار سنے

جذب وکشش اپنا کام کر رہی تھی اپنے مرکز کی طرف مائل پرواز تھا عشق۔ حضرت قبلہ صوفی صاحب داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر روزانہ حاضری دینے لگے تو دوسری بار انہوں نے حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پھر خواب میں دیکھا۔

Marfat.com
Marfat.com

پڑے میخانے میں پیتے ہیں مقدر والے
بدنصیبوں کو تیرا جام کہاں ملتا ہے

قبلہ صوفی صاحب نے حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ایک ایسے خواب میں دوبارہ زیارت کی جو فردوس نظر بھی تھا اور فردوس گوش بھی۔ محفل سماع پر الوہی وسماوی کیف طاری تھا۔ تعطر ونور کا عالم تھا معنبر ومعطر جھونکے آرہے تھے۔ عود وعنبر سُلگ رہا تھا۔ معرفتِ الٰہیہ کی ابریشمی قندیلیں اور شمعیں جھلملا رہی تھیں، نزولِ انوار ہو رہا تھا۔ اور

نکہت ونور میں ڈوبی ہوئی افشاں کی طرح
وہ میرے سامنے بیٹھے تھے بہاراں کی طرح

محفل سماع وسجود کا تقدس لحہ بہ لحہ بڑھتا جارہا تھا کہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایکا ایکی صوفی صاحب قبلہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بے مرشد ہے۔ محفل میں رخنہ پیدا کرے گا۔ پکڑ لو اس کو، بہر حال یہ بھی روحانی کشش وجذب کا ایک کرشمہ تھا۔ ایک بشارت، ایک پیغام، جو صوفی صاحب قبلہ کے اعماق روح اور دل کی پہنائیوں میں ابرِ نیساں کے گوہر بننے والے قطرے کی طرح اتر گیا۔ رات گزر چکی تھی خواب ٹوٹ چکا تھا۔ لیکن اس کے غیر مرئی نقوش ونگار ابھی تک جسم وجاں پر مُرتسم تھے۔ جیسے تتلی کے گزر جانے کیے باوجود بھی اس کا ارتعاش ہوا میں اور اس کے رنگوں کی دُھنک نگاہ میں مُرتعش رہتی ہے۔ جو کچھ اُن کے کانوں نے سُنا تھا اُس کی صدائے بازگشت ہنوز دل کے شبستانوں کی خلوتوں میں گونج رہی تھی۔ آپ نے محسوس کیا اور نہایت شدت سے یہ محسوس کیا کہ ان کا ظاہری طور پر بیعت کرنا انتہائی ضروری ولازمی ہے۔ ﴿سُرودِ نَے۔۳﴾

﴿کلیات صوفی غلام حسین صوفی امینی اویسی نقشبندی: مطبوعہ بزم اویسیہ ۱۲۲/A۔ فیروز پور روڈ اچھرہ لاہور﴾

Marfat.com
Marfat.com

فیضانِ عطاء

ولائت وسجادگی

حضرت پیر سید خادم حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نقوی چشتی نظامی آستانہ عالیہ شکریلہ شریف ضلع گجرات فرماتے ہیں کہ قبلہ عالم قلندرِ زمان حضرت قبلہ پیر سید مُلک علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نقوی چشتی نظامی آستانہ عالیہ شکریلہ شریف نے آخری بیماری کے دوران تو بڑی بڑی منزلیں طے کروائیں اور اولوالعزم اولیاء اللہ کے درباروں میں پیش کیا۔ قبلہ عالم کی نگاہِ تلطف کا صدقہ عالمِ رویاء میں عجیب وغریب مشاہدے ہونے لگے۔ اور بلاناغہ مجھ سے دریافت فرماتے آج کیسی گذری، میں تمام مشاہدات شب عرض کر دیتا۔ ایک دن جناب نے مجھے داتا صاحب گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں پیش کیا۔ مگر میں نے تاحال لاہور شہر نہ دیکھا تھا۔ جب صبح ہوئی تو آپ کی پرسش پر میں نے بتایا۔ آج قبلہ ایک بہت بڑا خوش نما شہر درمیان میں عالیشان دربار ہے۔ مخلوقات کا جمِ غفیر ہے۔ مجھے دیکھ کر لوگوں نے راستہ چھوڑ دیا۔ میں آگے بڑھتا چلا جا رہا ہوں۔ وہ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ عزیز تیری منظوری ہے۔ ہماری بھی سفارش کرنا۔ دو آدمی میرے آگے ہیں۔ مگر میں جب قریب ہوا تو وہ غائب ہو گئے۔ ایک اردلی موجود ہے۔ اس کے سامنے بڑا رجسٹر ہے۔ وہ نام پڑھ کر داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو تعارف کراتا ہے۔ اور حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ایک خوبصورت آراستہ پلنگ پر لیٹے ہوئے ہیں، سفید لمبی ریش مبارک ہے، منور چہرہ ہے، ضعیفی کا عالم ہے۔ وہ سنتری عرض کرتا ہے۔ یہ

Marfat.com
Marfat.com

برخوردار سید خادم حسین بن سید ملک علی قلندر ہے۔ مگر اس کی عمر کم معلوم ہوتی ہے۔ جس منصب کے لیے اس کو بھیجا گیا ہے۔ وہ مقام بڑا بلند ہے۔ بار گراں ہے۔ جو اس کے سپرد کیا جا رہا ہے۔ یعنی ولائت وسجادگی۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی نگاہ مبارک اٹھا کر میری طرف دیکھا تو اسقدر جمال و جلال تھا کہ میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ آپ نے اشارہ فرمایا: میں سمجھ گیا کہ قبلہ ایستادہ ہونا چاہتے ہیں۔ اور ہاتھ پکڑا قریب ایک مسجد میں لے گئے۔ وہاں بزرگوں کی ایک جماعت منتظر کھڑی ہے۔ سب نے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کی جناب اور تمام حاضرین بیٹھ گئے آپ نے اپنی واسکٹ اتار کر مجھے پہنا دی اور فرمایا: شیر کا بچہ شیر ہی ہوا کرتا ہے۔ دوستو یہ قلندر ابن قلندر ہے۔ ان بزرگوں نے مبارک باد کی آواز بلند کی میری آنکھ کھل گئی۔ یہ تمام واقعہ میں نے عرض کیا! فرمایا: بیٹا یہ شہبازِ ولائت خواجہ سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ طریقہ چشتیہ میں جب تک اُن کی منظوری نہ ہو ولائت نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے ہندالولی خواجہ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے اُن کے قدموں میں چلہ کیا۔ اور یہ شعر پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

(حیات قلندر:۱۹۴)

پروانۂ ولائت

الحاج پیر شہزادہ افتخار حسین چشتی تونسوی (لاہوری) اوائل میں آپ ہر نئی فلم کو پہلے دن میں دیکھنے کے بے حد شوقین تھے۔ یہی نہیں بلکہ فلمیں دیکھ کر ان پر تبصرے لکھنا آپ کے معمولات میں شامل تھا۔ ایک مرتبہ آپ نئی فلم دیکھنے جا رہے تھے اچانک حضرت شہزادہ صاحب کے ذہن میں یہ بات لائی جاتی ہے کہ فلم دیکھنے نہیں جانا بلکہ حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دینا ہے۔ آپ

Marfat.com
Marfat.com

فوراً راستے سے ہی گھر واپس تشریف لاتے ہیں۔ اپنی زوجہ محترمہ سے فرماتے ہیں کہ مجھے شلوار قمیض دے دیں۔ مجھے داتا دربار جانا ہے۔ زوجہ محترمہ کو اپنے کانوں پر یقین نہیں آتا اور حیرت زدہ چہرے سے استفسار فرماتی ہیں تو آپ پھر وہی فرماتے ہیں۔ انہیں نہیں معلوم تھا کہ قدرت اسقدر مہربان کیسے ہوسکتی ہے۔ مگر فوراً ہی حکم کی تعمیل کی۔ شلوار قمیض لے آتی ہیں اور آپ حضرت شہزادہ صاحب یہ کپڑے پہن کر فوراً داتا دربار پر حاضری کے لئے پہنچ جاتے ہیں۔ نگاہ انتخاب نے وہ رنگ دکھائے کہ آپ نے فلمی اور قلمی لائن چھوڑ دی۔ نگار خانوں کا رنگ اتر گیا اور قرآن خانوں اور پیر خانوں کا رنگ چڑھ گیا۔ فیشن اور تھری پیس سوٹ ملبوسات شرعیہ یعنی شلوار قمیض، دھوتی کرتا، گدڑی اور جبہ میں بدل گئے اور مرشد کامل کی تلاش اور اضطرابی بڑھتی گئی اور ۱۹۵۹ء میں آپ کی یہ مراد بر آئی اور آپ صوفی مشتاق احمد چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت ہوئے۔ حضرت شہزادہ صاحب اپنے مرشد کے پیار اور شفقت میں سلوک و معرفت کی منزلیں طے کرتے رہے اور اپنی منزل مراد کی جانب رواں دواں رہے، مگر قدرت الٰہیہ جس نے آپ کے لئے بڑے مقام کا انتخاب کیا ہوا تھا۔ آپ کے امتحانات بھی اُسی طور رکھے ۱۹۶۲ء میں آپ کے مرشد صوفی مشتاق صاحب رحمۃ اللہ علیہ قضائے الٰہی سے اس دنیائے فانی سے روپوش ہو گئے اور یوں آپ منزل سے دور راستے میں ہی رہ گئے مگر آپ کا دل ایک عجیب کیفیت اور لذت سے سرشار ہو چکا تھا۔ بیقراری بڑھ چکی تھی۔ اور کسی مرشد کامل کی تلاش جاری تھی۔ بہت آستانوں پر حاضری دی مگر تشنگی ختم نہ ہوئی۔ آپ ہر روز نماز میں دُعا فرماتے یا الٰہی میری مشکل آسان فرما۔ ایک رات خواب میں ایک نورانی چہرہ آپ کے سامنے آیا اور ساتھ ہی آپ کو اشارہ دیا گیا کہ اگر منزلِ مراد پانی ہے تو ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو۔ آپ کو قطعی علم نہ تھا کہ یہ ہستی کون ہیں۔ کہاں جلوہ افروز ہیں اور ان کے قدموں تک کیسے

Marfat.com
Marfat.com

پہنچوں گا۔ لیکن یقینِ محکم کے ساتھ تلاش مرشد کا سلسلہ جاری رکھا۔ ایک روز بہت تھک کر حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور اشکبار آنکھوں سے دُعا فرمائی! حضور! دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میری مشکل آسان فرمادے۔ جونہی دعا کر کے پیچھے مڑتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ وہی نورانی صورت بزرگ پیچھے کھڑے ہیں۔ اللہ، اللہ دل خوشی سے جھوم اٹھا۔ اسی وقت ان کے ہاتھوں پر بوسہ دیا اور ان سے بیعت کی استدعا فرمائی یہ پُرنور ہستی مرشد کامل حافظ محمد مظفر تونسوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ شہزادہ صاحب کو قبلہ حافظ صاحب کے چہرہ انور میں منزلِ مراد نظر آ رہی تھی۔ روزانہ حضرت صاحب کی خدمت میں مزار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دیتے اور ۲۳ دن بعد حضرت حافظ مظفر صاحب نے آپ کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔ یوں آپ اپنے مرشد کامل حافظ محمد مظفر تونسوی کے ہاتھ پر تجدید بیعت کر کے ۱۹۶۲ء میں آپ کے حلقہ مریدین میں شامل ہوئے۔ مرشد کی عطا کے مطابق حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر متواتر دس مہینے چلہ کشی کی۔ حضرت شہزادہ صاحب روزانہ نماز عشاء حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر ادا فرماتے اور پھر مرشد کے حکم کے مطابق تقریباً ۱۰.۳۰ بجے سے ۲.۳۰ بجے تک وظائف اور چلہ کشی کا ثمرہ تھا کہ آپ کو مزار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دیدار نصیب ہوا۔ تین مرتبہ حضرت خضر علیہ السلام کا دیدار نصیب ہوا۔ اور ملاقات بھی ہوئی۔

حضرت شہزادہ صاحب فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک مرتبہ خواب (دسمبر ۱۹۶۶ء) میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے۔ جس میں تمام دنیا کے انسان اکٹھے ہوئے ہیں۔ میدان کے وسط میں ایک چبوترا بنا ہوا ہے اور اس کے اوپر ایک چٹائی بچھی ہوئی ہے۔ اس چبوترے کے اوپر تا وقت کوئی نہیں ہے۔ اس میدان میں کوئی سپیکر نصب نہیں ہے۔ مگر ایک آواز آتی ہے۔ کہ آج دنیا کے گیارہ خوش نصیبوں کو

Marfat.com
Marfat.com

ولائت عطا فرمائی جائے گی۔ اوران کو سند ولائت سے نوازا جائے گا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس آواز کے آنے کے فوراً بعد تمام مخلوق جو کہ منتشر تھی۔ ایک لائن میں اکٹھی ہو جاتی ہے۔ اور میدان کے وسط میں جو چبوترا ہے اُس کے اُوپر ایک نہایت پُر وقار، بارُعب اور پُر نور ہستی رونق افروز ہو جاتی ہے۔ اور ان کی بغل میں کچھ ولائت نامے ہیں جو رول کیے ہوئے ہیں۔ آپ کے چبوترے پر جلوہ افروز ہوتے ہی تمام میدان میں خاموشی چھا جاتی ہے اور اُس چبوترا کے اُوپر کچھ اور برگزیدہ ہستیاں بھی تشریف رکھتی ہیں۔ اور جو ہستی اپنی بغل میں ولائت نامے لئے حکم خداوندی سے رونق افروز ہے اُنکے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ آپ حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ میدان میں دوبارہ پُر جلال آواز گونجتی ہے کہ اب تمام عوام الناس نے اس چبوترہ کے سامنے سے ایک لائن میں نہایت ادب کے ساتھ گزرنا ہے اور جو گیارہ خوش نصیب ہوں گے اُن کو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ ولائت نامہ عطا فرمائیں گے۔ انسانوں کا یہ سمندر اور انسانیت کا قافلہ ایک ایک کر کے چبوترے کے سامنے سے گزر رہا ہے اور آٹھ خوش نصیبوں کو پروانہء ولائت مل چکا ہے۔ اس وقت حضرت شہزادہ افتخار تونسوی اپنی جگہ پر کھڑے آنکھوں میں آنسوؤں کی جھڑی لئے سینے میں حیرت اور خوف سے دھڑکتا اور پھڑکتا دل لئے، کانپتے ہونٹوں پر یہ دُعا ہے کہ (کاش میں اتنا خوش قسمت ہوتا کہ پروانہء ولائت مجھے مل جائے، کانپتے پاؤں سے قدم بہ قدم اُس چبوترے کے طرف حسرت نگاہ سے دیکھتے چلتے جا رہے ہیں مگر جب چبوترے کے پاس پہنچتے ہیں تو خود کو اتنا خوش قسمت نہ سمجھتے ہوئے اور اعتراف ندامت میں سر نیچے جُھکا کر جونہی چبوترے کے سامنے سے گزرتے ہیں تو آپ کا بازو پکڑ کر حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کے ہاتھ میں پروانہء ولائت عطا فرما دیتے ہیں۔ فرطِ جذبات سے خود پر قابو نہیں رہتا۔ قسمت اس قدر بھی مہربان ہو سکتی ہے، ذہن قبول نہیں

Marfat.com
Marfat.com

کرتا۔ عالمِ انبساط میں آنکھیں یوں برستی ہیں کہ کیا کوئی برسات کا بادل برسا ہوگا۔ چند قدم آگے جا کر سند ولائت کو کھول لیتے ہیں جس پر یہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔

ولائت نامہ

بنام:۔شہزادہ افتخار تونسوی

منجانب:۔حضرت علی ہجویری

داتا گنج بخش

﴿سوانح حیات بمعہ روحانی تصرفات:۲۲۶ تا ۲۰۲﴾

داتا پیا دے در تے آونا چنگا لگدا اے
آکے جھولی نوں پھیلانا چنگا لگدا اے
غم بھل جاندے سبھ دنیا دے، داتا پیا دے در تے آکے
چم کے چوکھٹ سینے لاونا چنگا لگدا اے
در تے آون والیاں تائیں داتا فیض کرم دا ونڈے
منگتیاں والا بھیس وٹاونا چنگا لگدا اے
آون والے ہر منگتے نوں صدقہ سوہنے پاک نبی دا
گنج بخش نوں گنج ورتاونا چنگا لگدا اے
صدقہ علی دا کر دیندے نے گھر پورا لج پال مرے
داتا نوں میرے درد ونڈاونا چنگا لگدا اے
کرن غلامی پاکپتن توں باوا گنج شکر جی آئے
صدقہ قطب معین دا پاونا چنگا لگدا اے
داتا جی دے بوہے اُتوں جھولیاں بھر لو خشیاں نال
گنج بخش دا عرس مناونا چنگا لگدا اے
جہدا کھائیے اوہدا گائیے کہہ گئے لوک نظامی نوں
داتا صاحب دا کھانا، گاونا چنگا لگدا اے

Marfat.com
Marfat.com

فیضِ تصدیق

حصولِ خلافت

روحانیت کے قافلہ کے ہمراہ قطب زماں محمد یونس خاں آفریدی (م یکم اپریل ۱۹۸۸ء) کافی منازل طے کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچے کہ ۱۱/اکتوبر کو راول ڈیم کے پیر صوفی بادشاہ قادری صابری نے حضرت داتا گنج بخش نور اللہ مرقدہ کے مزار کے روبرو آپ کو جلوس کی شکل میں لاکر ایک جم غفیر کے سامنے آپ کو چہار سلاسل نقشبندیہ، قادریہ چشتیہ اور سہروردیہ کی خلافت سے سرفراز فرمایا اور لاہور کا نقشبندیہ سلسلہ کا خلیفہ مقرر کیا، خرقہ خلافت عطا فرماتے ہوئے مذکورہ صوفی پیر بادشاہ صاحب نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کو مخاطب کر کے عرض کیا ''حضرت آپ گواہ ہیں اور کل خدا کے سامنے بھی میرے گواہ ہوں گے کہ میں نے اللہ پاک کے حکم سے محمد یونس خاں آفریدی کو خلافت عطا کی''۔ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے باقاعدہ اثبات میں جواب ملا، اس بیعت کا ذکر اور خلافت نامہ کی نقل مورخہ ۱۶/اکتوبر ۱۹۶۳ء کے امروز اخبار میں واضح طور پر شائع کی گئی۔

﴿ماہنامہ سیارہ ڈائجسٹ لاہور مئی ۱۹۸۸ص ۴۴ بحوالہ سیرت بعد وصال ص ۱۳۷﴾

وظیفہ

راقم الحروف اپنے انتہائی قریبی عزیز قاضی غلام مصطفیٰ اور صلاح الدین (گوجرانوالہ) کے ہمراہ 03-01-2009 کو ایک عظیم روحانی شخصیت...مخلص...

Marfat.com
Marfat.com

انسانیت کا درد رکھنے والے... ہمدرد... بیباک... صاحب اخلاص، حاجی محمد برکت علی لودھیانوی ثم لاہوری کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کتاب کے بارے میں بتایا، تو آپ نے اپنی ذاتی قلمی بیاض عطا فرمائی کہ اس میں سے بھی تلاش کرلو۔ درجہ ذیل واقعہ آپ کی قلمی بیاض میں صفحہ ۱۳۰ پر درج ہے۔ انشاء اللہ یہ قلمی نسخہ عنقریب کتابی شکل میں طبع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اس پر کام جاری ہے۔ قبلہ حاجی صاحب رقمطراز ہیں کہ

حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ جب پشاور سے لاہور تشریف لائے تو حضرت میاں میر عُرف بالا پیر سرّ دفترِ عارفاں رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر بھی حاضری دیتے رہے اور اکثر آپ حضرت ابوالحسن علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر عبادت میں مصروف رہتے۔ حضرت میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو عالم واقعہ میں ایک وظیفہ پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ اور آپ نے اُس پر عمل بھی کیا۔ ازاں بعد آپ نے حضرت ابوالحسن علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عالمِ واقعہ میں عرض کیا تو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جو میاں میر صاحب نے وظیفہ بتایا ہے وہی ٹھیک ہے۔ اُسی پر عمل کرو۔

(قلمی نسخہ حاجی برکت علی لودھیانوی: ۱۳۰)

محمد اکرام ایم اے، پیر عبدالعلیم قریشی خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ حضرت کرمانوالہ شریف فرماتے ہیں کہ سیٹھ محمد شفیع صاحب کی معرفت یہ بات سننے میں آئی ہے کہ ایک بزرگ صاحب کشف تھے جو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر مُراقبہ کیا کرتے تھے۔ ایک دن ان کے دل میں خیال آیا کہ آج مُراقبہ کر کے حضرت داتا ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرتے ہیں کہ تمام دُنیا کے اولیاء کرام میں سب سے زیادہ

Marfat.com
Marfat.com

بزرگ اور سب کے شہنشاہ کون ہیں چنانچہ جب حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مُلاقات ہوئی تو اس بارے میں عرض کیا گیا۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ دُنیا سے وصال پائے ہوئے تمام بزرگانِ دین و اولیائے کرام کے شہنشاہ اور سردار حضرت غوث پاک سید عبدالقادر جیلانی ہیں اور موجودہ دُنیا میں زندہ بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہ میں سب کے شہنشاہ اور آقا و مالک حضرت سید سرکار کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

سبحان اللہ، یہ شان ہے حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ پیر کی۔

(معدنِ کرم:۶۴۸)

اگر کسی مزار پر گزر ہو تو پڑھ کر بخش
تا کہ صاحب مزار کو خوشی حاصل ہو اور وہ تیرے حق میں دُعا کرے
(فرمان حضرت داتا گنج رحمۃ اللہ علیہ)

کدے ویکھ لاہور دے ول آ کے پیا گنج بخش ماہی گنج بخشے
جے اوہ چاہے گدا گردی باہنہ پکڑے لاوے دیر نہ شاہی گنج بخشے
داتا پاک دی موج اے لگے جاندے بھاویں پکڑ کے راہی گنج بخشے
نظر کرم دی کھیڈ شریف ایہو نہ اُوہ ویکھے کوتاہی گنج بخشے

Marfat.com
Marfat.com

فیضانِ احکام

سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

ضرورت پڑنے پر حضرت داتا گنج بخش نور اللہ مرقدہ اپنے عقیدتمندوں کو مختلف قسم کی ہدایات دیتے رہتے ہیں۔ عشاق ان احکامات کی بسر وچشم تعمیل کرتے ہیں۔ ان ہدایات سے متعلق چند واقعات نذر قارئین ہیں۔

نہ تخت و تاج میں نہ لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

برائے خلاصی مقدمہ

محمد یوسف قادری کہتے ہیں کہ ایک دفعہ صدر جنرل ضیاء الحق کی مارشل لاء کا ابتدائی سال تھا۔ پنجاب، لاہور سے متصل ایک گاؤں کے دوافراد نے نماز ظہر ہماری میمن مسجد کھوڑی گارڈن میں ادا کی اور حضرت قاری علامہ محمد مصلح الدین صدیقی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی طرف بھیجا ہے۔ پیرومرشد نے ان کو میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ان کے ساتھ اوپر حجرے میں جا کر بیٹھ جائیں۔ میں نے اوپر جا کر انہیں بٹھایا، کچھ لوگ اور بھی آ گئے۔ قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر افراد کو تعویذات وغیرہ دے کر فارغ کیا پھر ان دونوں بھائیوں سے کھانے اور کوئی ضرورت کے لیے معلوم کیا۔ لیکن انہوں نے صرف لسی پینے کی خواہش کی، جو پوری کر دی گئی۔ پھر ان سے آنے کا سبب

Marfat.com
Marfat.com

پوچھا انہوں نے کہا کہ ہمارے دو بھائیوں کو قتل کے جھوٹے مقدمے میں پھنسا کر موجودہ حکومت نے ان دونوں کے لیے پھانسی کی سزا کا حکم دیا ہے، ہم لاہور ہائی کورٹ سے سیدھے داتا دربار گئے وہاں جا کر دُعا کرتے رہے کہ ہماری اس مسئلے میں مدد کی جائے ہم بے گناہ ہیں۔ دو تین روز تک ہم اسی طرح جاتے رہے اور اپنا مدعا بیان کرتے رہے۔ دو روز قبل جب ہم مزار شریف ہی پر سوئے ہوئے تھے۔ ہمیں خواب میں یہ بشارت دی کہ آپ کراچی جائیں آپ کا چہرہ مبارک، مسجد اور یہ محلہ، باغ ساری چیزیں ہم نے دیکھیں اور ہمیں یہ حکم ہوا کہ ہم آپ کے پاس آ کر اپنا یہ خواب اور اپنی پریشانی کا ذکر کریں لہٰذہ ہم نے اپنی بات آپ تک پہنچا دی۔ اب آپ اس مسئلے میں ہماری مدد کریں کہ ہمارے بے گناہ بھائیوں کو مُعافی مل جائے۔ سارا واقعہ سننے کے بعد حضرت قاری صاحب کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور ان سے فرمایا کہ آپ عصر کی نماز یہاں پڑھیں، مجھ سے مُلاقات کریں اور یہیں اگر رُکنا پسند فرمائیں تو یہاں آپ رُک سکتے ہیں۔ آپ کے کھانے پینے کا انتظام بھی ہمارے ذمے ہے۔ وہ افراد نیچے مسجد ہی میں ٹھہر گئے یہ کہہ کر کہ ہمارا یہاں کوئی عزیز نہیں ہم یہیں ٹھہرتے ہیں اور آپ سے نمازِ عصر کے بعد مُلاقات کرتے ہیں۔ بعد نمازِ عصر وہ دونوں بھائی اوپر کمرے میں آئے حضرت قاری صاحب نے انہیں بٹھایا دیگر احباب کو تعویذات دے کر فارغ کرنے میں مغرب کا وقت ہو گیا۔ بعد نمازِ مغرب حضرت نے طعام تناول فرمایا اور انہیں بھی اپنے ساتھ کھانا کھلایا۔ کھانے کے بعد انہیں ایک تعویذ دیا اور فرمایا کہ اسے لے جا کر کسی ایک کے بازو پر باندھ کر اس کی اپیل کریں اور پہلے کاغذات پر اسی کے دستخط کروائیں جس کے بازو میں تعویذ ہے۔ انشاء اللہ آپ کا کام حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلے سے ہو جائے گا۔ جائیں اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہمارا اسلام عرض کریں۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم آپ کی

Marfat.com
Marfat.com

اور کوئی خدمت نہ کر سکے۔

عرصہ ڈیڑھ ماہ کے بعد یہ دونوں بھائی اپنے ان دونوں بھائیوں کے ساتھ مسجد میں آئے۔ اپنے ساتھ ایک عدد کپڑے کا جوڑا، مٹھائی اور ایک شال تحفہ کے طور پر ساتھ لائے۔ سب نے قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دست بوسی کی۔ اس کے بعد ان دونوں بھائیوں کا تعارف کروایا۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری اپیل جیسے ہی منظور ہوئی ایک ہی ہفتے میں ہماری تاریخ لگی اور ہمیں بری کرتے ہوئے جج نے یہ کہا اصل ایک مجرم گرفتار ہوا اس نے خود اقرار کیا ہے۔ ان دونوں بھائیوں نے مزید بتایا کہ ہم نے اس مجرم کے پاس جا کر اس کا شکریہ ادا کیا تو اس نے ہمیں کہا کہ اس کام میں میرے ساتھ دیگر دو افراد بھی ہیں اور ہم نے خاندانی رقابت کی وجہ سے یہ سب کچھ کیا تھا لیکن کچھ عرصہ سے میں سو نہیں سکتا تھا اور عجیب وغریب پریشانی میں مبتلا تھا۔ اس مجرم نے پھر کہا کہ میں نے خود کو تھانہ میں پیش کیا اور اپنے جرم کا اقرار کیا جب سے مجھے سکون حاصل ہے۔

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

جب یہ سب بھائی رخصت ہو گئے تو قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کی۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ آپ نے اس سے پہلے ایسا تعویذ کسی شخص کو نہیں دیا، یہ کون سا تعویذ ہے؟ کیونکہ میں ۱۹۶۸ء ہی سے اکثر حضرت کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا مغرب سے عشاء تو لازمی۔ آپ نے میرے سوال کے جواب میں فرمایا: "یوسف بھائی! یہ ایک وظیفہ ہے جس کا نام "سیفی شریف" ہے۔ اس کو پڑھنے کے لیے مدینہ شریف میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے پاس بیٹھنا ہوتا ہے۔ پھر اس وظیفہ کو حاصل کیا جاتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

محمد یوسف قادری کہتے ہیں کہ مجھے اچھے طریقے سے یاد ہے کہ ایک دفعہ میں حضرت قاری علامہ محمد مصلح الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ لاہور جارہا تھا۔ حضرت کا معمول تھا کہ جب لاہور پہنچتے تو پہلے ہم ہوٹل پر اتر کر سامان رکھتے پھر حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دیتے۔ اس دفعہ یہ ہوا کہ حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ آج پہلے مزار شریف جائیں گے۔ ہماری گاڑی مزار شریف پر رُکی ہی تھی، ایک آدمی گاڑی کے دروازے پر آیا اس نے دروازہ کھولا اس کے ہاتھ میں کوئی کاغذ تھا اس نے حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے مُلاقات کی اور عرض کی کہ میں نے نیاز کی ہے آپ فاتحہ پڑھ لیں اور مجھے آپ سے بات بھی کرنے ہے۔ میں اس شخص سے ناراض ہوا میں نے اس سے کہا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ ہم ابھی آئے ہیں ابھی سامان بھی نہیں رکھا اور تم نے اپنا مسئلہ شروع کردیا۔ اُس آدمی نے کہا مجھے اس کا حکم دیا گیا ہے۔ اس شخص نے بتایا کہ ایک سال قبل مزار شریف پر مَنت مانی تھی کہ اگر میرے یہاں کوئی اولاد ہوئی تو اس مزار شریف پر لنگر تقسیم کروں گا اور اس پر فاتحہ کسی اللہ کے نیک بندے سے پڑھواؤں گا۔ الحمدُ للہ میرے یہاں اولاد ہوئی۔ رات میں ادھر ہی رُکا تھا۔ مجھے نیاز کرنی تھی تو میں نے حضرت داتا صاحب کی بارگاہ میں عرض کی کہ اس کی فاتحہ کوئی اللہ کا نیک بندہ صاحب نظر پڑھے گا اور میری بہن کی پریشانی بھی تھی کہ رات جب سویا تو حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اُنہوں نے آپ کا چہرہ مُبارک دکھایا اور ٹیکسی نمبر بتایا۔ اور بتایا کہ اس میں جو صاحب آئیں گے انہی سے اپنا مدعا بیان کریں اور فاتحہ دلائیں۔ جب وہ بات کررہا تھا اس کی داڑھ میں شدید تکلیف تھی۔ درد کی وجہ سے وہ بار بار آہ کرتا تھا۔ اسی وقت حضرت قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اسے فرمایا کہ آپ اپنی شہادت کی انگلی درد کی جگہ رکھیں۔ اس نے رکھی، قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ پڑھ کر دم کیا اسی وقت اس کا درد

Marfat.com
Marfat.com

بالکل ختم ہو گیا اور پھر بڑے سکون سے اس نے بات کی۔ پھر وہ حسبِ منت ایک تھال میں نیاز لے کر آیا قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فاتحہ پڑھی اور دُعا کی اس کے بعد اُس نے لنگر تقسیم کیا، ہم نے وہیں بیٹھ کر لنگر کھایا۔

ہوٹل میں قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے مسائل کے مطابق اسے تعویذات عنائت فرمائے اور دُعا بھی کی۔ دو سال بعد حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر وہ ہمیں ڈھونڈتے ہوئے ہمارے ہوٹل پر پہنچا اور اپنی اور اپنے احباب اور خاص کر بہن کی خیریت وخوشحالی سے ہمیں آگاہ کیا اور قاری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا شکریہ ادا کیا اور دُعا کی درخواست کر کے رُخصت ہوا۔ ﴿ماہنامہ مصلح الدین کراچی: جولائی ۲۰۰۷ء: ۵۲ تا ۵۷﴾

-•••••-•-•••••-

پروفیسر علامہ محمد عظیم فاروقی صاحب اپنی تصنیف ''آیئے خوشیاں بانٹیے'' میں رقمطراز ہیں کہ میرے حضرت شیخ طریقت، قبلۂ عالم، ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ایک موقع پر فرمایا کہ بیٹا جب کسی شہر میں جاؤ یا کسی بستی میں جاؤ، تو اس علاقے میں جتنے بزرگانِ دین ہیں، علماء کرام ہیں، ان کو سلام کیا کرو۔ حضور وہ کیسے؟ فرمایا: ایک دفعہ سورۃ فاتحہ شریف پڑھو، تین دفعہ سورۃ اخلاص پڑھو، اول آخر درود شریف پڑھو اور دعا کرو۔ اے اللہ: اس تحفے کو قبول فرما اور سلامتی کے مزید تحفوں کے ساتھ اس کا اجر و ثواب اس علاقے میں جتنے اللہ والے ہیں میری طرف سے ان کو تحفہ پیش فرما۔ ان کو سلامتی کا پیغام پہنچایا جائے، جس طرح فرمایا قبرستان میں جاؤ تو **السلام علیکم یا اھل القبور** ۔کہو، ان کو سلامتی کا تحفہ دیا جائے اور کہا جائے یا اللہ اس کلام کی برکتیں ان اللہ والوں کی عبادتوں کی برکتیں جو ہیں وہ میرے شاملِ حال کی جائیں۔ مجھے ہر آفت سے محفوظ رکھا جائے۔ بیٹا جتنی دیر اس شہر میں رہو گے۔ اس ملک میں رہو گے، اس بستی میں رہو گے، اس علاقے میں رہو گے، تمہاری جان مال،

Marfat.com
Marfat.com

عزت و آبرو کی حفاظت اللہ خود کرے گا۔ کوئی تکلیف نہ پہنچے گی، کوئی حادثہ نہ ہوگا، کوئی شے تمہیں نہ چھوئے گی۔

سچا واقعہ "ہمارے ایک بزرگ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ میری زمین پر کسی نے قبضہ کرلیا اور قبضہ کرنیوالے علاقے کے سب سے بڑے سیاسی شخصیت کے مالک "ایم۔این۔اے" تھے۔ وہ بااختیار تھے۔ انہوں نے اپنی لائن سیدھی کرتے ہوئے میرے مکان کو بھی گھیر لیا۔ سیشن کورٹ میں مَیں نے مقدمہ کیا اور انہوں نے مجھے ہرا کر چت کردیا، مُک مکا کرلیا، میں ہائی کورٹ میں چلا گیا۔ تاریخ پڑی، مجھے اللہ والوں کی وہ باتیں یاد تھیں، میں سیدھا داتا صاحب چلا گیا۔ فاتحہ خوانی کی، دعا کی، یااللہ! یہ میرا اسلامتی کا تحفہ سارے اللہ والوں بالخصوص حضور داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کو پیش ہو اور میری مدد کی جائے۔ فرماتے ہیں، اگلے روز جب میں ہائی کورٹ میں تاریخ بھگتنے گیا تو غالباً پھمن رام ہندو جج تھا تو وہاں جاتے ہی سب سے پہلے عدالت میں سنتری نے آواز جو لگائی وہ یہ تھی محمد شریف فاروقی کون ہے؟

لبیک! جی میں حاضر ہوں۔ اندر آ گیا، کہتے ہیں میں گھبرا گیا، سب سے پہلے میرا نام لیا گیا ہے۔ علاقے کے چوہدری "ایم۔این۔اے" ہیں، ہوسکتا ہے مجھے گرفتار کرلیا گیا ہے۔ اندر بلا لیا اور جج نے کہا: اس کو میرے کمرے میں بٹھاؤ۔ اندر بٹھا دیا: میں اندر سے اور ڈر گیا، مجھے آریسٹ کرلیا گیا ہے، میرا اب بڑا عبرتناک انجام ہو گا۔ پھمن رام اپنے کیس نمٹانے لگ گیا۔ اس دوران انہوں نے مجھے لسی بھی پلائی' چائے بھی پلائی اور گیارہ بجے کے لگ بھگ ہلکا کھانا بھی پیش کیا اور میں ڈر گیا کہ مجھے پکا کررہے ہیں کہ یہ بھوکا پیاسا نہ ہو، اس کو جیل میں سیدھا بھیجنا ہے، کچھ کھلا پلا کے اس کی مرمت کریں گے۔ پھمن رام جج اپنے فیصلے شیلے کرکے کمرے میں آیا، پوچھا: کہاں سے آئے ہو؟ کہا، جی گوجرانوالہ سے اور یہ میرا مسئلہ ہے۔ پوچھا: کب آئے

Marfat.com
Marfat.com

ہو؟ جی رات کو میں آ گیا تھا۔ رات میں نے فلاں مسجد میں داتا صاحب گزاری ہے تو کہنے لگے: میں نے صبح آتے ہی تیرے کیس کا فیصلہ کر دیا تھا، یہ تیرے کیس کا فیصلہ ہے اور فیصلہ ایسا کیا ہے کہ سپریم کورٹ تک اپیل نہیں ہو سکتی اور تیرے حق میں فیصلہ کر دیا ہے، لکھوا دیا ہے، دستخط کر دیئے ہیں، مہر لگا دی ہے، لے جاؤ اب ایم۔ این۔ اے چھوڑ کے پرائم منسٹر بھی ہو تو اس فیصلے کے خلاف کوئی اپیل نہیں کر سکے گا۔ پوچھا: حضرت: آپ نے بڑی مہربانی کی ہے۔ کہا: مہربانی کی کیا بات ہے، رات خواب میں ایک بزرگ آئے ہیں اور فرمانے لگے، گوجرانوالہ سے ایک محمد شریف فاروقی ہمارا ایک چاہنے والا ہے، صبح تیرے پاس آ رہا ہے، اس کے ساتھ پورا انصاف کرنا، زیادتی نہ ہو۔ کہتے ہیں: میں نے پوچھا، حضور آپ کون ہیں؟ فرمایا میں علی بن عثمان ہجویری ہوں۔ تو خواب میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے حکم دے گئے ہیں تو میں کس طرح اس کے خلاف فیصلہ کر سکتا ہوں؟ تو براہ راست آ کر بھی داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے لیتا تو میں لاج رکھ لیتا"۔ ﴿آیئے خوشیاں بانٹیے: ۳۴﴾

برائے حاضری

مولانا محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۶ھ/آف خانقاہ سراجیہ میانوالی) ایک مرتبہ لاہور تشریف لائے، صوفی محمد اسلم صاحب جو آپ کے مریدوں میں صاحب کشف بزرگ ہیں آپ کی زیارت کے لیے آئے۔ دوران قیام صوفی صاحب موصوف حضرت سید مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضر ہوئے۔ اثنائے مراقبہ انہیں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ نے انہیں بے کراں الطاف وعنایات سے نوازا اور ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا۔ کہ آپ کے شیخ لاہور آیا کرتے ہیں۔ ان سے کہنا کسی روز ہم سے بھی آ کے مل جائیں۔ واپس آ کر صوفی صاحب موصوف نے آپ سے وہ تمام مشاہدات بیان کیے۔ جو حضرت داتا صاحب

Marfat.com
Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر پیش آئے۔ مگر اُن کا خصوصی پیغام ذہن سے اُتر گیا۔ اگلے روز آپ نے صوفی صاحب سے فرمایا کہ آپ حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گئے تھے۔ مگر کوئی خاص بات بیان کرنا بھول گئے۔ اس پر صوفی صاحب نے عرض کیا افسوس کہ مجھے یاد نہیں رہا۔ ''حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اپنے شیخ سے کہنا کہ کسی روز ہم سے بھی آ کے مل جائیں''۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا اب آپ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر جا کر اپنی فروگزاشت کی معذرت کریں، باقی میں ان سے مل آیا ہوں۔

(تاریخ وتذکرہ خانقاہ سراجیہ: ۳۱۸ ☆ تحفہ سعدیہ: ۳۰۸ ☆ حضراتِ کرام نقشبندیہ: ۴۱۳)

برائے دعا

الحاج ایم۔اے۔حکیم ایڈووکیٹ (جناح پارک شیخوپورہ) فرماتے ہیں۔ جب ۱۹۴۷ء میں فسادات شروع تھے میں جموں سے ہجرت کر کے پاکستان پہنچ گیا اور تین ماہ لاہور اپنے عزیزوں کے پاس رہا۔ جنوری ۱۹۴۸ء میں مجھے حکومت نے بطور اسسٹنٹ کسٹوڈین سیالکوٹ تعینات کر دیا۔ نومبر ۱۹۴۷ء کا واقعہ ہے کہ ایک شخص والد صاحب کی تلاش کرتا ہوا ہماری قیام گاہ پر پہنچ گیا اور کہنے لگا کہ انہیں داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میری ایک مشکل ہے دعا فرمائیں۔ والد صاحب نے دعا کی اور وہ شخص چلا گیا۔ اسی روز ہمیں ان کی حالت کا پہلی بار پتہ چلا۔ پھر ہم یہاں سے سیالکوٹ منتقل ہو گئے۔ (یہ تیرے پُر اسرار بندے: ۲۳)

برائے تعمیر مسجد

۱۹۲۱ء میں پرانی مسجد کی تعمیر اور درگاہ عالیہ سے ملحقہ ایک عالی شان ڈیوڑھی چوہدری غلام رسول مرحوم نے تعمیر کروائی تھی۔ چوہدری غلام رسول کا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے تھا۔ جو ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے۔ وہ کٹھ بوٹی (ہربل) مہاراجہ کشمیر

Marfat.com
Marfat.com

کو سپلائی کرتے تھے۔ جسے وہ باہر ایکسپورٹ کرتا تھا۔ ایک دفعہ مہاراجہ نے چار لاکھ روپے انہیں راولپنڈی میں ادا کئے۔ جنہیں وہ لیکر بذریعہ ریل لاہور آئے یہ روپے ایک صندوق میں بند تھے۔ لاہور اسٹیشن پر اتر کر سیدھے گھر آ گئے۔ مگر وہ صندوق ریل کے ڈبے میں ہی بھول آئے۔ جب یاد آیا کہ صندوق بھول آیا ہوں تو فوراً اپنی گاڑی میں لاہور اسٹیشن پر پہنچے لیکن گاڑی چل چکی تھی۔ اب ریل گاڑی کا تعاقب کیا اور جالندھر اسٹیشن پر اسے پکڑ لیا۔ راستے میں یہ منت مان لی تھی کہ اگر صندوق بحفاظت مل گیا تو اس رقم کو اللہ جل شانہ کے راستے میں خرچ کردوں گا۔ اب صندوق بھی صحیح سلامت مل گیا، موصوف کو تین رات حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی اور حکم ہوا کہ مسجد تعمیر کرائیں۔ چنانچہ مشہور و معروف نقشہ نویس سے نقشہ بنوا کر مسجد تعمیر کروائی گئی۔ ﴿احوال و آثار داتا صاحب:۳۱۱﴾

ایک دفعہ چوہدری غلام رسول ٹھیکیدار جنہوں نے حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد (پرانی مسجد) بنوائی تھی شرقپور شریف میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ اسے مل کر بہت خوش ہوئے اور بڑی مسرت کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا، میرا بھی دل چاہتا تھا کہ اسے دیکھوں جس نے داتا صاحب کی مسجد بنوائی ہے۔ حضرت صاحب قبلہ کا ارشاد سن کر چوہدری صاحب گویا ہوئے۔ ''حضور اس وقت نہیں دیکھا تھا جب داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی موجودگی میں مجھے فرمایا تھا کہ'' مسجد بنوا'' اور پھر بیان کرنے لگا''۔

میں اپنی کوٹھی میں رات کو سویا ہوا تھا خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ والی چھوٹی مسجد میں جمعہ ہو رہا ہے۔ خلقت اتنی تھی کہ خدا کی پناہ لوگوں کے ٹھٹ کے ٹھٹ چلے آ رہے تھے۔ آپ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کھڑے اس جم غفیر کو دیکھ رہے تھے۔ جو کہ نماز جمعہ پڑھنے کیلئے جمع ہو رہا تھا، داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے مخاطب

Marfat.com
Marfat.com

کر کے فرمانے لگے۔ غلام رسول سن! میاں صاحب کیا کہہ رہے ہیں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ بابا صاحب دیکھو جمعہ کیلئے لوگ مسجد میں کیسے تنگ ہو رہے ہیں آپ ولیوں کے بابا ہیں اور مسجد اتنی چھوٹی سی۔ یہاں ایک بڑی ذی شان مسجد بنی چاہیے۔

سو حضور! اس وقت آپ نے مجھے نہیں دیکھا تھا؟ یہ سن کر حضرت صاحب قبلہ مسکرائے اور فرمانے لگے۔ ''تینوں ہی جاچ ہووے گی''۔

چوہدری غلام رسول نے خواب میں داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کا حکم سن کر پرانی مسجد کو شہید کر کے نہایت اہتمام سے عظیم الشان مسجد تعمیر کروائی تھی۔ وہ اکثر کہا کرتا تھا کہ میاں صاحب قبلہ نے ہی داتا صاحب سے کہلوا کر مسجد تعمیر کروائی ہے۔

﴿حدیثِ دلبراں: ۹۷﴾

نوٹ:۔ یہ مسجد جس کا اوپر ذکر ہوا، مغلیہ طرز تعمیر بیل بوٹوں سے آراستہ تھی۔ یہ ابھی حال ہی میں شہید کر کے نئی مسجد تعمیر کر دی گئی ہے۔ جو جدید طرز کی خوبصورت وسیع و عریض مسجد ہے۔ جس کا ماڈل ترکی طرزِ تعمیر کا ہے۔

برائے تعمیرِ حوض

راقم الحروف کے شیخ طریقت... امام السالکین... سراج العارفین... شہباز طریقت ...سعید الاولیاء... حضرت علامہ مولانا ابوالبیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ صوفی محمد علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہء مجاز مشائخ آلومہار شریف کے آستانہء عالیہ پر تقریباً آٹھ سال کشف المحجوب شریف کا درس ارشاد فرمانے کے بعد گوجرانوالہ سطح پر حضور قبلہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا یادگار عرس کرایا۔ دورانِ تقریر آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو داتا صاحب کے مزار کے سرہانے پانی کا چشمہ ہے جہاں سے لوگ پانی پیتے ہیں یہ اصل میں حضور داتا پاک کی بیٹھک ہے۔ یہاں آپ مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھتے تھے۔ یہاں ایک وَن کا درخت تھا، اس کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ ٹیک

Marfat.com
Marfat.com

لگا کر بیٹھتے تھے اور اللہ کی عبادت کرتے تھے۔آپ کے وصال کے بعد اس درخت کا فیض اس دنیا میں اتنا مشہور ہوا کہ لوگ داتا صاحب کی قبر سے زیادہ اس درخت کے ساتھ لپٹتے اور چمٹتے تھے اور وہاں دعائیں کرتے تھے۔ چنانچہ بعد میں آنے والے دور کے ایک بزرگ حضرت علی الدین رحمۃ اللہ علیہ نے مرقبہ کے اندر حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں یہ درخواست پیش کی کہ اس درخت کے ساتھ لوگ جو کچھ کر رہے ہیں، ہمیں خطرہ ہے کہ کہیں شرک کی حد تک نہ چلے جائیں۔ کیونکہ بعض لوگ جاہل ہیں اور وہ غلط قسم کی حرکات و بدعات اس درخت کے ساتھ کرتے ہیں۔......تو حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں فرمایا کہ

''اس درخت کو جڑ سے اُکھاڑ دو اور کسی محفوظ جگہ پر دفن کر دو، لوگوں کو پتہ نہ چلے اور یہاں ایک کنواں کھودو......جو لوگ اس کنویں سے پانی پیئیں گے، اُنہیں ہر قسم کے مرضوں سے شفاء ملے گی''۔

وَن کا درخت کاٹا گیا...وہاں کنواں کھودا گیا۔کافی عرصہ تک لوگ اُس کنویں سے پانی پیتے رہے اور دور دراز تک لے جاتے رہے......اس کنویں کے پانی میں شفاء تھی۔بعد میں ایک بزرگ کو خواب میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کنویں کو بند کر کے اس کے اوپر چشمہ بنا دو اور وہاں سے پانی بھر کر رکھ دیا کرو تا کہ لوگ وہ پانی استعمال کریں، چنانچہ اس کے بعد یہ چشمے کی شکل بنا دی گئی اور سنگِ مرمر کا پتھر نصب کر کے اس کے اوپر ایک سنگِ مرمر کا پیالہ رکھ دیا گیا۔اور یہ بات آزمودہ ہے، بزرگانِ دین سے ہم نے سنا ہے کہ اس چشمہ کے پانی میں آج بھی شفاء اور برکت موجود ہے، اور بہت سارے لوگوں کو اللہ تعالیٰ اس چشمے کے پانی سے شفاء دیتا ہے، کیونکہ یہ وہ جگہ ہے، جہاں داتا صاحب کا قیام ہوا تھا۔

ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام، فروری ۲۰۰۹ء::۳۴

Marfat.com
Marfat.com

ایک دفعہ شہزادہ داراشکوہ نے اپنے دادا مرشد حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کیا کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ تلک پائیگاہ پر وَن کا ایک درخت ہے جسکی تعظیم لوگ پوجا کی حد تک کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت میاں میر قادری رحمۃ اللہ علیہ داتا دربار حاضر ہوئے اور مراقبہ کیا۔ حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس وَن کے درخت کو اکھاڑ کر یہاں ایک چھوٹا سا حوض بنوا دو، چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ پہلے یہ حوض اس زمین کے برابر تھا مگر بعد میں نیچے سنگ مرمر کا ستون لگا کر اسے بلند کر دیا گیا ،یہ کام حاجی علی الدین صاحب نے خواب میں حکم ملنے پر کیا۔ جس کا پانی لوگ بطور تبرک سر اور آنکھوں سے لگاتے ہیں۔

﴿ماہنامہ القول السدید لاہور، نومبر ۱۹۹۱ء ☆ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ:۹۲/از محمد دین کلیم﴾

﴿داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ:۲۱۲/از بشیر احمد سعدی﴾

برائے تبلیغ دین

بغداد سے ہندو پاکستان کے سفر کے دوران حضرت سخی شیر شاہ ولی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۶۰۴ء) نے مختلف مزارات کی زیارتیں کیں، حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس کی زیارت کے دوران آپکو بشارت ہوئی کہ آپ یہاں سے پچاس میل مغرب کی جانب علاقہ گنجی بار میں جا کر تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیں، چنانچہ آپ ۱۵۸۲ء کو علاقہ گنجی بار (چوکی) میں تشریف لائے۔

﴿ماہنامہ ترجمان اہل سنت کراچی ستمبر ۱۹۷۷ء::۳۶ بحوالہ سیرت بعد وصال:۱۴۵﴾

برائے حاضری خدمت علامہ اقبال

سید العرفا...راس الاصفیا...شیخ المشائخ...الحافظ سید محمد مغفور القادری رحمۃ اللہ علیہ فیض یافتہ بھرچونڈی شریف (۱۳۲۶ھ-۱۳۹۰ھ) ۱۹۳۶ء کے آواخر میں لاہور تشریف لے گئے۔ ظہر کے وقت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مقدس کی

Marfat.com
Marfat.com

زیارت کیلئے آستانہ عالیہ پہنچے۔ آپ کا طریقہ تھا کہ جس شہر میں داخل ہوتے، پہلے وہاں کے معروف بزرگوں کے مزارات پر حاضری دیتے۔ آپ نے مزار مبارک پر مراقبہ فرمایا تو دل میں غیبی تقاضا ہوا کہ ابھی ابھی علامہ اقبال کی خدمت میں جایئے۔ اس زمانہ میں حضرت علامہ "جاوید منزل" میں منتقل ہو چکے تھے۔ آپ ایک خادم کے ہمراہ اسی وقت جاوید منزل کیلئے روانہ ہو پڑے۔ مغرب سے تقریباً آدھ گھنٹہ قبل آپ جاوید منزل پہنچے۔ جونہی کوٹھی کے احاطے میں داخل ہوئے آپ نے دیکھا کہ حضرت علامہ برآمدے میں کسی کے انتظار میں کھڑے ہیں۔ آپ نزدیک ہوئے اور سوچنے لگے کہ علامہ سے کس طرح اپنا تعارف کراؤں۔ اتنے میں حضرت علامہ نے خلاف معمول فرمایا: آیئے آیئے شاہ صاحب! میں آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔ یہ فرماتے ہوئے حضرت علامہ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے اور ان کی آواز گلو گیر ہو گئی۔ حضرت والا یہ معاملہ دیکھ کر حیرت زدہ ہو گئے کہ نہ میری جان نہ پہچان، نہ پہلے سے وقت مقرر کیا ہے۔ میرے انتظار کے کیا معنی! اندر پہنچے تو کمرے کی سادگی دیکھ کر آپ متعجب ہوئے۔ بیٹھتے ہی حضرت علامہ فرمانے لگے شاہ صاحب! کچھ سنایئے۔ حضرت والا نجی محافل میں یا کسی خاص شخصیت کی خواہش پر کبھی کبھار انتہائی پُرسوز اور خوبصورت انداز میں مثنوی، نعتیہ کلام اور کافیاں پڑھتے تھے۔ آپ نے یہ اشعار شروع کیے۔

سید و سرور محمد نور جاں — مہتر و بہتر شفیع مجرماں
مہترین و بہترین انبیاء — جز محمد نیست در ارض و سماء

حضرت علامہ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور وہ انتہائی کیف و جذب کی حالت میں تھے۔ اس کے بعد آپ نے سچل سرمست فاروقی کی ایک کافی کے چند مصرعے پڑھے تو حضرت علامہ کا ضبط ٹوٹ گیا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگے۔

Marfat.com
Marfat.com

تھوڑی دیر کے بعد حضرت والا نے دریافت کیا کہ حضرت! ذرا اس راز سے تو پردہ اٹھائیے کہ جان پہچان کے بغیر میرے انتظار اور تعارف میں کیا حکمت ہے؟ حضرت علامہ نے فرمایا۔ شاہ جی! بات کچھ نہیں گذشتہ رات مجھے خواب میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی، انہوں نے آپ کی شکل دکھاتے ہوئے مجھے فرمایا کہ مغرب کے وقت سلسلہ قادریہ کے ایک دردمند درویش کو تمہارے پاس بھجوا رہا ہوں، اس کا خیال رکھنا۔ آپ کی ٹوپی (مخصوص قادری ٹوپی) میرے لئے خاص نشانی تھی۔ آپ جونہی کوٹھی کے احاطے میں داخل ہوئے ہیں، میں نے آپ کو پہچان لیا ہے، میں تو صبح سے آپ کی انتظار میں تھا۔ (حیات مغفور: ۶۲ ☆ معارف اولیاء، اقبال نمبر: ۵۸)

برائے تلقین توحید و نماز

جناب محمد آصف جہانگیر گورنمنٹ انٹر کالج ڈجکوٹ میں پروفیسر ہیں۔ ان سے میری ملاقات داتا صاحب کے حضور ے مئی ۲۰۰۶ء کو ہوئی۔ آپ سر پر سیاہ عمامہ باندھتے ہیں۔ سر پر سیاہ عمامہ باندھنا پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی سنت کی ادائیگی شاید اللہ کو پسند آ گئی۔

محمد آصف صاحب کہتے ہیں، میں فیصل آباد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ دل میں خیال آیا مجھے داتا صاحب حاضری دینی چاہیے۔ دل کی خواہش کشاں کشاں داتا دربار لے آئی۔ یہاں آ کر پتہ چلا کہ اس گنہگار کو داتا صاحب نے خود بلوایا ہے۔ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نصیحت فرمائی کہ اپنے طلباء کو نماز کی پابندی اور توحید کی تلقین کیا کرو۔ دل نے سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی بات پلے باندھ لی اور آپ کے فرمان پر عمل شروع کر دیا۔

محمد آصف صاحب کہتے ہیں اب اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ باقاعدگی سے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری کی توفیق ہوتی ہے۔ اپنا کوئی مسئلہ ہو (جسم میں کوئی تکلیف

Marfat.com
Marfat.com

وغیرہ ہو) گھر کا کوئی مسئلہ ہو اپنے کسی دوست کا کوئی مسئلہ ہو داتا حضور آ کر عرض کرتا ہوں، کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ اب تو اللہ کا اتنا احسان ہے کہ سرکار وظائف تک خود بتا دیتے ہیں، یہ وظیفہ کرو اور یہ چھوڑ دو۔

محمد آصف صاحب سچ کہتے ہیں جب ان پاک لوگوں سے محبت ہو جاتی ہے تو مسئلے حل ہو جاتے۔

چنگیاں چنگیاں نال لالو یاریاں ...... مشکلاں آسان ہوون ساریاں
کر محبت اللہ دے دلدار نال ...... رب کرے گا تیریاں دلداریاں

اس عاجز نے تو یہ دیکھا ہے کہ داتا صاحب اپنے پاس حاضری دینے والوں سے اتنی محبت سے پیش آتے ہیں کہ انسان کو اپنے مسئلے بھول ہی جاتے ہیں۔ داتا صاحب اپنے پاس آنے والوں سے کتنی محبت اور شفقت فرماتے ہیں۔ آئیں محمد آصف صاحب کی ہی زبان سے سنتے ہیں۔

محمد آصف صاحب نے بتایا، آج جب میں یہاں آیا تو ایک آدمی سجدے کی سی حالت میں گرا ہوا تھا' داتا صاحب نے مجھے فرمایا کہ اسے منع کرو۔ اس کے بعد آگے بڑھ کر جب میں اللہ کے حضور دعا کر رہا تھا تو میں نے محسوس کیا کہ کوئی میرے پیروں کو چھو رہا ہے۔ مجھے دل میں تنگی سی محسوس ہوئی تو میں نے داتا صاحب سے شکایت کی۔ فرمایا: تم بھی اس کیلئے آمین کہہ دو۔ تو میں نے بھی اس کیلئے دعا کی۔

دعا سے فارغ ہو کر جب میں مزار شریف کے پاس نفل پڑھنے والی جگہ پر نفل پڑھ رہا تھا تو اس سائل کی کامیابی کی نوید ملی۔ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے نوافل کے دوران توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا:

کوئی آیا لے کہ چلا گیا...... کوئی عمر بھر یوں ہی رہا

(فیضان سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ: ۲۳، ۲۴)

Marfat.com
Marfat.com

-••••••-•-•••••-

ایک مرتبہ محدث اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضر ہوئے، آپ مزار کے سامنے کھڑے ہو کر دعا مانگ رہے تھے۔ کہ ایک اجنبی شخص آیا اور دربار شریف کی طرف منہ کر کے سجدہ کیا، آپ نے دعا چھوڑ کر اسے تنبیہ فرمائی کہ سجدہ صرف اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک کے لیے روا ہے، مخلوق میں سے کسی کو سجدہ روا نہیں۔ اگر کوئی شخص مخلوق میں سے کسی کو معبود سمجھ کر سجدہ کرے تو کفر ہے۔ اگر اسے معبود نہ سمجھے صرف تعظیم کے لیے سجدہ کرے پھر بھی ہماری شریعت میں حرام اور ممنوع ہے۔ مزید آپ نے دربار شریف کے منتظمین سے کہا کہ اس مضمون کی ایک تختی بنوا کر یہاں لگوائی جائے۔ جس پر جلی حروف میں لکھا ہوا ہو "مزارات کو سجدہ کرنا جائز نہیں"۔ ﴿روشن ستارے:۵۷﴾

برائے تبلیغ دین

امام شریعت و طریقت ... دانائے معرفت و حقیقت ... گنج کرم و روحانیت حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی و مقناطیسی قوت نے حضرت خواجہ محمد عالم المعروف سرکارِ سیری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۷ء: ضلع کوٹلی) کو اپنے دامن کرم سے چمٹا لیا۔ آپ کی تمناؤں و آرزوؤں کو جذبہ عشق و شوق کو آپ کی بیقراری و اضطراب کو اپنے کرم کی آغوش میں لے کر مقصود حقیقی کی بارگاہ تک پہنچا دیا۔ سرکار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ عالی میں حاضری کے بعد آپ بس اسی بارگاہ کے مثل پروانہ ہو کر رہ گئے، آپ کی یہ وارفتگی وصال مبارک تک قائم رہی۔

در در دی توں چھوڑ غلامی بن گولی اک در دی
جدوں گولی اک در دی بنسیں مالک ہوسیں گھر در دی

تکمیلِ راہ سلوک کے بعد آپ کے مرشد و مربی حضرت سیدنا داتا گنج بخش

Marfat.com
Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ نے باطنی ارشاد فرمایا کہ اب آپ لاہور کو چھوڑ کر آزاد کشمیر چلے جائیں۔ اب ظاہری وصل کے مزے کو چھوڑ کر غمِ ہجر کی لذت سے آشنا ہوں آپ نے سرکار کے اس حکم پر سرِ تسلیم خم کرتے ہوئے لاہور سے ہجرت کرنے کا فیصلہ کر لیا اپنے کاروبار (ہوٹل اور بیکری) کو اپنے ملازمین کے حوالے کر کے انکو سندِ ملکیت عطا فرما کر اپنے بیوی بچوں کو لے کر بغیر کسی انتظام و بندوبست کے اللہ پر توکل کرتے ہوئے آزاد کشمیر کے علاقہ سیری میں آ کر قاضی محمد حسین نامی ایک شخص کے گھر میں قیام پذیر ہو گئے۔

(سبیل ہجویری:۹۹)

برائے تربیت

حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار عالیہ پر ایسا بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں کو تربیت کے لئے، منزل کی جانب رواں دواں کرنے کے لئے انہیں آپ لاہور کے دوسرے اولیاء اور بزرگوں کے سپرد کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو خواب میں یا کسی وسیلے سے مطلع کر دیا جاتا ہے۔ کہ فلاں بزرگ کے آستانہ پر چلے جائیں۔ بعض کو تو دربار کے اندر خود بھی حکم فرما دیتے ہیں۔ وہی لڑکا عنایت اللہ جو نند لال کو ساتھ لے کر حاضری دینے جاتا تھا۔ ایک مرتبہ رات گیارہ بجے حاضری دینے گیا تو اسے داتا سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے خود حکم دیا کہ تم سید موج دریا بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جایا کرو۔ اس وقت اس کی عمر پندرہ سال تھی۔ (بلاد الاولیاء:۳۳)

تاکید برائے شرکت عرس

راقم الحروف کے مہربان محمد سعید کاتب صاحب (گوجرانوالہ) نے بیان فرمایا: یہ اس زمانہ کی بات ہے جب یہ عاجز سکول کی ابتدائی کلاس میں زیر تعلیم تھا، اس وقت ہم قرآن کریم کی تعلیم اپنے استاد محترم قاری محمد منیر احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ (جامع مسجد طیبہ رضویہ گوجرانوالہ) سے حاصل کرتے تھے۔ ایک دن ہم حسب معمول اپنی

Marfat.com
Marfat.com

جماعت میں بیٹھے پڑھ رہے تھے، صبح نماز فجر کے بعد کا وقت تھا کہ قاری صاحب نے ہمیں نشاستہ دال کھلائی۔ ہم حیران تھے کہ آج قاری صاحب نے صبح سویرے اتنی شفقت کیوں فرمائی۔ قاری صاحب ہماری حیرانی کی بابت باخبر تھے۔ دال کھانے کے بعد آپ نے فرمایا: میں ہر سال حضور داتا صاحب کے عرس میں جایا کرتا تھا۔ اس سال میں افسردہ تھا کہ میرے پاس کرایہ نہیں، شاید میں اس مرتبہ عرس پر نہ جاسکوں۔ عرس سے ایک دو دن قبل مجھ پر حضور داتا صاحب نے کرم فرمایا اور دیدار سے نوازا اور فرمایا: قاری صاحب! آپ نے اس مرتبہ عرس پر کیوں نہیں آنا؟ میں نے کہا: شاید اس مرتبہ میں نہ آسکوں گا۔ حضور! اگر میرے پاس کرایہ ہوا تو میں آؤں گا ورنہ نہیں آؤں گا۔ اتفاق کی بات ہے کہ عرس ایک دن قبل مجھے مسجد انتظامیہ کے صدر نے آکر بتایا کہ قاری صاحب فلاں صاحب کی لڑکی کا فلاں جگہ شادی ہے، آپ نے بارہ بجے آکر نکاح پڑھانا ہے۔ میں وقت مقررہ پر پہنچ گیا اور نکاح پڑھایا، انہوں نے جو خدمت کی میں نے نیت کی کہ میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کے عرس پر جاؤں گا اور جو عرس کے موقع پر خرچ ہو گا، بقایا جو رقم ہوگی میں طالب علموں کی خدمت کروں گا، لہٰذا میں آج صبح آپ سب کو یہ دعوت کھلا رہا ہوں۔

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

توسّل

اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ ارشاد فرماتا ہے:-

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ ﴿سورۃ مائدہ رکوع ا آیت ۳﴾

ترجمہ:- نیک کاموں میں اور پرہیزگاری حاصل کرنے میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِىْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِىْ مِنْ عَدُوِّهٖ۔

﴿پ ۲۰ سورۃ قصص رکوع ۲ آیت ۱۵﴾

ترجمہ:- اس شخص نے جو موسیٰ علیہ السلام کی جماعت سے تھا موسیٰ علیہ السلام سے اس شخص پر مدد طلب کی جو موسیٰ علیہ السلام کے دشمنوں سے تھا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ۔ ﴿پ ۲۶ سورۃ محمد آیت:۸﴾

ترجمہ:- اے ایمان والو! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمھاری مدد کرے گا۔

مواہب میں بسند امام ابو المنصور اور ابن النجار اور ابن عساکر اور ابن الجوزی بواسطہ محمد بن حرب ہلالی اور علامہ نووی کتاب المجموع شرح المہذب وغیرہ میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے تین دن بعد قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر آیت مبارک پڑھ کر مغفرت کا طالب ہوا تو قبر اطہر سے آواز آئی کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بخش دیا ہے۔ اور عتبی کہتے ہیں کہ مجھ سے خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جا کر اعرابی سے کہو کہ اللہ نے تم کو بخش دیا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہدِ خلافت میں لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے تو ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ اطہر پر حاضر ہو کر عرض کیا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!

Marfat.com
Marfat.com

اپنی اُمت کے لئے خدا سے بارش مانگ لیجئے کیونکہ وہ ہلاک ہو رہی ہے۔ اِس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں اس شخص کو زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ سے میرا اسلام کہو اور ان کو بارش کی خوشخبری سُناؤ"۔ یہ واقعہ علامہ ابن عبدالبر مالکی نے کتاب "الاستیعاب" میں نقل کیا ہے اور علامہ سبکی و ابنِ ابی خیثمہ نے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔

مُشرک قُربِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے بتوں کی عبادت کیا کرتے تھے اور جو شخص کسی بزرگ کو وسیلہ بناتا ہے وہ اس کی عبادت نہیں کرتا بلکہ یہ سمجھ کر کہ خدا کے دربار میں اس کی عزت ہے اس کو وسیلہ بناتا ہے۔

توسل بالنّبی کا مطلب یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاجات میں وسیلہ بنانا صرف (ظاہری) زندگی کی حالت سے مخصوص نہیں بلکہ جس طرح (ظاہری) زندگی میں آپ کو وسیلہ بنایا جاتا تھا اِسی طرح وصال شریف کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ بنانا جائز ہے۔

یونہی دوسرے بزرگوں کو بھی وسیلہ بنانا صحابہ کرام کے اجماعِ سکوتی سے ثابت ہے کیونکہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو وسیلہ بنایا تو کسی صحابی نے بھی اس کے خلاف کچھ نہیں کہا۔

توسّل کا انکار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا انکار ہے اور شفاعت کا انکار قرآن کا انکار ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ محمود یعنی شفاعتِ عظمیٰ کے اِعزاز سے مُشرّف فرمایا ہے۔

عارفِ کامل شیخ سیّد احمد کبیر رفاعی حُسینی فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں کو مخلوقات میں تصرّف عطا فرمایا ہے۔ ان کے لئے حقائق کو بدل دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایسا مرتبہ دیا ہے کہ جب وہ اللہ تعالیٰ کے اِذن سے کسی چیز سے کہتے ہیں کہ "ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ ﴿البرہان المؤید: ۱۷۲﴾

Marfat.com
Marfat.com

حضرت شاہ ولی اللہ محدِّث دہلوی ''فیوض الحرمین'' کے دسویں مشاہدے میں فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد روضہ اقدس پر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے آپ پر جو فیضان فرمایا ہے اس سے مجھے بھی مستفید فرمایئے کہ میں خیر و برکت کی اُمید لے کر آپ کے حضور میں آیا ہوں (فرماتے ہیں کہ میں نے اتنا ہی عرض کیا تھا کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالتِ اِنبساط میں میری طرف اس طرح متوجہ ہوئے کہ میں یُوں سمجھا کہ آپ نے اپنی چادر میں مجھے لے لیا ہے اور آپ نے اجمالی طور پر مجھے مدد دی۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا کہ میں کس طرح اپنی ضرورتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اِستمداد کروں (مدد طلب کروں)۔ ﴿فیوض الحرمین:۱۱۹﴾

علّامہ ابنِ حجر رحمۃ اللہ علیہ ''فتاویٰ حدیثیہ'' میں فرماتے ہیں کہ عارف اور بزرگ مخلوقِ خدا کے لئے نفع رساں ہیں کہ ان کی برکت سے مخلوق فساد، آفات وبلیّات سے محفوظ ہوتی۔ ﴿فتاویٰ حدیثیہ:۲۲۱﴾

علامہ قسطلانی شافعی اور پھر علامہ زرقانی فرماتے ہیں کہ اگر مخلوق کے بارے میں کچھ مشکل پیش آجائے نقباء... نجباء... ابدال... عمر... اولیاء اللہ... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سوال وزاری کیا کرتے ہیں، تو اگر ان کی درخواست قبول ہو جائے تو بہتر ورنہ پھر غوثِ وقت بارگاہ الٰہی میں زاری کیا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اِن کی درخواست کو شرفِ قبولیت عطا فرماتے ہوئے مخلوق سے متعلق اس مشکل کو حل فرما دیتا ہے۔ ﴿مواھب الدنیہ وزرقانی شرح مواہب جلد ۵/ ۲۵۱﴾

حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی فرماتے ہیں کہ

ایک قسم اربابِ معارف سے غوث ہیں، یہ مرتبہ عظیم رکھتا ہے، آدمی حالتِ اضطرار (بے قراری ومجبوری) میں اسی کے محتاج ہوتے ہیں اور وہ مستجابُ الدّعوات ہوتا ہے۔ ﴿شمائم اِمدادیہ:۲۲۲﴾

Marfat.com
Marfat.com

علامہ زرقانی مالکی لکھتے ہیں کہ

انبیاء...ملائکہ...اور اولیاء کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں سوال کرنا مستحب ہے۔﴿زرقانی شرح مواہب جلد ۵/۲۸۲﴾

العہود المحمدیہ میں شیخ عبدالوہاب شعراوی اور علامہ زرقانی، علامہ تستری کے ذریعہ حضرت معروف کرخی کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ جب بھی تمہیں کوئی کام پیش آئے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرنے میں مجھے وسیلہ بنایا کرو کیونکہ وارثِ مصطفیٰ ہونے کی حیثیت سے میں تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان واسطہ ہوں"۔﴿زرقانی شرح مواہب جلد ۵/۲۸۲ ☆ کشف النور عن اصحاب القبور:۳۲﴾

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ سے برکت حاصل کیا کرتا ہوں اور ہر روز ان کی قبر کی زیارت کے لئے حاضر ہوتا ہوں اور اس کے قریب اللہ تعالیٰ سے حاجت روائی کی دُعا کرتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جایا کرتی ہے۔﴿تاریخ خطیب بغدادی:۱/۲۳، ردالمختار:۱/۳۹﴾

حضرت شاہ عبدالعزیز محدِث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ کی قبر شریف دُعا کے قبول ہونے کے لئے تریاقِ مُجرب ہے۔﴿فتاویٰ عزیزی:۲/۲۵۲﴾

یہی قول حضرت شاہ عبدالحق محدِث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات کتاب الجنائز باب زیارت القبور میں ارقام فرمانے کے بعد فرماتے ہیں کہ

"وحجۃ الاسلام امام محمد غزالی گفتہ ہر کہ استمداد کردہ شود بوے در حیات استمداد کردہ می شود بوے بعد از وفات"

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ جس سے عینِ حیات مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے بعد وفات بھی مدد مانگ سکتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

حضرت شاہ عبدالعزیز محدِّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ایاک نستعین پر بحث وتمحیص کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

غیر سے اس قسم کی مدد چاہنا کہ اسی پر بھروسہ ہو اور اس کو خداوند تعالیٰ کی مدد کا مظہر نہ جانا جائے، حرام ہے اور اگر توجہ حق تعالیٰ کی طرف ہے اور اس غیر کو مدد الٰہی کا مظہر جان کر اللہ تعالیٰ کے کارخانے واسبابِ حکمت پر نظر کر کے غیر کے ساتھ استعانت ظاہری کرے تو عرفان سے دُور نہ ہوگا، اور شرع میں جائز وروا ہے۔ اور انبیاء واولیاء نے غیر سے اس طرح کی مدد طلب کی ہے اور در حقیقت یہ استعانت غیر سے نہیں بلکہ حضرت حق سبحانہٗ ہی سے استعانت ہے۔

اور سورۂ بقرہ کی تفسیر میں ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کے افعالِ عادی یعنی بیٹا عطا کرنے، رزق وسیع کرنے اور بیمار کو شفاء دینے وغیرہ کو مشرکین ارواحِ خبیثہ اور بتوں کی طرف نسبت کرتے ہیں لہٰذا کافر ہو جاتے ہیں اور اہلِ توحید اللہ کے ناموں کی تاثیر یا اسکی مخلوقات، ادویہ وغیرہ کی خاصیت یا اللہ کے نیک بندوں کی دعاؤں کی تاثیر سمجھتے ہیں جو اللہ کی جناب میں درخواست کر کے خلق کی حاجت روائی کرتے ہیں۔ اس اعتقاد سے ان کے ایمان میں کچھ خلل نہیں آتا۔

دیوبندی علماء کا مُتّفقہ فیصلہ یہ ہے کہ

ہمارے نزدیک اور مشائخ کے نزدیک دُعاؤں میں انبیاء وصُلحا و اولیاء وشُہداء و صِدّیقین کا توسُّل جائز ہے، ان کی حیات میں یا بعد وفات۔ ﴿المہند علی المفند :۱۲﴾

مولوی حسین احمد صاحب دیوبندی لکھتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات نہ صرف روحانی ہے جو کہ عام مؤمنین وشہداء کو حاصل ہے بلکہ جسمانی بھی ہے اور از قبیلِ حیات دُنیوی بلکہ بہت سے وجوہ سے اس سے قوی تر ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے توسّل نہ صرف وجودِ ظاہری کے زمانہ میں کیا جاتا تھا بلکہ برزخی وجود میں بھی کیا جانا چاہیئے۔ محبوبِ حقیقی تک رسائی اور اس کی رِضا صرف آپ ہی کے ذریعہ اور وسیلہ سے حاصل ہو سکتی ہے، اس وجہ سے میرے نزدیک یہی ہے کہ حج سے پہلے مدینہ منورہ جانا چاہیئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے توسّل سے نعمتِ قبولیّت حج وعُمرہ کے حُصول کی کوشش کرنی چاہیئے۔ خواہ مسجد (نبوی) کی نیّت کر لی جائے یا نہ، مگر اولیٰ یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت (ہی) نیّت کی جائے تاکہ! لاتعملہ اِلا زیارتی (الحدیث) والی روایت پر عمل ہو جائے۔ مکتوبات مدنی حصہ اوّل: ۱۲۱ مکتوب ۴۵

یہ تمام روایات رئیس العلماء حضرت علامہ قاضی غلام محمود صاحب ہزاروی

مدّ ظِلّہٗ العالی کے ایک مضمون (جو کہ "ماہنامہ القول السدید" میں چھپا)

(پورا مضمون صفحہ نمبر ۱۴ تا ۳۸ تک پھیلا ہوا ہے) سے نوٹ کی ہیں

امام علامہ عبد الغنی النابلسی قدس سرہ القدسی فرماتے ہیں کہ کسی معین بزرگ کی عقیدت، اُن کی طرف نسبت اور اُن کے مخصوص طریقے پر چلنا اہم مقصد ہے کیونکہ جس طرح ظاہری اعمال میں مقلد اگر مجتہد نہیں ہے تو اسے کسی مخصوص مذہب پر چلنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً حنفی، امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتا ہے اور شافعی، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتا ہے وغیرہ ذالک۔ اسی طرح ابتدا میں اللہ تعالیٰ کی طرف لے جانے والے راستے پر چلنے کے لیئے خاص شیخ (بزرگ) کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس شیخ کی محبت وعقیدت کے واسطے اُسے اللہ تعالیٰ کی جانب سے برکت اور امداد اِس شخص کو حاصل ہو جس طرح شیخ کی حیاتِ ظاہری میں اُن کے خادم، مُعتقد اور اُن سے مدد مانگنے والے کو مدد پہنچتی ہے اسی طرح جب شیخ وصال کے بعد قبر میں آرام فرما ہو (برکت پہنچتی ہے) کیونکہ درحقیقت مؤثر اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ شیخ زندہ ہوں یا وصال فرما چکے ہوں اُن سے استمداد میں کوئی فرق نہیں ہے جبکہ یہ جان لیا کہ وہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com
Marfat.com

کے ساتھ تاثیر میں شریک نہیں ہیں۔ کیونکہ مریدِ صادق جب صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ سے، شیخ حیات ہوں یا وصال فرما چکے ہوں، کے واسطے سے کہ وہ ایک سبب ہیں مدد طلب کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے یقیناً ناکام نہیں فرماتا۔

ہمارے مقتداء شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدّس اللہ سرّہٗ فرماتے ہیں وہ راہبر جن سے میں نے اللہ تعالیٰ کے راستے میں نفع حاصل کیا، ان میں سے ایک وہ پرنالہ تھا جو میں نے ''فاس'' شہر میں ایک دیوار میں دیکھا تھا جس سے چھت کا پانی نیچے گرتا تھا، میں نے اس سے بھی راہنمائی حاصل کی (یعنی تمام مخلوق وسائل اور اسباب کی حیثیت رکھتی ہے۔ تمام نفع اور نقصان اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے) ان کے راہنماؤں میں سے ان کا سایہ بھی جو ان کی ذات سے شروع ہو کر دُور تک پھیل جاتا تھا (یعنی سائے کی اپنی کوئی حیثیت نہیں وہ تو صرف صاحب سایہ کا عکس ہے، اسی طرح انسان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں وہ تو صرف صاحب سایہ کا عکس ہے۔ اسی طرح انسان کی اپنی کوئی حیثیت نہیں جو کچھ ہے اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے ہے) ایسی ہی اور مثالیں اُنہوں نے اپنی کتاب ''روح القدس'' میں بیان کی ہیں۔

کیا یہ حضرات اولیاء کرام پرنالے اور سائے سے اعلیٰ نہیں جن سے شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی طلب صادق کی بناء پر مدد طلب کرتے تھے۔ کوئی ذی ہوش یہ جانتے ہوئے کہ اولیاء کرام کی روحیں قبروں میں ان کے اجسام سے متعلق ہیں۔ اولیاء کرام سے مدد کے طلب گار ہونے کا انکار نہیں کر سکتا اور کوئی مسلمان اُن اموات سے استمداد کو کیسے بعید جان سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی معرفت سے یقینی غفلت والے زندوں سے افضل ہیں۔ اس کے باوجود تو دیکھے گا کہ جب اس منکر کو کسی ظالم، فاسق یا کافر سے کوئی کام پڑ جائے تو بڑی عاجزی، انکساری اور خوشامد کے ساتھ اس کے پاس جائیگا اور کہے گا: کہ میرا فُلاں کام کر دیجئے اور اس سے مدد مانگے گا (یا پولیس المدد) پھر کہے

Marfat.com
Marfat.com

گا کہ فلاں نے میرا کام کر دیا، مجھے نفع پہنچایا ہے۔ بلکہ بھوکا ہو تو خوراک سے سیری کی امداد، پیاسا ہو تو پانی سے سیرابی کی امداد، ننگا ہو تو کپڑے سے ستر پوشی کی امداد وغیرہ، طبعی امدادیں طلب کرتا ہے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ خوراک، پانی اور کپڑا بے جان چیزیں ہیں اور اگر اس استمداد کی تصریح کر دے کہ میں خوراک سے سیری طلب کرتا ہوں وغیرہ، مجازی معنیٰ مراد لے اور عقیدہ یہ ہو کہ حقیقتاً مدد دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو کوئی خطا نہیں... گناہ نہیں... عار نہیں۔

اسی طرح یہ غافل کہتا ہے کہ فلاں دوا جلاب آور ہے، فلاں شے قابض ہے، فلاں معجون فلاں مرض سے فائدہ دیتی ہے، یہ بات کہتے ہوئے اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ ہاں اگر تاثیر اور استمداد کی نسبت اولیاء کرام کی طرف کر دی جائے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر دوا اور ہر معجون سے افضل ہیں تو اسے تنقید بھی یاد آ جاتی ہے اور پرہیز بھی۔ اب بجائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے کہ اس کا نورِ بصیرت بجھ چکا ہے اور حق وصواب دیکھنے والی بینائی ختم ہو چکی ہے۔

(کشف النور عن اصحاب القبور: ۲۹ تا ۳۲ رمترجم علامہ عبدالحکیم شرف قادری)

صادق عشق والے جہڑے ہون عاشق اوہو دیندے نیازاں سرکار دیاں
دَردِ دِل والے سوزِ جگر والے گلاں رات دن کردے نے یار دیاں
پکی سچی یاری اللہ والیاں دی باقی جھوٹھیاں گلاں سنسار دیاں
پلے وَلیاں دے پھڑ کے ٹُرن والے پوندے منزلاں حافظ پار دیاں

Marfat.com
Marfat.com

داتا لجپال

سخی اے دوارا میرے داتا لجپال دا
لجپال داتا لج لکیاں دی پال دا

گل نال لاوے داتا اپنے بیگانے نوں
گنج بخش گنج بخشے فیض دے زمانے نوں
ویکھیا نہ سخی کوئی داتا دی مثال دا
سخی اے دوارا میرے داتا لجپال دا

بھکھیاں نہ رہن ایس سخی دیاں گولیاں
کرم نال جگ دیاں بھر دا اے جھولیاں
داتا میرا کدی نئیں سوالیاں نوں ٹالدا
سخی اے دوارا میرے داتا لجپال دا

خیر کسے پایا نئیوں اساں بے نصیباں نوں
سینے نال لائے داتا عاجزاں غریباں نوں
تیرے بناں جاتوں کیہڑا دکھیاندے حال دا
سخی اے دوارا میرے داتا لجپال دا

کر دا سخاوتاں ایہہ سخی ہجویر دا
فیض لیکے گیا ایتھوں والی اجمیر دا
داتا دے دوارے اتے فیض ہے کمال دا
سخی اے دوارا میرے داتا لجپال دا

دستگیری شان ملے ایتھوں دستگیراں نوں
مہراں ایتھوں لگدیاں نے جگ دیاں پیراں نوں
جھکے ایتھے سیس ولی ابدال دا
سخی اے دوارا میرے داتا لجپال دا

ویکھ کدی داتا دے دوارے اتے آن کے
داتا بھیکھ دیوے حافظ نیتاں نوں پچھان کے
کوئی وی نہ ہور داتا میرے داتا لجپال دا
سخی اے دورا میرے داتا لجپال دا

Marfat.com
Marfat.com

فیض برائے حل المشکلات

ایک تانگے والا حسن دین، حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدت مند تھا۔ وہ باقاعدگی سے داتا دربار پر حاضری دیتا تھا۔ اس کی چار پانچ لڑکیاں تھیں اُن کے ہاتھ پیلے کرنے کا کوئی بندوبست نہیں ہو رہا تھا اور نہ ہی غریب کو رشتے مل رہے تھے۔ وہ روزانہ حاضری دیتا۔ اس کی یہی دعا ہوتی کہ کہیں لڑکیوں کے ہاتھ پیلے ہو جائیں۔ جب آتا اس کے ہاتھ میں گھوڑے کو مارنے والی چھڑی یعنی سانٹا ہوتا، کبھی ہاتھ میں ہوتا کبھی بغل میں دبا کر آتا، بہت دیر ہو گئی۔ اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔ مایوسی میں وہ آپے سے باہر ہو گیا، بلند آواز میں واہی تباہی بکنے لگا۔ شدتِ جذبات میں دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔ مزار کی جالی پر اور دیوار پر زور زور سے سانٹے مارنے شروع کر دیئے۔ لوگوں نے اُسے پکڑا اور باہر لے آئے۔ دل برداشتہ ہو کر غصے میں واپس چلا گیا۔ سارا دن پریشان رہا۔ کچھ اس بے ادبی کا غم اور کچھ بچیوں کا غم۔ جب رات چھا گئی تو اسی غم کی حالت میں سو گیا۔ آدھی رات کے بعد اسے خواب میں حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ملے اور پشت سے کپڑا اُٹھا کر فرمایا "دیکھو حسن دین یہ تم نے میرا کیا حال کر دیا" پشت مبارک پر سانٹے کی لاسیں پڑی ہوئی تھیں۔ صبح پھر حسن دین دھاڑیں مار مار کر روتا ہوا مزار پر آیا۔ مزار کے باہر لیٹنے لگا، زمین پر لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ رو رو کر معافی مانگنے لگا، لوگوں نے اسے اٹھایا پانی پلایا اور تسلی دی۔ پھر کئی دن تک آستانہ عالیہ کی سیڑھیوں پر بیٹھا رو رو کر معافی مانگتا

Marfat.com
Marfat.com

رہتا تھا' اُس کی معافی اور حاضری یوں قبول ہوئی کہ جلد ہی وقفے وقفے سے اس کی تمام لڑکیوں کی باعزت طور پر شادیاں ہو گئیں۔ ﴿صوفیائے کرام:۲۲۲☆بلا والا ولیاء:۳۲﴾

حافظ شفیق احمد قادری نے بتایا کہ میں موسیٰ زئی شریف میں بیعت تھا' میرے مرشد کا انتقال ہو گیا' میں ایک مراقبہ میں سرگرداں تھا' وہ حل نہیں ہو رہا تھا' دن بدن میری پریشانی میں اضافہ ہونے لگا' میں روزانہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ عالیہ پر حاضری دیا کرتا' کافی عرصہ کے بعد مجھے حضرت داتا صاحب قدس سرہٗ نے خواب میں فرمایا کہ جموں میں سید عباس علی شاہ کے پاس جاؤ' وہ تمہاری یہ مشکل حل کرے گا، میں گوہر مراد کی تلاش میں جموں پہنچا' تلاش بسیار کے بعد میں نے سید عباس علی شاہ کو پا لیا لیکن ان کی ہیئت کذائی دیکھ کر مجھے مایوسی ہوئی' میں نے سوچا کہ جس کے لیل ونہار ایک برہمن کی نوکری میں گزرتے ہیں' وہ میری مشکل کیا خاک حل کرے گا۔ چنانچہ اظہار کئے بغیر میں واپس آ گیا۔ ایک بار پھر داتا صاحب قدس سرہٗ نے خواب میں شرف دیدار بخشا اور میرا ہاتھ پکڑ کر اسی جموں والے درویش کے ہاتھ میں دے دیا اور ان کے پاس جانے کی تاکید فرمائی۔

پھر جموں پہنچا، جب گاڑی پلیٹ فارم پر رُکی تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہی درویش پلیٹ فارم پر ٹہل رہا ہے۔ مجھے دیکھا اور جلدی سے آ کر میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجذوبانہ انداز میں کہا کہ اب داتا صاحب نے بھی لوگوں کی چغلی کھانی شروع کر دی ہے۔ وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر اس برہمن کے مکان پر لے گئے جس کی گائیں چرایا کرتے۔ کافی دن انہوں نے مجھے اپنے پاس رکھا' پھر ایک روز مجھے اپنے ساتھ جنگل میں لے گئے اور خلوت میں ایسی توجہ فرمائی کہ میرا عقدہ حل ہو گیا' چشم زدن میں وہ مرحلہ طے ہو گیا جس میں عرصہ سے سرگرداں تھا۔

﴿ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جنوری ۱۹۸۰ء شمس العارفین نمبر:۱۰۸﴾

Marfat.com
Marfat.com

-•••••-•-•••••-

مولانا محمد طفیل سعیدی رقمطراز ہیں: میرے ایک دوست نے بی اے کیا ہوا تھا لیکن باوجود کوشش کے ملازمت نہیں ملتی تھی۔ ایک مرتبہ لاہور سے انہیں انٹرویو کیلئے بلایا گیا' میں بھی اس کے ساتھ چل پڑا' جب ملتان پہنچے تو میں نے اپنے دوست سے کہا کہ ملتان میں ایک سید صاحب رہتے ہیں' بہت بڑے عالم و کامل آدمی ہیں۔ ان سے دعا کراتے چلیں' خیر ہم بارگاہِ کاظمی میں حاضر ہوئے اور دعا کے طلبگار ہوئے۔ حضرت فرمانے لگے، حاجی صاحب آپ بہت نیک آدمی ہیں، آپ دعا کریں' میں آمین کہتا ہوں۔ ہم نے جب بہت اصرار کیا تو حضرت نے دعا فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ حاجی صاحب جب لاہور جائیں تو حضرت داتا صاحب قدس سرہٗ کے دربار شریف میں حاضری دینا' فاتحہ پڑھنے کے بعد میری طرف سے عرض کرنا کہ سید احمد سعید کاظمی ملتان سے سلام عرض کرتا ہے اور یہ بھی عرض کرتا ہے کہ میرے عزیز آپ کی خدمت میں حاضر ہیں' چونکہ لاہور آپ کا حلقہ ہے' میں مداخلت نہیں کرتا' آپ مہربانی فرما کر ان کا کام کر دیں۔

ہم ملتان سے لاہور روانہ ہو گئے' لاہور پہنچنے پر میرے دوست نے کہا کہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعد میں جائیں گے' پہلے دفتر سے ہو لیں۔ میں نے بہت کہا کہ دربار شریف کی حاضری دیں لیکن میرا دوست پہلے دفتر جانے پر بضد تھا۔ میں نے ہار مان لی اور دفتر کی طرف چل پڑے' دفتر کے باہر امیدواروں کے ناموں کی لسٹ آویزاں تھی' ہم نے بغور پڑھا لیکن میرے دوست کا نام اس لسٹ میں تحریر نہ تھا۔ بڑی مایوسی ہوئی۔ مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے کہا کہ اگر تم حضرت غزالی زماں کا پیغام حضرت داتا صاحب قدس سرہٗ کی بارگاہ میں پہنچاتے تو ایسا ہرگز نہ ہوتا۔ وہ بہت نادم ہوا اور کہنے لگا کہ اب جا کر دیکھ لیتے ہیں' وہاں سے ہم سیدھے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار

Marfat.com
Marfat.com

گھر بار پہنچے۔ حاضری دی' فاتحہ کے بعد امام اہلسنت کے وہ الفاظ دہرائے جو آپ نے ارشاد فرمائے تھے۔ سلام و پیغام پہنچانے کے بعد ہم واپس دفتر آ گئے لیکن یہ دیکھ کر ہم حیران رہ گئے کہ پہلے والی فہرست اب موجود نہ تھی ایک دوسری لسٹ اسی جگہ آویزاں تھی اور سر فہرست میرے دوست کا نام لکھا ہوا تھا۔ میرا دوست خوشی سے جھومنے لگا، اس کا انٹرویو بھی بہت اچھا رہا اور اسے نوکری کے آرڈر بھی مل گئے۔

(ماہنامہ السعید ملتان دسمبر ۲۰۰۱ء امام اہلسنت نمبر: ۱۰۴)

-•••••-•-•••••-

اکبر اعوان (آف کراچی) رقمطراز ہیں: حضرت قاری مشتاق احمد صاحب فرماتے ہیں کہ چند سال قبل بندہ بے روزگار اور پریشان حالی تھی۔ گڑھی شاہو والی کوٹھی (لاہور) حاضر ہوا۔ حضرت پیر سید صمصام علی شاہ دامت برکاتہم و فیوضہم (آف کرمانوالہ شریف) نے حالت کو بھانپتے ہوئے فرمایا کہ قاری صاحب ایک رقعہ لکھو۔

جناب داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(اپنی عرضی)

منجانب: سید صمصام علی شاہ بخاری

حضرت کرماں والا شریف

میں نے یہ رقعہ لکھا تو پیر جی دامت برکاتہم نے فرمایا کہ یہ رقعہ لیکر داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری دو۔ میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوا اور روضہ پاک کو چوم کر دعا شروع کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، پیچھے مڑ کر دیکھا تو یہ مسجد داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے امام تھے انھوں نے مجھے اتحاد کیمیکل کے منیجر کے نام

Marfat.com
Marfat.com

رقعہ دیا جس پر مجھے متعلقہ مل میں اچھی نوکری مل گئی۔اس طرح اولیائے کرام کا باہم رابطہ ہوتا ہے اور غلاموں پر رحم وکرم فرمایا جاتا ہے۔

(مجلہ حضرت کرمانوالہ شریف/میلاد نمبر/مئی ۲۰۰۴ء:۵۵)

-•••••-•-•••••-

حکیم اہلسنت، حکیم محمد موسیٰ امرتسری کی اہلیہ بیان فرماتی ہیں۔آج سے تقریباً بیس سال پہلے کا واقعہ ہے۔ان دنوں ہر جمعرات دربار داتا صاحب حاضری دینا میرا معمول تھا۔ایک روز حسب معمول میں داتا صاحب گئی اور جب گھر واپسی کا ارادہ کیا اور اپنے برقعے کی جیب میں ہاتھ ڈالا تو میری جیب میں کوئی پیسہ نہ تھا۔اسی پریشانی کے عالم میں چلتے چلتے دہلی گیٹ تک پہنچ گئی اور سراج ہوٹل کے نیچے کھڑی ہو کر سوچنے لگی کہ اب اگر یہاں سے شاد باغ کا تانگہ مل بھی جائے تو کرایہ کہاں سے دوں گی۔ اس وقت جو تانگہ آتا مرد حضرات دوڑ کر اس میں بیٹھ جاتے۔شام گہری ہوتی جارہی تھی' اتنی دیر میں سامنے سے دو چار خواتین نظر آئیں تو میں بھاگ کر ان کے پاس جا کھڑی ہوئی' کیونکہ وہ چہرے کچھ شناسا سے تھے۔سوچا کہ یہ بھی شاد باغ جائیں گی۔ لہٰذا ان کے ساتھ بیٹھ جاؤں گی اور ان سے کہوں گی کہ وہ میرا کرایہ بھی ادا کر دیں جو میں پھر انہیں لوٹا دوں گی۔جبکہ یہ کہنے کا حوصلہ بھی نہ تھا کہ نجانے وہ عورتیں آگے سے کیا کہیں؟ اتنے میں سامنے سے ایک تانگہ مسجد کی طرف سے آگیا۔کوچوان کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر کا مرد بیٹھا ہوا تھا۔وہ کہنے لگا کہ بی بی بیٹھو تانگہ شاد باغ جارہا ہے تو ہم سب عورتیں جلدی سے تانگے پر سوار ہو گئیں۔تانگے پر بیٹھ کر کچھ حد تک تسلی ہو گئی مگر ایک لمحہ ابھی باقی تھا کہ کرایہ کس سے لوں اور کیا بات کروں۔خدا، خدا کر کے ٹوکے والا چوک آیا اور میں اب تک خاموش رہی اور اپنا مدعا کسی سے بیان نہ کیا، سب عورتیں تانگے سے اتریں اور کرایہ دینے کیلئے پیسے نکالنے لگیں۔کوچوان کہنے لگا کہ

Marfat.com
Marfat.com

بی بی وہ آدمی جو راستے میں اتر گیا تھا' جاتے جاتے تمام سواریوں کا کرایہ ادا کر گیا ہے۔ احساسِ تشکر سے میرے آنسو نکل آئے۔ یہ سب بزرگانِ دین کی کرامات اور ان سے حسنِ عقیدت کا نتیجہ تھا۔

سیرت بعد از وصال حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۹ ☆ نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سید علی ہجویری: ۱۳۰

-----•-----

جناب محترم یامین صاحب نے بتایا کہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے ایک دن میں خانیوال میں اپنے ایک دوست کی دکان پر بیٹھا ہوا تھا کہ مجھے ہلکی سی اونگھ آ گئی اسی عالم میں میں نے دیکھا کہ میرے پیر و مرشد حضرت لاثانی سرکار صاحب اور حضرت سیدنا داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ روحانی طور پر تشریف لائے اور فرمایا!

''ابھی کچھ ہی دیر بعد یہاں ایک لڑکا آئے گا۔ اسے پیسوں کی بہت ضرورت ہے تم اسے پانچ سو روپے دے دینا''۔

میں نے عرض کی! ''حضور! میں اسے پہچانوں گا کیسے؟''

تو میرے قبلہ نے ارشاد فرمایا!

''وہ ایک سیکو گھڑی بیچنے آئے گا''

یہ فرما کر آپ دونوں بزرگ تشریف لے گئے اور ایک جھٹکے سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں اس لڑکے کا انتظار کرنے لگا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ وہاں ایک لڑکا آیا، اس کے ہاتھ میں سیکو گھڑی تھی اور وہ اسے بیچنا چاہتا تھا۔ میں اسے دیکھتے ہی پہچان گیا۔ مختلف لوگوں نے اسکی گھڑی کی مختلف قیمت لگائی۔ کوئی بھی اسے سوا ڈیڑھ سو سے زائد دینے کو تیار نہیں تھا۔ میں فوراً اٹھ کر اس لڑکے کے پاس گیا اور کہا کہ ''تم ابھی یہ گھڑی نہ بیچو۔ یہاں کچھ دیر میرا انتظار کرو۔ میں ابھی آتا ہوں۔'' قریب ہی میرا گھر تھا میں فوراً گھر گیا اور چند دن پہلے جو مرشد لاثانی سرکار صاحب نے 500

Marfat.com
Marfat.com

روپے عنایت فرمائے تھے وہ لیئے اور اس لڑکے کو دیئے۔اس نے پیسے لینے اس انکار کر دیا اور جب میں نے زیادہ اصرار کیا تو کہنے لگا!''وہاں کچھ دور فاصلے پر میری والدہ کھڑی ہیں۔تم ان سے بات کرلو۔''میں نے کہا!''چلوتمہاری والدہ کے پاس چلتے ہیں۔''پھر وہ مجھے کچھ دور کھڑی ایک برقع پوش خاتون کے پاس لیکر گیا اور کہنے لگا!''یہ میری والدہ ہیں۔''میں نے انہیں سلام کیا اور پھر میں نے انہیں پوری بات بتائی اور کہا!''برائے مہربانی آپ یہ رقم لے لیں کیونکہ مجھے تو پیر و مرشد اور حضرت داتا گنج بخش سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا ہے۔میں تو بس انکا حکم پورا کررہا ہوں۔''میری بات سُن کر وہ خاتون رونے لگیں۔مجھ سے پیسے لے لیے اور کہنے لگیں!''واہ داتا رحمۃ اللہ علیہ! واہ لاثانی سرکار! آپکی بہت شان ہے۔بے شک آپ جیسا دستگیر کوئی نہیں۔''پھر اُنہوں نے مجھے بتایا کہ''ہمارا گھر لیہ میں ہے۔ہم داتا دربار پر حاضری کیلیئے گئے۔رات وہاں قیام کے دوران کسی نے میرا پرس چوری کرلیا۔تمام رقم بھی اسی میں تھی۔اب ہمارے پاس اتنے پیسے بھی نہیں تھے جس سے گھر واپس جاسکتے۔میرے بیٹے کی جیب میں صرف اتنے پیسے تھے جس سے ہم خانیوال تک آسکتے تھے۔ہم نے خانیوال کے ٹکٹ لیئے اور بس میں روانہ ہو گئے۔سارے راستے میں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرتی رہی کہ میری دستگیری فرمائیں۔میں نے کسی سے پیسے نہیں مانگنے اور خود ہی کرم فرمائیں اور ہمیں عزت و آبرو کیساتھ گھر پہنچائیں اور آپ جس انداز سے انہوں نے میری دستگیری فرمائی میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی''۔پھر میں نے انہیں بتایا کہ ''میرے پیر و مرشد حضرت لاثانی سرکار، داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے محبوب نظر ہیں، میں انکا ادنیٰ سا غلام ہوں۔{مخزن کمالات:۸۰}

-•••••-•-•••••-

محترم منیر احمد سیال کہتے ہیں کہ یہ سن ۲۰۰۸ء کی بات ہے۔اس عاجز نے اپنے

Marfat.com
Marfat.com

پیرو مرشد کی شان میں لکھی گئی کتاب ''ہلالِ عید'' کا چوتھا ایڈیشن مکمل کیا' لیکن اس کو چھپوانے کیلئے جیب میں پیسے نہیں تھے۔ داتا صاحب حاضری دی' اس وقت وضو کرنے کی جگہ مزار شریف کے قریب ہی تھی۔ ابھی وضو ہی کر رہا تھا کہ شہنشاہ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا ''پریشان نہیں ہونا، ہمارے پاس خزانے ہیں'' چند ہی دن بعد کمپنی نے مجھے ابوظہبی ایک پراجیکٹ پر دو ماہ کے لئے بھیج دیا' اس سے نہ صرف میں پبلشر کو پیسے ادا کرنے کے قابل ہو گیا بلکہ اس کے علاوہ اخراجات کیلئے بھی میرے پاس کافی پیسے آ گئے۔

-•••••-•-•••••-

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے چشمۂ فیض سے صرف مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی سیراب ہوتے تھے مرادیں حاصل کرتے تھے۔ ان ہستیوں کا فیض عام ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا کرم رحمت بے پایاں اور رزق انسانوں کو ہی نہیں تمام کائنات کی مخلوقات کو مُہیا کیا جاتا ہے۔ انسانوں میں مسلمان ہی نہیں بلکہ یہودی، نصرانی، ہندو، اور دہریئے بھی اس خالق اعظم کی نوازشات سے یکساں طور پر سیراب ہو جاتے ہیں۔ یہ نوازشات تمام بنی نو پر نچھاور کی جاتی ہیں۔ یہ اُس کی ذات صمدیت کا اعجاز ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو صرف اُس کے ماننے والوں کے کھیتوں پر ہی نہیں ہوتی بلکہ ہر دوست و دُشمن، ہر نیک و بد، خیر و شر کی فطرت رکھنے والوں کے کھیتوں پر بلا امتیاز برستی ہے۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جیسے لوگ اپنے مولیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں اور اللہ کی عطا سے مخلوقِ خدا کو نوازتے ہیں۔

جو بھی ستایا ہو زمانے کا
سہارا وہی لیتا ہے داتا کے آستانے کا
جس کی بگڑی نہ بن سکی زمانے سے

Marfat.com
Marfat.com

وہ بن گئی آپ کے مقدس آستانے سے

فیضِ عقیدت

حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہء عالیہ پر مسلمان عقیدت مندوں کیلئے تو ہر وقت نوازشات کی بارش ہوتی ہے مگر اس دربارِ عالیہ پر ہندو' سکھ اور دیگر فرقوں کے لوگ بھی آتے اور ان کی مرادیں بھی بہت جلد پوری ہوتی تھیں۔

یہ ۱۹۴۰ء کی بات ہے، بھاٹی گیٹ کے اندر ایک لڑکا نندلال رہتا تھا۔ اس کا باپ ہائی کورٹ کے جج ڈی سی ریلی کا اردلی تھا۔ نندلال نے سنٹرل ماڈل سکول سے میٹرک کا امتحان اعزاز کے ساتھ پاس کیا، وہیں سے اس نے پوسٹ گریجوایٹ کا امتحان پاس کیا۔ اس میں سٹینوگرافی اور ٹائپ سکھائی جاتی تھی۔ اس کا ایک مسلمان دوست عنایت اللہ داتا صاحب کا انتہائی عقیدت مند تھا' دونوں دوست اکٹھے گھومتے پھرتے۔ عنایت اللہ اکثر نندلال سے جدا ہو کر کہیں چلا جاتا۔ ایک دن نندلال نے پوچھا: یار عنایت ! تم اچانک مجھے چھوڑ کر کہاں چلے جاتے ہو؟ اس نے کہا: میں دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری دینے چلا جاتا ہوں۔ نندلال نے کہا: وہاں کیوں جاتے ہو اور کیا ملتا ہے؟ عنایت اللہ نے کہا: وہاں دل کو سکون ملتا ہے اور روح کو اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ زندگی کے غم بھول جاتے ہیں، اور لوگوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ اُن بزرگوں کا فیض سارے عالم پر ہے۔ ان باتوں کا نندلعل کے دل پر گہرا اثر ہوا۔ اس نے کہا مجھے بھی وہاں لے چلو۔ عنایت اللہ نے کہا تم وہاں جا کر کیا کرو گے؟ نندلعل نے کہا: جیسے تم کرو گے' میں بھی ویسے ہی کروں گا' پڑھ لکھ کر بیکار پھر رہا ہوں' داتا صاحب سے نوکری کے لیے التجا کروں گا۔

دوسرے دن وہ' اپنے دوست عنایت اللہ کے ساتھ پھول لے کر چلا گیا اور

Marfat.com
Marfat.com

مزار پر پھول نچھاور کیے۔ایک ہفتہ اسے حاضری دیتے ہو گیا تو اگلے دن اسے ایک سرکاری لیٹر ملا،اسے انٹرویو کے لیے بلایا گیا تھا،اس نے درخواست کہیں پہلے دے رکھی تھی۔تقرری کے امتحانات'انٹرویو اور دیگر مرحلے اس نے بڑی آسانی سے طے کر لئے اسے نوکری کی اُمید نہیں تھی مگر داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کی نظرِ کرم سے وہ پنجاب اسمبلی میں سٹینو ٹائپسٹ لگ گیا۔

وہ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پکا عقیدت مند بن گیا' اور اس نے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری مسلسل جاری رکھی۔عنایت اللہ نے اس سے پوچھا:نندلال نوکری مل گئی اب کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: ہمارے ایک قریبی رشتہ دار ہیں جو امیر ہیں' ہمیں غریب سمجھ کر ہم سے ملنا گوارا نہیں کرتے۔ان کی ایک ہی لڑکی ہے جو خوبصورت ہے' پڑھی لکھی ہے،اس کی رغبت بھی میری طرف ہے' میں بھی اسے چاہتا ہوں لیکن امیری اور غریبی کا پاٹ عریض ہے۔اب میری یہ مراد ہے کہ اس لڑکی سے میری شادی ہو جائے' داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور یہی درخواست لے کر جاتا ہوں۔ابھی اُس کو نوکر ہوئے چند ماہ ہی ہوئے ہوں گے کہ وہ امیر آدمی خود رشتہ لے کر نندلال کے گھر پہنچ گئے،اس کے بعد شادی ہو گئی نندلال کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی، پہلے اس کا چہرہ مرجھایا رہتا تھا۔مگر اب اس کا گورا رنگ لال سیب کی مانند ہو گیا،جسم بھی مضبوط ہو گیا۔ وہ بہت خوش تھا۔صحت بہت اچھی ہو گئی۔وہ بے انتہاء خوش تھا' شادی ہو گئی مگر اس نے داتا صاحب حاضری دینا جاری رکھا۔

عنایت اللہ نے اسے کہا تم کتنے خوش نصیب ہو۔اس بزرگ کے مزار پر حاضری دینے سے تمہاری مراد فوراً پوری ہو جاتی ہے مگر اب ویسے ہی حاضری دیتے ہو یا کوئی اور مراد بھی ہے۔اس نے کہا: عنایت یار میرے گھر والوں اور میرے سسرال کی خواہش ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ ایک چاند سا بیٹا عطا فرمائے۔اس وقت اس کی بیوی اُمید

Marfat.com
Marfat.com

سے تھی' مدت پوری ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک چاند سا بیٹا دیا' اس کی خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ داتا صاحب تو غیر مسلموں پر بھی ایسی نوازشات کی بارش کر دیتے ہیں۔ نند لعل نے اپنے دوست کے لیے اسمبلی کا پاس بنوایا اور اسے اسمبلی کا اجلاس دکھایا۔ بڑی خاطر و مدارت کی۔ ان دنوں یونینسٹ پارٹی کی حکومت تھی۔ مسلمان دوست گیلری میں بیٹھا اجلاس دیکھتا رہا۔ جو خبر اخباروں میں پڑھتا تھا۔ اب یہاں سامنے ان کی تقریریں اور بحث مباحثے سنے۔ دیوان چمن لعل، ڈاکٹر شیخ کرامت، باجی رشیدہ یہ لوگ ان دنوں کافی مشہور تھے۔ غرض فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کا کرم بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں انہیں کافی اختیارات دے رکھے ہیں۔ ﴿صوفیائے کرام:۴۲۱ ☆ بلاد الاولیاء:۲۹﴾

-•••••-•-•••••-

صوبیدار محمد یونس خاں نقشبندی کہتے ہیں کہ حضرت پیر محمد صادق نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں ایک دن دربار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک ادھیڑ عمر شخص دُعا مانگ رہا ہے کہ اس کی شادی فلاں لڑکی سے ہو جائے۔ جس کی عمر بارہ سال ہے۔ حضرت سائیں (پیر) صاحب مزید فرماتے ہیں کہ چند روز کے بعد میں نے دیکھا کہ اس بوڑھے کی شادی اس لڑکی سے ہوگئی اور پھر وہ حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر سلام کے لیے آیا ہوا تھا۔ آپ فرماتے ہیں، میں نے سوچا کہ ولایت کے ترکش کا کوئی تیر بھی نشانے سے خطا نہیں ہوتا، کیوں نہ میں بھی کچھ مانگوں۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ اللہ مجھے ولیء کامل بنا دے، حرف دعا لب سے جدا نہ ہوئے تھے کہ غائب سے ندا آئی کہ یہ اٹھنی لے لو اور پونا (بھارت) چلے جاؤ اور ساتھ ہی اٹھنی کے گرنے کی آواز آئی۔ میں نے اٹھنی اٹھالی اور ریل پر سوار ہو کر پونا (بھارت) چلا گیا اور کئی سال رہا جو جذب و مستی میں گزرے۔ یہ اس زمانے

Marfat.com
Marfat.com

کا واقعہ ہے جس زمانہ میں آپ کفن (ایک کپڑا) پہنا کرتے تھے۔

تذکرہ حضرت پیر محمد صادق نقشبندی:۱۹۱

-•••••-•-•••••-

راقم الحروف کے مہربان محمد سعید کاتب صاحب آف گوجرانوالہ نے بیان فرمایا:

میرے بڑے ماموں حاجی محمد اسلم مجددی رحمۃ اللہ علیہ لاہور میں ایک سرکاری دفتر میں ایس۔ڈی۔او۔ کی پوسٹ پر تعینات تھے۔آپ نے اپنی زندگی کا طویل حصہ یہیں لاہور میں گزارا۔اکثر آپ کی حاضری داتا دربار ہوتی رہی۔یہاں آپ نے کئی روحانی شخصیات کی زیارت کی۔

عاجز کے بچپن کا زمانہ تھا۔ایک دفعہ حاجی صاحب موصوف ہمارے ہاں آئے اور والد محترم صوفی محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کر رہے تھے۔عاجز بھی قریب بیٹھا آپ کی باتیں سن رہا تھا۔اس زمانہ کا سنا ہوا جیسا تیسا یاد ہے لکھ رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا کہ ایک دن میں داتا دربار حاضری کیلئے آیا۔یہاں سے پتہ چلا کہ فلاں دن بیرون ملک سے روحانی بزرگ تشریف لا رہے ہیں۔میں مقررہ دن تک بڑی بے چینی سے انتظار کرتا رہا۔اس زمانہ میں اپنے دفتر سائیکل پر جایا کرتا تھا۔ اس دن میں نے گھر میں بتا دیا کہ آج میں دفتر سے سیدھا داتا دربار چلا جاؤں گا۔ وہاں ایک بزرگ شخصیت نے آنا ہے' میں زیارت کر کے پھر آؤں گا۔لہٰذا میں وقت مقررہ پر دفتر سے سیدھا داتا دربار پہنچ گیا۔دربار سے قریب ایک جامعہ میں سائیکل کھڑی کی اور دربار شریف میں پہنچ گیا۔بزرگوں کی زیارت کی، ان کے وعظ حسنہ اور دعاؤں سے مستفید ہوا۔خیال تو تھا کہ دربار شریف کی حاضری اور بزرگوں کا دیدار کر کے گھر چلا جاؤں گا مگر بزرگوں کا دیدار کرتے، ان کے مواعظ حسنہ سے مستفید ہوتے وقت کا کچھ احساس نہ ہوا کہ کتنے گھنٹے گذر گئے۔جب میں فارغ ہو کر جامعہ

Marfat.com
Marfat.com

میں سائیکل لینے پہنچا۔ تو یہ دیکھ کر انتہائی پریشانی ہوئی کہ سائیکل غائب تھا۔ میں نے کافی ادھر ادھر تلاش کیا مگر کہاں .... پھر میں نے جامعہ کے مہتمم سے بھی پوچھا کہ یہاں سائیکل کھڑا تھا، آپکو علم ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ کھڑا تو دیکھا تھا مگر لے جانے والے کا کچھ علم نہیں۔ میں اسی پریشانی کے عالم میں پھر دربار شریف حاضر ہوا اور حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی، حضور! میں تو آپ کے ہاں بزرگوں کی زیارت کیلئے حاضر ہوا تھا اور میرے یہاں آنے جانے کا سائیکل ہی ایک ذریعہ تھا۔ میں تو اس سے بھی محروم ہو گیا ہوں، کچھ کرم فرمائیں۔ میں گھر واپس کیسے جاؤں گا۔ میں یہ درخواست کر کے دوبارہ وہاں جامعہ میں پہنچا تو مجھے مدرسہ کے مہتمم صاحب ملے اور کہنے لگے صوفی صاحب! اس دوسرے گیٹ کی طرف دیکھیں، ایک آدمی سائیکل لے کر گیا ہے۔ دیکھیں وہ سائیکل آپ کا تو نہیں، میں جلدی جلدی گیٹ کی طرف گیا تو دیکھا وہ سائیکل میرا ہی تھا۔ میں نے اس آدمی کو کافی ڈانٹ ڈپٹ کی اور کہا ارے کم بخت تو نے مجھے اتنی دیر پریشان کئے رکھا۔ میں کافی دیر سے اسے تلاش کر رہا تھا، تو اسے کہاں لے گیا تھا۔ تو اس نے بتایا کہ میں یہ سائیکل دو تین گھنٹے سے دیکھ رہا تھا، میں نے سوچا کہ یہاں کوئی سائیکل کھڑی کر کے بھول گیا۔ جو اتنے گھنٹے تک نہیں لینے آیا۔ لہٰذا اسے میں لے جاتا ہوں۔ میں اسے لیکر رنگ محل تک پہنچ گیا، وہیں سے ایک بزرگ صاحب نے سائیکل کو پیچھے سے پکڑ لیا اور ڈانٹا کہ تو کیوں فلاں آدمی کی سائیکل لے آیا ہے، چلو واپس وہیں لے کر چلو۔ ان بزرگ شخصیت نے پکڑا اور یہاں مدرسہ تک میرے ساتھ آئے پھر نا معلوم کدھر چلے گئے۔ ادھر میں مدرسہ کے گیٹ میں داخل ہوا، آگے آپ مجھے مل گئے۔ یہ سائیکل آپ ہی کا ہے تو لے جائیں، میں معافی چاہتا ہوں۔ اس طرح فقیر اپنے سائیکل پر گھر پہنچ گیا۔

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

فیض برائے سکونِ قلب

ایس ایم ناز رقمطراز ہیں کہ زندگی میں ہر انسان کسی نہ کسی موڑ پر جذباتی حادثہ کا شکار ہوتا ہے۔ راحت، اطمینان سبوتاژ ہو جاتے ہیں۔ اس موقع پر ذہنی اذیتیں اور دلی پریشانیاں انسان کے غموں کیلئے جلتی پر تیل کا کام کرتی ہیں۔ کچھ ایسی کیفیات سے میری زندگی بھی دوچار ہوئی۔ اسی نازک موڑ پر جب کہ سب عزیز و اقارب' دوست احباب اور اپنے پرائے ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، میں نے حضور داتا پاک کے آستانہ میں پناہ لی۔ یہاں ایک قسم کی غیر مرئی طاقت نے مجھے سہارا دیا اور میرے دل نے بے اختیار اس بات کا اقرار کیا کہ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْن. ﴿سورۂ یونس:۶۲﴾

ترجمہ:۔ خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے

اور پھر میری چشمِ باطن یہ دیکھتی رہی کہ اس در پہ آنے والا کوئی خالی نہیں لوٹتا۔ عقیدت ایک عظیم جذبہ کا نام ہے۔ یہی جذبہ لوگوں کو مزارِ پُر انوار کی طرف لے آتا ہے۔ نیت میں خلوص، اللہ پر ایمان اور رسول کی اطاعت دل میں ہو تو داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے یہاں آنے والوں کی جھولی بھر دیتے ہیں۔ میں انتہائی انکساری سے یہ بھی عرض کروں گا کہ میری ادبی اور صحافتی زندگی کا آغاز اسی آستانے سے ہوا۔ اور میں نے جو سب سے پہلا مضمون لکھا وہ داتا صاحب کے بارے میں ہی تھا۔

﴿مرکز تجلیات:۱۰﴾

-٭٭٭٭٭-٭-٭٭٭٭٭-

محترم والمقام منیر احمد سیال رقمطراز ہیں کہ ۲۰۰۳ء کے شروع میں ایک قریبی عزیز بیمار ہو گیا، ذہنی پریشانی سے دماغ پھٹنے لگا۔ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

Marfat.com
Marfat.com

شیخ طریقت ہر حال میں اپنے مرید سے باخبر ہوتا ہے۔ میرے پیرومرشد (پیر محمد صادق ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ) اپنے مرید کو پریشان دیکھتے ہیں تو اسی وقت اس تک پہنچ جاتے ہیں۔

پیرومرشد نے اس عاجز کو دربار شریف بلایا، حوصلہ دیا اور سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا۔ جتنی دیر سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں بیٹھا رہا، آپ مسلسل یہی پڑھتے رہے۔ "وربك الغنى ذو رحمة واسعة۔ (تیرا رب غنی ہے، اس کی رحمت بہت وسیع ہے)

"آپ کی توجہ سے اور قرآن پاک کی تلاوت سے ذہن کو مکمل سکون مل گیا"۔

آپ غور کریں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی آیات کے حصوں کو کس حسین ترتیب سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا ذکر، اللہ کے کرم کو دعوت دیتا ہے جیسا کہ ہم نماز میں رکوع سے اٹھتے ہوئے پڑھتے ہیں۔ سمع الله لمن حمده۔ (اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی)۔ ﴿نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ: ۳۴﴾

-•••••-•-•••••-

فیض حصولِ مطلب

حضرت میاں غلام محمد حیات گڑھی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۳۷۲ھ) کو کشفِ قبور حاصل تھا۔ بعض اوقات مزارات پر بیٹھنے والے لوگوں کو جب ان کے سوالات کے جوابات صاحب مزار سے لے کر بیان فرماتے تو طالبین حیران رہ جاتے۔ ایک مرتبہ ایک پٹھان جو ایک عرصہ سے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر کسی مطلب کے حصول کے لیے چلہ کش تھا، حضرت میاں صاحب سے مُلاقی ہوا۔ آپ نے اس کو فرمایا کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ تمہارے اس سوال کا یہ جواب دیتے ہیں، اور جو گھر کا قصہ ہے وہ اتنے دنوں سے ختم ہو چکا ہے، تم اپنے گھر چلے جاؤ ورنہ تمہارا

Marfat.com
Marfat.com

نقصان ہوگا۔ یہ سن کر وہ بڑا حیران ہوا اور یہ کہنے لگا کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ آپ سے باتیں کرتے ہیں۔﴿تذکرہ سہروردیہ:۳۷﴾

-●●●●●-●-●●●●●-

غریب دل رکھنے والے لوگ حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ پیار کرتے ہیں اور حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ ان سے بے پناہ پیار کرتے ہیں۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ یہ جو دربار شریف پر لوگوں کا سمندر نظر آتا ہے، یہ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کی کشش ہے جو لوگوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ لوگ اسی بے پناہ محبت اور شفقت کی تلاش میں اس بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں۔ آپ کے چاہنے والے آپ کی اولاد کی طرح ہیں۔ آج بھی آپ زمانے کی تپتی دھوپ میں اپنی اولاد کے سروں پر ٹھنڈی چھاؤں ہیں۔

-●●●●●-●-●●●●●-

صدقے جاواں میں داتا لجپال اُتوں سخیاں وچ سخی باکمال داتا
درتے آئے سوالی نوں ٹالدا نئیں بھردا جھولی اے خیر دے نال داتا
مشکل وچ جو داتا نوں یاد کردا اوہنوں لیندا اے آکے سنبھال داتا
پوری ہر اک دی کردا مراد حافظ میرا سخی داتا لجپال داتا

-●●●●●-●-●●●●●-

Marfat.com
Marfat.com

فیضِ شفاء

لاہور میں حضرت داتا گنج بخش سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا مزار مرجع خاص وعام ہے۔ تقسیم سے پہلے عُرس کے موقعہ پر مسلمان زائرین کے علاوہ ہندو بھی حضرت کے مزار پر اکثر نذر چڑھانے آیا کرتے تھے۔ علاقہ ماجھا کے سکھ حضرات بھی اپنی مستورات کو ہمراہ لیے کبھی کبھی آیا کرتے اور دعا مانگ کر نذر پیش کیا کرتے۔

رائے بہادر رام سرنداس' (رائے بہادر میلا رام کے صاحبزادے) متحدہ پنجاب کے ایک بہت بڑے متمول (مال دار) اور مرنجان مرنج طبیعت (وہ شخص جس سے کسی کو رنج نہ پہنچے، سب سے ہنس بول کر رہنے والا) رئیس تھے۔ داتا دربار کے ساتھ ہی میلا رام کاٹن (کپڑا) کی بہت بڑی مل تھی۔ اس کے ساتھ ہی ''لال کوٹھی'' میں رہا کرتے تھے، جو وسیع رقبے پر تھی۔ واپڈا ہاؤس سے لیکر فلیٹیز ہوٹل کے سامنے سب جائیداد اور کوٹھیاں ان کی تھیں۔ شہر کے اندر کافی جائیداد، مکان، طویلے اور کٹڑیاں تھیں، قریباً آدھے لاہور کے مالک کہلاتے تھے۔ لال کوٹھی کے اندر حضرت معصوم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ تھی جواب سڑک کنارے مسجد کے ساتھ ہے۔ دائیں بائیں دینی کتب فروشوں کی دُکانیں ہیں۔ لال کوٹھی کے اندر مزار پر رائے بہادر رام سرنداس کے ملازم باقاعدگی سے جمعرات کو چراغ جلاتے تھے۔ مسلمانوں کو بھی یہاں فاتحہ کی اجازت تھی۔ ویسے بھی روئی وغیرہ تولنے والے اور دیگر انتظامات پر رائے بہادر کے ملازم تمام مسلمان تھے، قریب ہی رائے بہادر کے خاندانی درزی فضل

Marfat.com
Marfat.com

دین کا درزی خانہ تھا۔ وہ صرف ان کے چوڑی دار پاجامے اور قمیصیں سیتا تھا، یا بند گلے کے روائتی کوٹ اس سے سلاتے تھے۔ رائے بہادر دیگر علوم کے علاوہ فارسی دان بھی تھا۔ مسلمانوں کے تہواروں پر مسلمانوں کو تحفے تحائف دیتے کیونکہ زیادہ ملازم اس کے مسلمان تھے۔ محرم کے دنوں میں سبیل بھی لگتی۔ یہ تمہید اس لئے بیان کی گئی ہے کہ وہ مسلم پرور ذہن بھی رکھتا تھا۔ رائے بہادر رام سرنداس کے چار بیٹے تھے۔ خدا کے فضل سے اُن کے تین صاحبزادے چیفس کالج کے تعلیم یافتہ تھے (اُن کا ایک بیٹا فلائٹ لیفٹیننٹ رُوپ چند بھارت سرکار کی طرف سے افغانستان کا سفیر رہ چکا ہے)۔

۱۹۱۸ء میں جب طاعون کی وبا اس شدت سے پھیلی کہ الامان! صرف تین چار مہینوں میں ہی کروڑ ہا انسان لقمہء اجل بن گئے۔ لاہور میں ہزار ہا انسان اس موذی مرض کا شکار ہو گئے۔ بدقسمتی سے رائے بہادر رام سرن داس کے تینوں بیٹے بھی اس مرض میں مبتلا ہو گئے اور ان کے گھر سخت سراسیمگی پھیل گئی۔ رائے بہادر کو بڑی تشویش ہوئی تو اس نے کرنل بھولا ناتھ، کرنل امیر چند اور کرنل سدر لینڈ (مہاراجہ رنجیت سنگھ کی پوتی بمبا دلیپ سنگھ کے خاوند نیز کنگ ایڈرورڈ میڈیکل کالج کے پرنسپل) جیسے مشہور و معروف ڈاکٹروں سے علاج کروایا۔ پیسہ پانی کی طرح بہایا، ہزار جتن کے باوجود کوئی فرق نہ پڑا، جس سے سب پریشان تھے۔ بے شمار لوگ (ہندو، مسلم) ان کی عیادت کیلئے ان کے مکان (لال کوٹھی) میں پروانہ وار جمع رہتے جاتے اور خداوند کریم سے دعائیں مانگتے۔ رائے بہادر صاحب فقراء میں خیرات تقسیم کرتے اور ان سے دعا کے طلبگار ہوتے۔ ڈاکٹروں کے علاج کے باوجود مرض روز بروز بڑھتا گیا حتیٰ کہ رائے بہادر رام سرن داس بیٹوں کی زندگی سے مایوس ہونے لگے۔

اب رائے بہادر صاحب کی زبانی بات سنیں

رائے بہادر رام سرن داس کہتے ہیں کہ ایک شب میں اور تمام اہل خانہ سوئے

Marfat.com
Marfat.com

ہوئے تھے کہ کمرے میں کچھ آہٹ سی محسوس ہوئی اور میں نیند سے بیدار ہو گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ کمرہ روشنی سے منور ہے اور ایک سفید ریش بزرگ براق لباس پہنے ہوئے ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تسبیح لئے میرے فرزند گوپال داس کے پلنگ کے پاس کھڑے کچھ پڑھ رہے ہیں۔ انہیں دیکھ کر میں پریشان ہو گیا چیخ کر پوچھا کہ آپ کون ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ مگر انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ میری بات سنی ان سنی کر دی اور برابر دعا پڑھنے میں مشغول رہے۔ پھر وہ بزرگ میرے دوسرے فرزند رُوپ رام کی چارپائی کے پاس گئے اور وہاں بھی دعا مانگی۔ پھر تیسرے بیٹے روپ چند کی چارپائی کے قریب جا کر بھی دعا کی۔ اس کے بعد وہ بزرگ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔

میں تمہارا ہمسایہ علی ہجویری گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ہوں۔ اگر ہمسایہ تکلیف میں ہو تو ہمسائے کا فرض ہوتا ہے کہ اس کی خبر گیری کرے۔ مجھ سے تمہاری پریشانی اور بے کلی دیکھی نہ گئی اس لئے دعا کرنے کیلئے خود آ گیا ہوں۔ اب گھبرانے کی ضرورت نہیں، فکر نہ کرنا، اللہ تعالیٰ ان کو شفا عطا کرے گا، سب ٹھیک ہو جائیں گے۔

اب خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اس بزرگ کی دُعا سے واقعی دوسرے دن بخار ہلکا ہو گیا اور وہ کچھ باتیں بھی کرنے لگے۔ جب ڈاکٹر صاحبان مریضوں کو دیکھنے کے لیے آئے تو ان کی حالت اچھی دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کرنل امیر چند ڈون کی لینے لگے کہ رات میں ایسی مؤثر دوائی دے کر گیا تھا کہ اس کا اثر ہونا ہی چاہیے تھا۔ اس پر رائے بہادر صاحب ہنس پڑے اور گزشتہ رات کی تمام کیفیت بیان کی۔ سب حضرات اس قصہ کو سُن کر انگشت بدنداں رہ گئے اور دیر تک اس پر بحث و تمحیص کرتے رہے۔

اس ایٹم اور میزائل کے زمانے میں ایسی باتیں ناقابلِ قبول ہوں گی مگر خاصانِ خدا سے ایسی ایسی مُحیّر العقول باتیں اکثر ظہور پذیر ہوا کرتی ہیں اور اس میں

Marfat.com
Marfat.com

تعجب کی کوئی بات نہیں۔

چند ہی دنوں بعد رام سرن داس کے بیٹے بالکل ٹھیک ہو گئے جیسے کبھی بیمار ہی نہ ہوئے تھے۔

رائے بہادر نے لاہور شہر کے جملہ مسلمانوں' ہندو اور سکھ احباب کو جمع کر کے واقعہ سنایا اور پھر حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر حاضری دی اور داتا صاحب کے سجادہ نشین میاں غلام حیدر' میاں علم دین' میاں غلام محمد کے پاس حاضر ہوا اور تمام واقعہ ان کے گوش گزار کیا اور کہا کہ میں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شکرانے کا نذرانہ پیش کرنا چاہتا ہوں کس طرح کروں ۔آیا کھانے کی چند دیگیں پکوا کر فقراء میں تقسیم کر دینا کافی ہوگا یا کہ نذر کسی اور صورت میں ہونی چاہیے؟ سجادہ نشین نے جواب دیا کہ کھانے کا تو ہر سال آپ کی طرف سے عرس پر انتظام ہوتا ہی ہے، اس لئے ایسا کام کیجئے جو مستقل فیض کی صورت میں ہو۔ اس پر رائے بہادر نے دریافت کیا کہ کیا دربار میں بجلی موجود ہے؟ اس وقت تک مزار پر بجلی نہیں لگی تھی۔ جب انھیں معلوم ہوا کہ ابھی تک وہاں بجلی کا کوئی انتظام نہیں تو انھوں نے بہت خوش ہو کر فرمایا کہ بجلی کے نصب ہونے کا انتظام فوراً ان کی طرف سے کیا جائے۔ منظوری کے بعد رائے بہادر نے بڑی عقیدت سے زر کثیر خرچ کر کے بجلی لگوا دی اور یہ سارا کام ایک ماہ کے اندر اندر پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ اس کے بعد رائے بہادر رام سرنداس نے دربار عالیہ پر حاضر ہو کر پہلے نذر پیش کی پھر بجلی کا افتتاح کیا۔

﴿نقوش لاہور نمبر ۲/۱۱۵۳ تا ۱۱۵۵، فروری ۱۹۶۲ ☆ صوفیائے کرام: ۴۲۰﴾

﴿بلاد الاولیاء ۳۰ ☆ سوانح حیات داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ: ۸۲/از محمد دین کلیم قادری﴾

﴿ماہنامہ الحقیقہ مئی ۲۰۰۱::۲۶ ☆ سنڈے پاکستان، ۱۱/جون، ۲۰۰۰ء﴾

اس واقعہ کے راوی علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے انتہائی معتقد اور ان کی مجالس

Marfat.com
Marfat.com

کے حاضر باش شیخ عبدالشکور بھی ہیں جو شیخ لاہور کے نام سے معروف تھے،ان کی وفات چند سال پہلے ہوئی۔﴿ماہنامہ الحقیقہ مئی ۲۰۰۱ء::۲۶﴾

یہ واقعہ راقم الحروف کو ایک عظیم شخصیت داتا پاک کی بارگاہ میں تقریباً چھ سال کی عمر سے ہر جمعرات کو حاضری دینے والے، دردِ دل رکھنے والے، غریب پرور، انسانیت کے ہمدرد حاجی برکت علی صاحب لودھیانوی نے بھی سنایا اور کہا کہ میں نے رائے بہادر کے بیٹے روپ چند کو دیکھا ہے جو بعد میں بھارت کی طرف سے افغانستان کا سفیر رہ چکا ہے، جب حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوتا تو عجیب انداز میں درِ داتا کی طرف ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہتا تھا۔

-•••••-•-•••••-

ڈاکٹر نیاز احمد سابق ڈائریکٹر انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی پنجاب یونیورسٹی کی نواسی محترمہ شائلہ امین ایک مضمون میں بیان کرتی ہیں کہ میرے نانا مرحوم ایک بات جس کا وہ خاص طور پر ذکر کرتے تھے وہ علامہ محمد اقبال کی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت تھی۔نانا جی حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی کرامت کا ایک واقعہ جو انہیں پنجابی زبان کے شاعر فضل حسین فضل صاحب نے سنایا تھا، یوں بیان کیا۔

"پیر فضل حسین فضل صاحب نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں اپنے ایک دوست کے ہمراہ داتا صاحب جا رہا تھا۔جب ہم لوہاری دروازہ کے چوک میں پہنچے تو میرے دوست نے ایک معمر شخص کی طرف (جو سرمہ بیچ رہا تھا) اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ شخص داتا صاحب کی زندہ کرامت ہے۔میں نے کہا، چلو اس سے پوچھتے ہیں۔ چنانچہ ہم دونوں اس شخص کے قریب پہنچے اور اسے داتا صاحب کی کرامت بیان کرنے کیلئے کہا۔اس نے بتایا کہ آج سے ۲۵۔۳۰ سال قبل وہ بالکل اپاہج تھا۔اس کے بیٹے اسے نماز جمعۃ المبارک سے قبل داتا صاحب چھوڑ آتے اور نماز سے فراغت کے بعد

Marfat.com
Marfat.com

اسے گھر لے آتے۔ میں جمعۃ المبارک باقاعدگی اور پابندی سے مسجد داتا صاحب میں ادا کرتا تھا۔ ایک دفعہ جب اقامت کہی جارہی تھی تو میرے ساتھ کھڑے ہوئے ایک نورانی صورت بزرگ نے کہا کہ تم کھڑے کیوں نہیں ہوتے۔ میں نے عرض کی کہ میں اپاہج ہوں۔ یہ سن کر ان بزرگوں نے زور سے میرا بازو پکڑا اور کہا اُٹھو، تم بالکل ٹھیک ہو۔ انکے بازو پکڑنے کی دیر تھی کہ میں تندرست آدمی کی طرح کھڑا ہوگیا۔ جب فرائض کی ادائیگی کے بعد سلام پھیرا تو باوجود تلاش کے وہ نورانی صورت والا شخص نظر نہ آیا۔ اس وقت سے آج تک میں بالکل تندرست ہوں۔ سرمہ بیچ کر عزت کی روزی کماتا ہوں۔ اس محسن کو ابھی تک آنکھیں تلاش کررہی ہیں۔ پیر صاحب نے یہ واقعہ ۱۹۶۳ء میں سنایا تھا۔ (اولیاء اللہ سے توسل واستمداد بعداز وصال:۱۸۵)

-•••••-•-•••••-

خلیفہ الحاج چوہدری سردار احمد ضیاء قادری چشتی نظامی نیازی آستانہ عالیہ نیازیہ، نیاز نگر، بیدیاں روڈ لاہور فرماتے ہیں کہ اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے پیارے ہوتے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں ۱۹۶۰ء میں درگاہِ اقدس حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر خاص احوال میں رہتا تھا۔ وہاں راقم کے چشم دید ایک میانہ عمر معذور شخص ملتان کی طرف سے آیا ہوا تھا جو رینگ کر چلتا تھا۔ داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے روضہء اقدس کے ساتھ ٹوٹیاں لگی ہیں، جہاں سے عقیدتاً تبرکاً لوگ پانی نوش کرتے ہیں۔ وہ بھی یہی کام کرتا تھا۔ کچھ عرصہ بیرون درگاہ شریف ایک مسجد کے دروازہ پر ملا، بڑی محبت سے مُلاقات ہوئی۔ حاضری کی دوستی تھی۔ اس نے بتایا کرم ہوگیا ہے، درگاہ شریف سے صحت مند ہوکر رخصت ہوا تھا۔ اب اس مسجد میں مؤذن ہے۔ نارمل طریقہ سے چلتا پھرتا ہے۔ یہ دِلی عقیدت اور راز و نیاز کی باتیں ہیں۔ (سفینہء مدینہ:۸۶)

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

اعلیٰ حضرت میاں شیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص مرید حاجی فضل الٰہی مونگہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ "پھلاں والی گلی لاہور" میں ایک ترکھان رہتا تھا۔ اس کے لڑکے کو ٹی۔ بی (تپدق کا مرض) تھی بہت علاج کروائے اچھے اچھے قابل ڈاکٹروں اور مستند، لائق اور تجربہ کار حکماء سے مشورے کیے لیکن کوئی افاقہ نہ ہوا۔ مذکورہ ترکھان اکثر داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتا تھا۔ ایک رات ترکھان کو ایک شاہ صاحب دکھائے گئے اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہوا کہ ان کے دم اور دعا سے تمہارے لڑکے کو بیماری سے نجات ملے گی اور شاہ صاحب کو مذکورہ ترکھان دکھایا گیا۔ شاہ صاحب فتح پور سیکری ہندوستان کی ایک مسجد میں رہتے تھے۔ وہ لاہور چلے آئے اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں قیام فرمایا۔ یہیں ترکھان اور شاہ صاحب نے ایک دوسرے کو پہچان لیا۔ شاہ صاحب کی دعاؤں سے اس کے لڑکے کو صحت وتندرستی نصیب ہوئی۔ ﴿اولیاء اللہ سے توسل واستمداد بعد از وصال:۱۲۸﴾

-•••••-•-•••••-

الحاج ایم۔ اے حکیم ایڈووکیٹ جناح پارک شیخوپورہ والے رقمطراز ہیں:۔

ایک مرتبہ میں نے داتا حضور کے مزار پر حاضری دی۔ ان دنوں مجھے تبخیرِ معدہ کی شکایت تھی، میں تلاوت کر رہا تھا تو مجھے چکر آنا شروع ہو گئے اور دل میں ہلکا ہلکا درد نمودار ہو گیا۔ میں نے داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ سے شکایت کی کہ داتا پاک آپ کے پاس تو تکلیف نہیں ہونی چاہئے، چنانچہ میں دربار سے باہر آ گیا۔ اور جہاں لوگ جوتے اُتارتے ہیں وہاں کھڑا ہو گیا اور ڈرائیور کا انتظار کرنے لگا۔ اسی دوران ایک باریش بزرگ بازار سے نمودار ہوئے اور سیدھے میرے پاس کھڑے ہو کر میرے دل پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا اور ساتھ ہی دم کرتے رہے۔ ان کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی۔ سفید دھلی ہوئی شلوار قمیض... اچھی واسکٹ... سر پر سفید ستھری پگڑی... سرخ لمبی

Marfat.com
Marfat.com

ریش اور سرخ چھتے، میں نے گمان کیا کہ کوئی دھوکے باز آ گیا ہے اور اب پیسے مانگے گا کیونکہ اکثر لوگ مزاروں پر ملتے ہیں جنہوں نے کمائی کا یہ دھندا کر رکھا ہے۔ مگر انہوں نے مجھ سے کوئی بات نہ کی اور فوراً اندر تشریف لے گئے اور ہجوم میں گم ہو گئے۔ میں نے محسوس کیا کہ میرا درد غائب، چکر غائب، مگر وہ بزرگ نظر نہ آئے اور اس کے بعد بھی کئی دفعہ میں نے انہیں ڈھونڈا مگر ملاقات نہ ہوئی۔ میں نے باباجی (صوفی برکت علی لدھیانوی دارالاحسان والے) حضور سے یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: خوش قسمت ہو، داتا حضور سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے عرض کیا کہ میں کون اور میری بساط کیا۔ آپ کی عنایات ہیں، آپ کی نظر ہے، آپکا غلام ہوں، یاد رکھیں کسی کامل مرد کی غلامی بادشاہوں کی غلامی سے ہزار درجہ بہتر اور افضل ہوتی ہے۔

﴿یہ تیرے پُر اسرار بندے: ۱۱۵﴾

------•------

مولانا اختر سلیمان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ چند مرید حضرت خواجہ محمد قمرالدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ داتا دربار تشریف لے گئے وہاں آپ کو شدید داڑھ درد شروع ہو گئی جو کہ ناقابل برداشت تھی۔ حضور فرماتے ہیں کہ اچانک وہاں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور ایک شخص کے زور سے تھپڑ رسید کیا اور فرمایا کہ تم یہاں نہ آیا کرو اور ابھی یہاں سے نکل جاؤ، زاں بعد میں نے اپنی تکلیف کا ذکر کیا تو فرمایا کہ جلدی ٹھیک ہو جائے گی۔ چنانچہ آپ بمع اپنے مریدین کے جہاں آپ کی اقامت تھی، چلے گئے، وہاں مختلف آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن میں ایک دندان ساز بھی تھا، جب اس کو آپ کی شدید داڑھ درد کا حال معلوم ہوا تو اس نے داڑھ نکالنے کا سامان وہیں منگوا لیا اور آپ کی داڑھ نکال دی، آپ فرمانے لگے، مجھے ذرہ برابر بھی درد نہیں ہوئی، یہ حضور داتا صاحب قدس سرہ کی کرامت کا ہی نتیجہ ہے۔ (پیر سیال لاہور میں: ۳۷ محمد دین کلیم قادری)

﴿سیرت بعد وصال حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ: ۱۷۹﴾

Marfat.com
Marfat.com

-••••••-•-••••••-

شاہدرہ لاہور سے محمد جعفر قادری رقمطراز ہیں۔ میرے بردار اصغر محمد نواز کی دائیں آنکھ تین سال سے بند تھی، چھ ماہ قبل بائیں آنکھ سے بھی نظر آنا بند ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا۔ ٹاؤن شپ لاہور کے رحمت اللہ رفاہی ٹرسٹ میں پانچ ڈاکٹروں سے معائنہ کرایا گیا تو انہوں نے تحریری سرٹیفکیٹ دیدیا کہ آنکھوں کے پیچھے نور نہیں ہے۔ لہٰذا نہ آپریشن ہو سکتا ہے نہ کوئی اور علاج۔ جب ہم مایوس ہو کر واپس آرہے تھے تو میرے مشورے پر بھائی نواز صاحب اور میں نے داتا دربار حاضری دی اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے صدقہ سے آنکھیں ٹھیک فرمادے اور دیگ دینے کی منت بھی مانی۔ حاضری کے بعد چشمہ کا پانی پیا اور آنکھوں سے لگایا۔ جب ہم دونوں واپس آنے کیلئے ویگن میں بیٹھنے لگے تو بھائی نواز نے کہا کہ بھائی جان مجھے دونوں آنکھوں سے نظر آنا شروع ہو گیا ہے اور بحمدہٖ تعالیٰ آج تک ان کی دونوں آنکھوں کی بینائی بالکل درست ہے۔

﴿ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ مئی ۲۰۰۰ء::۲۱﴾

-••••••-•-••••••-

راقم الحروف کے سابقہ گاؤں بھوماں باٹھ (ضلع گوجرانوالہ) ہمارے قریب ہی ہماری ہمسائیگی میں چاچا جی محمد شریف اور اُن کے بھائی بشیر احمد عرف ٹھیکیدار رہائش پذیر تھے، ہمارے اُن کے ساتھ گھریلو تعلقات بھی تھے۔ کسی وجہ سے اُنہیں بھی وہ گاؤں چھوڑنا پڑا تو چاچا محمد شریف اپنی فیملی سمیت لدھے والا وڑائچ آگئے اور بشیر احمد عرف ٹھیکیدار اپنے ننھال نواں کوٹ چلے گئے، درج ذیل واقعہ اُنہیں اپنے ننھال میں ہی پیش آیا۔ اس وقت بشیر احمد عرف ٹھیکیدار بٹھے والی آبادی، محلہ اسلام آباد، علی پور چٹھہ میں رہائش پذیر ہیں۔ بشیر احمد عرف ٹھیکیدار کو بھی اللہ تعالیٰ نے داتا

Marfat.com
Marfat.com

حضور رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے آنکھوں کی بینائی عطا فرمائی۔ یہ واقعہ اُنہوں نے راقم کو خود سُنایا، اب اُنہی کی زبانی سنیئے:

فرماتے ہیں کہ میں اپنے ننھال نواں کوٹ نزد علی پور چٹھہ رہتا تھا، بیماری کی وجہ سے میری آنکھوں میں درد کی ایک زبردست لہر اُٹھی جس کی وجہ سے میری بینائی چلی گئی۔ اس پریشانی کی وجہ سے اکثر روتا رہتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اچھی آواز دے رکھی تھی، وہیں ایک مسجد زیرِ تعمیر تھی وہاں ڈیوٹی دینی شروع کی۔ سپیکر کے آگے بیٹھ جاتا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں پڑھتا اور مسجد کی تعمیر کے لئے اعلان کرتا۔ لوگ بڑے شوق سے نعتیں سُنتے اور مسجد کے ساتھ تعاون کرتے، حتیٰ کہ وہ مسجد مکمل ہو گئی۔ اس کے بعد دوسری مسجد میں چلا گیا، وہاں پر بھی یہی ڈیوٹی دینے لگا، ساتھ ساتھ اپنی بینائی کے لئے بارگاہِ خداوندی میں التجا بھی کرتا رہتا، بالآخر تقریباً 1976ء کی بات ہے کہ مجھے تہجد کے وقت خواب میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جانے کا اشارہ ملا کہ تمہارے لئے فیض وہاں ہے۔ اُس کے بعد میں دوبارہ سو گیا، خواب میں پھر وہی اشارہ ملا کہ تمہارے لئے فیض داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں ہے۔ جب صبح ہوئی، میں مسجد سے باہر نکلا، وہاں چند لڑکے کھڑے آپس میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جانے کی باتیں کر رہے تھے۔ میرے پوچھنے پر اُنہوں نے بتایا کہ ہم داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ حاضری دینے جا رہے ہیں اور ہم نے سواری کے لئے سپیشل ٹیوٹا بک کروایا ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے بھی ساتھ لے چلو، اُنہوں نے مجھے بھی اپنے ساتھ سوار کر لیا، اس طرح میں داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں تک پہنچ گیا۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ میرا ہاتھ داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کے ساتھ لگا دو، بس اتنا کر دو! اور تم چلے جانا، میں یہیں رہوں گا۔ پھر میں دن رات اپنا وقت دربار شریف پر ہی گزارنے لگا۔ لنگر شریف پر گزارا ہوتا رہا، اسی طرح تقریباً 15 دن گزر گئے، طبیعت سخت بے چین ہونے لگی۔

Marfat.com
Marfat.com

جمعۃ المبارک کا دن تھا، میں نے ایک کاغذ پر کسی سے اپنی روئیداد یعنی آنکھوں کی تکلیف کے متعلق لکھوا کر خطیب صاحب کی خدمت میں دُعا کے لئے بھیج دیا۔ اُنہوں نے میرے حق میں خصوصی دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے، ساتھ حاضرین کو بھی کہا کہ اس نوجوان کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا کرو، اللہ رب العزت اسے داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے صدقے آنکھوں کی بینائی عطا فرمائے۔ پھر تمام زائرین نے میرے حق میں دُعا کی، کچھ ہی دیر گزری ہو گی کہ میری آنکھوں میں شدید درد ہونے لگی، میں مزار شریف کے قریب چشمہ کے پانی سے آنکھوں کو دھونے لگا، تھوڑی دیر کے بعد مجھے روشنی دکھائی دینے لگی اور دربارِ عالیہ کو میں اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنے لگا۔ یوں اللہ تعالیٰ نے اِس دَر سے مجھے فیض عطا فرماتے ہوئے میری بینائی بحال فرمادی۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی، اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں سلامِ عقیدت پیش کیا۔ اس طرح باذنِ اللہ درِ داتا سے آنکھوں کی بینائی (روشنی) لے کر واپس لوٹا۔ اس کے بعد اللہ رب العزت نے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی برکت سے شادی بھی کرادی۔

-•••••-•-•••••-

علماء دیوبند بھی روحانی وجسمانی علاج کے سلسلہ میں حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں۔ حکیم فیض رسول صدیقی رقمطراز ہیں۔ حکیم محمد صادق اور دو افراد جن کے نام کی مجھے واقفیت نہیں۔ ان ہی تین افراد کو جناب یعنی حضرت اعلیٰ (مولوی اللہ یار خاں چکڑالوی) نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داتا صاحب لاہور سے دریافت کرو کہ کیا میری یہ مرض علاج پذیر ہے، تو میں کس سے علاج کرواؤں اور میرے لئے کون سا معالج بہتر رہے گا، ان تینوں افراد نے چند منٹ مراقبہ کیا تو کہا کہ داتا صاحب فرماتے ہیں کہ دو حکیم لاہور میں موجود ہیں۔ ایک اہلحدیث ہیں اور ایک

Marfat.com
Marfat.com

اہل سنت، دونوں فن طب میں ماہر ہیں، آپ ان میں سے کسی سے بھی علاج کروائیں ،اس کے بعد حضرت نے ارشاد فرمایا کہ داتا صاحب بہت مختصر پسند ہیں۔ لہٰذا آپ حضرات حضرت غوث بہاء الحق ملتانی سے دریافت کریں کہ میرے لئے کون سا معالج بہتر رہے گا۔ وہاں جا کر علاج کرواؤں حضرت غوث رحمۃ اللہ علیہ نے بھی یہی جواب داتا صاحب والا دیا۔

﴿ماہنامہ المرشد لاہور۔ فروری ۱۹۹۰ء::۵۹، بحوالہ سیرت بعد از وصال:۱۴۲﴾

-•••••-•-•••••-

گوجرانوالہ کے ایک نواحی قصبہ موضع جنڈیالہ باغوالہ کے محلّہ سکول والا میں محمد سرور نامی درزی کی رہائش کے قریب اُن کی حویلی کے احاطہ میں ایک ولی اللہ کی قبر تھی۔ محمد سرور کے آباؤ اجداد اس ولی اللہ کے معتقد و قدر کرنے والے تھے مگر محمد سرور مذکور نجدی طبقہ کی صحبت میں رہ کر منکر ہو گیا۔ اُس نے نہ صرف قبر کو مسمار کر کے نام ونشان مٹا دیا بلکہ وہاں جانور باندھنا شروع کر دیئے اور قبر والے کو چیلنج کیا کہ ”میں تجھے نہیں مانتا، تو اگر ولی ہے تو میری ٹانگ توڑ دے“۔ محمد سرور مذکور بیان کرتے ہیں کہ ”چند یوم بعد میری بیٹی کو گردن پر ناسور بن گیا۔ جو ہر طرح کے علاج معالجہ کے باوجود درست نہ ہوا، بلکہ مزید یہ کہ اُس کی دائیں ٹانگ ایک طرف کو مُڑ گئی اور عام حالت سے تقریباً چار انچ چھوٹی ہو گئی۔ میں نے گھر کی ساری پونجی اُس کے علاج پر صرف کر دی مگر اُسے معمولی سا افاقہ بھی نہ ہوا۔ اس دوران قبر والے بزرگ کی طرف سے خواب میں توبہ کرنے کے اشارے بھی ملے مگر میرا دل اتنا سخت تھا کہ میں نے بالکل پرواہ نہ کی اور اپنی ہٹ دھرمی پر قائم رہا“۔ ایک دن ایک اللہ کا بندہ تیمارداری کے لئے آیا تو اُس نے مجھے مشورہ دیا کہ بچی کو حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار لاہور لے جاؤ ٹھیک ہو جائے گی۔ میں نے بادل نخواستہ ارادہ کر لیا اور اُسے کہا کہ ٹھیک

Marfat.com
Marfat.com

ہے لے جاؤں گا۔اس ارادہ ہی سے اُس بچی کی تکلیف میں کمی آ گئی۔مگر جب جمعرات آئی میں نے پھر ارادہ ترک کر دیا اور اگلے دن اُس کی تکلیف میں پھر اضافہ ہو گیا جو بہت زیادہ تھا۔اب مجھے اپنی گستاخیوں کا احساس ہونے لگا۔میں نے قبر والے بزرگوں سے معافی چاہی تو بچی کی تکلیف پھر کم ہو گئی۔میں نے پختہ ارادہ کیا اور بچی کو داتا دربار لے گیا۔یہ میری زندگی کا پہلا موقعہ تھا کہ میں کسی قبر والے کی مبارک قبر پر کھڑا تھا۔میری حالت وہاں ایسی ہو گئی کہ میں رو رو کر اپنی گستاخیوں کی معافی طلب کر رہا تھا۔مجھے اللہ کے ولی سے مانگنے کا طریقہ نہیں آ رہا تھا مگر میرے بہتے ہوئے آنسوؤں نے مجھے معافی دلا دی۔بچی بھی تندرست ہو گئی۔میں نے گھر آ کر سب سے پہلے ولی اللہ کی قبر بحال کی۔اس کے احاطہ میں محفل میلاد و محفل گیارہویں شریف منعقد کی۔پھر اس ساری حویلی کو مسجد کے لئے وقف کر کے اذان و جماعت کا سلسلہ شروع کر دیا اور اعلان کیا کہ غیر مقلدوں، نجدیوں، وہابیوں کے عقائد باطلہ سے توبہ کر کے میں نے مسلک حق اہلسنت و جماعت حنفی بریلوی قبول کر لیا ہے۔مسجد کا نام ''مسجد علی ہجویری'' رکھا گیا ہے۔اور اب یہاں صلوٰۃ و سلام اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نغمے گونجتے ہیں۔﴿ماہنامہ رضائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، دسمبر ۲۰۰۰ء﴾

-•••••-•-•••••-

راقم الحروف کے ایک قریبی مخلص دوست محمد علیم خان نقشبندی ساکن مغل چک (مرید خاص حضرت علامہ قبلہ صوفی پیر محمد سراج دین صاحب نقشبندی، خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ نیریاں شریف) کا معمول تھا کہ ہر جمعرات مزار حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر حاضری اور درسِ کشف المحجوب ﴿جو کہ حضرت مولانا علامہ پیر سید محمد ملیک الرحمان شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ روڑاں والا شریف، بیدیاں روڈ، لاہور ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب تا عشاء داتا صاحب کی مسجد کے حال

Marfat.com
Marfat.com

میں دیا کرتے تھے۔ تقریباً چالیس سال اُنہوں نے درس دیا﴾ سننے کے لئے بڑے ذوق وشوق سے گوجرانوالہ سے جایا کرتے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ دورانِ سفر پیٹ میں درد شروع ہوگیا۔ درد اتنی شدید ہورہی تھی کہ برداشت سے باہر تھی۔ دل میں فیصلہ کیا کہ سواری سے اُترتے ہی میو ہسپتال ایمرجنسی داخل ہو جاؤں گا۔ لیکن شدید درد کے باوجود بھی میری توجہ اس درس کی طرف تھی کہ خدا کرے یہ درد ٹھیک ہو جائے اور میں بر وقت درس میں شامل ہو جاؤں۔ اب میری توجہ دونوں طرف تھی، ایک طرف درسِ کشف المحجوب اور دوسری طرف جسمانی تکلیف۔ معاً میرے دل میں خیال آیا کہ حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کروں۔ اس دوران گاڑی راوی کا پُل کراس کر رہی تھی۔ تو میں نے دل ہی دل میں داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں عرض کی: بندہ ناچیز آپ کی تصنیف لطیف کشف المحجوب شریف کا درس سننے آیا ہے۔ چاہیں تو اپنے پاس بلا لیجیے یا ہسپتال بھیج دیں۔ بس اتنا عرض کرنے کی دیر تھی کہ اسی وقت درد ختم ہوگئی اور میں باخیر وعافیت درسِ کشف المحجوب میں شامل ہوگیا۔

﴿درج بالا واقعہ اُنہوں نے راقم الحروف کو خود سنایا﴾

-••••••-•-••••••-

حاجی عبدالغفور صاحب شاد باغ لاہور والے بیان کرتے ہیں۔ "مئی ۱۹۷۲ء کا واقعہ ہے۔ فقیر لوہاری گیٹ رہتا تھا۔ ہماچھت کے درمیان جنگلا (مکھ) تھا۔ میں چھت پر تھا۔ مکھ پر چادر تھی میرے ہاتھ میں پیتل کا لوٹا تھا۔ میں یہاں سے نیچے گرا اور دائیں پسلیوں پر شدید چوٹیں آئیں۔ جب سانس لیتا' شدید ترین درد ہوتا، بہت علاج کئے افاقہ نہیں ہوا۔ ڈاکٹر غلام قادر (م ۱۹۹۰ء) ہومیو پیتھک (شاہدرہ) آئے۔

ڈاکٹر صاحب ملک کے معروف طبیب جناب حکیم عبدالباسط چشتی لاہور کے

Marfat.com
Marfat.com

سسر تھے۔ یہ بہت نیک، روحانی شخصیت تھے۔ ڈاکٹر صاحب سے میری ملاقات ۱۹۵۵ء میں ہوئی۔ ہم روزانہ ملتے۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے کسی بہت بڑے ڈاکٹر سے علاج کراتے ہیں۔ میں نے کہا۔ "بڑے ڈاکٹر" کے پاس چلتے ہیں۔ لوہاری چوک آئے تو کہنے لگے کدھر جانا ہے؟ میں نے عرض کیا۔ بہت ہی بڑے ڈاکٹر بھاٹی گیٹ کے پاس ہیں۔ میری بات سن کر مسکرانے لگے اور اس طرف چل پڑے، دربار حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہنچ گئے۔ بعد وضو مراقبے میں بیٹھ گئے۔ فارغ ہو کر کہنے لگے کہ داتا صاحب نے ایک نسخہ عطا فرمایا ہے۔

لونگ، مکھاں، کٹھ (قسط تلخ) اور سونٹھ، تمام اشیاء ایک ایک تولہ ہاون دستہ میں تھوڑا سا کوٹ لیں اور ایک پاؤ میٹھے تیل میں خوب پکائیں اور مالش کریں۔

واپسی پر یہ اشیاء لیکر گھر آیا۔ حسب ہدایت تیل تیار کیا۔ ۱۵، ۲۰ دن مالش کی اور بالکل ٹھیک ہو گیا، بحمد اللہ ۳۲ سال ہو گئے کبھی درد نہ ہوا۔

اپریل ۱۹۹۷ء رہائش تبدیل کر کے شاد باغ آ گیا۔ اس وقت تک میں حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کو نہ جانتا تھا حالانکہ رہائش قریب ہی تھی۔

☆ جون ۹۷ء میں حکیم صاحب سے ملاقات ہوئی اور پھر ہر روز بعد عصر حاضرِ خدمت ہوتا، اگر نہ جاتا تو بلا لیتے۔ ۹۸ء میں اس نسخے اور واقعہ کا حکیم صاحب سے عرض کیا۔ آپ نے اس نسخے کو تیار کر کے مریضوں میں مفت تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت حکیم صاحب کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ اب میاں ریاض ہمایوں صاحب اور میاں زبیر احمد صاحب اس تیل کو مفت تقسیم کرتے ہیں۔ سنا ہے اس کا نام "روغن گنج بخش" رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

۱۹۸۲ء کا واقعہ ہے، میرا شیر خوار نواسہ حمزہ سخت کھانسی میں مبتلا ہوا، روتے

Marfat.com
Marfat.com

روتے سانس اکھڑ جاتا۔ گھر والے روتے پیٹتے، مگر کچھ لمحے کے بعد دوبارہ سانس جاری ہو جاتا۔ گو جسمانی بیماری تھی، علاج کیا، افاقہ نہ ہوا۔ ایک روز ڈاکٹر غلام قادر صاحب سے کہا، داتا صاحب چلتے ہیں۔ وہاں بعد مراقبہ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا: داتا صاحب فرماتے ہیں۔ حمزہ کا بھی کوئی کام ہے جو مجھے کہا ہے۔ اس کے بعد حمزہ کو یہ تکلیف نہیں ہوئی۔

فروری ۱۹۹۰ء ان کے وصال تک تقریباً روزانہ ملاقات رہتی۔ اکثر اکٹھے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جاتے اور بارگاہ داتا سے کچھ نہ کچھ عطا ہوتا رہتا۔ ایک روز ڈاکٹر کہنے لگے۔ واہ داتا آپ واقعی خزانے بخشتے ہیں، اور وہ خزانہ میں قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سبحان الله وبحمده۔ اس کے بعد اپنی حاجت کے مطابق اللہ کا صفاتی نام لگائیں۔ مثلاً...... سبحان الله وبحمده الرزاق۔ (رزق کیلئے)

سبحان الله وبحمده الغفار (بخشش کیلئے)

ایک تسبیح کرلی جائے یا جتنا بھی ہو سکے پڑھ لیا جائے.....''

(عبدالغفور ۱۵/۱ اے سراج دین پارک نمبر ۲ شاد باغ لاہور/ ۱۱ فروری ۲۰۰۴ء)

(سیرت بعد از وصال حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ :۱۴۴)

+ + + + + + + +

ہیں خاکِ ہند میں کچھ نقشِ پا ان رہ نوردوں کے
ادب سے چومتے جن کو ہیں دشت و کوہسار اب تک
کوئی تھا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ ان میں کوئی گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ان میں
خزانے معرفت کے ہیں نہاں زیرِ مزار اب تک

Marfat.com
Marfat.com

فیضِ راہنمائی

محترم منیر احمد سیال صاحب رقمطراز ہیں کہ (حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ) کی زندگی تبلیغ دین کیلئے وقف رہی اور آج بھی آپ دین کی تبلیغ کے لئے کوشش کرنے والوں کی مکمل سرپرستی فرماتے ہیں۔ حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ دین کی کوشش کرنے والوں کی کس طرح سرپرستی فرماتے ہیں۔ اس ضمن میں اس عاجز نے ذاتی طور پر آپ کی سیرت کا حسن دیکھا' مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب اس عاجز نے کتاب ''ہلال عید'' کا دوسرا ایڈیشن چھپوانے کی سعادت حاصل کی تو ذہن میں خیال گردش کرنے لگا کہ پیرومرشد کی شان میں اب تک جو لکھ دیا ہے وہ شاید کافی ہے۔ اور اب مزید لکھنے کی ضرورت شاید نہیں۔ شیطان کسی وقت بھی کسی انسان کے ذہن میں کوئی وسوسہ ڈال سکتا ہے۔ اسی دوران حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ جوں ہی اس عاجز نے جوتیاں جمع کروا کر دربار شریف کے صحن میں قدم رکھا' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا ''لکھتے رہنا' عالم تو ستون ہوتا ہے، میری لکھائی آپ کے سامنے ہے اور جو انسان اپنے آپ کو ایک لمحے کیلئے بھی عالم تصور کرے اس سے بڑا جاہل کوئی نہیں۔ آپ کے فرمانے کا مقصد صرف اور صرف یہ تھا کہ اولیاء اللہ کی شان میں لکھ کر اپنی آخرت کا سامان کر سکے اور کسی کو لکھائی اپیل کرے اور اس کے دل میں اولیاء اللہ سے محبت فروزاں ہو جائے تو اس کی آخرت کا سامان بن جائے۔ اسی لئے تو آپ کو فیض عالم کہتے ہیں۔ انشاء اللہ یہ چشمہء فیض تا

Marfat.com
Marfat.com

قیامت جاری رہے گا۔ (نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سید علی ہجویری ۱۸)

-......-.-......-

محترم منیر احمد سیال اپنی کتاب (نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ) کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرے لئے یہ بات قابلِ فخر ہے کہ اس کتاب کے نام کے سلسلہ میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راہنمائی فرمائی۔ کتاب کا نام تو میرے ذہن میں آیا لیکن میں ایک الجھن میں گرفتار ہو گیا۔ سوچنے لگا کہ اس کتاب کا نام نور محمدی، سید علی ہجویری ہونا چاہئے' کیا یہ نام کتاب کیلئے مناسب رہے گا۔ نور محمدی کی نسبت تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ تین چار دن اسی الجھن میں گزر گئے' دربار شریف کی مسجد میں نماز پڑھ کر سلام کیلئے مزار شریف کی طرف آرہا تھا تو مزار شریف کے بالکل پاس ہی بیٹھے ہوئے سبز پوش بزرگ ایک آدمی سے باتیں کر رہے تھے۔ جوں ہی پاس سے گزرا۔ انہوں نے اس آدمی کو مخاطب کر کے بلند آواز سے تین بار فرمایا ''نور نبی، سید علی ہجویری' نور نبی، سید علی ہجویری' نور نبی، سید علی ہجویری'' تھوڑی دیر بعد میں نے ان الفاظ پر غور کیا تو میری سمجھ میں آیا کہ داتا صاحب نے میری الجھن حل فرمادی ہے اور کتاب کا نام تجویز فرمادیا ہے۔ اللہ کریم اور حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے اس احسان پر ان کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ یہ حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی شان ہے کہ سوال کے جواب میں مسئلے کے حل میں دیر نہیں لگاتے۔ (نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ :۱۱)

-......-.-......-

بندہ مسکین (پروفیسر انیس احمد شیخ، لاہور) کو بخوبی یاد ہے کہ بچپن سے اپنے والدِ بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے قبلہء عالم خواجہ حافظ محمد عبدالکریم صاحب رحمۃ اللہ علیہ (عیدگاہ شریف) کے حالات وغیرہ سُن کر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ، حضرت خواجہ غریب نواز معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ، امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت غوث

Marfat.com
Marfat.com

الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت ہوگئی۔ جب ۱۹۵۹ء میں عاجز کا تبادلہ لاہور ہوگیا تو عاجز نے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربارِ عالیہ میں حاضری دینی شروع کی لیکن طبیعت میں سخت اِنقباض محسوس ہوتا، گویا فیضان کا راستہ مَسدُود ہوگیا ہے۔ قدرتِ کاملہ نے عاجز کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ اپنے مُرشدِ کامل کی اجازت کے بغیر یہ قفل نہیں ٹوٹے گا۔ چنانچہ عاجز نے فوراً بذریعہ خط قبلہء عالم حضرت ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اِجازت طلب کی۔ خط کے جواب میں آپ نے اِجازت کے بارے میں تحریر فرمایا: ''داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ جا سکتے ہیں، فاتحہ کے لئے''۔ عاجز نے وہ خط لے جا کر دربار شریف میں پیش کر دیا کہ سرکار پہلے تو میں اپنی طرف سے حاضر ہوتا تھا، اَب میں اپنے مُرشدِ کامل کی اِجازت سے حاضر ہوا ہوں، لیجئے یہ اِجازت کا پروانہ پیش خدمت ہے۔ خُدا گواہ ہے کہ اپنے پیرِ کامل کے صدقے دربار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے فیوض و برکات کا سیلاب بہہ نکلا۔ صرف ایک ماہ کے اندر داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مُبارک تھا، عاجز کو بغیر کسی ذاتی کوشش یا خواہش کے عُرس مبارک کے موقع پر گدی پر مامُور کیا گیا جو اُن دِنوں حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حُجرہ چلّہ شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے مُلحقہ کمرے میں تھی اور جہاں سے تبرک اور لنگر تقسیم ہوتا تھا۔ عاجز کم و بیش سات سال سالانہ عُرس مُبارک کے موقع پر اِس ڈیوٹی پر فائز رہا۔ ﴿انوار الکریم:۲۲﴾

سخت ہے میری مصیبت سخت، گھبرایا ہوا ہوں میں
بن کے فریادی تیری سرکار میں آیا ہوں میں

برصغیر پاک و ہند کی ساری فضا کفر و ضلالت اور فسق و فجور کی تاریکیوں میں گم تھی، آپ کی آمد سے یہ خطہء ارضی اسلام کی روشنی سے بقعہءِ نور بن گیا۔ یہاں ہزاروں

Marfat.com
Marfat.com

عقیدت مند شبانہ روز استبراک واکتسابِ فیض کیلئے حاضری دینے آتے ہیں اور امید کے سہارے سکون وطمانیت کی گراں مایہ متاع سے مالا مال ہو کر جاتے ہیں۔ یہ امر ناقابلِ انکار ہے کہ یہاں کے ذرے ذرے سے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی سربلندی کی صدائیں بلند ہوتی ہیں۔ بڑے بڑے سرکش اس در پہ سرنگوں ہو جاتے ہیں اور اُن کی تنی ہوئی گردنوں میں بھی خم آجاتا ہے۔ شاہ ہو... گدا ہو... ہر شخص کو اس کی بساطِ نظر کے مطابق جلال یا جمال نظر آتا ہے۔ کوئی جلال کی ہیبت سے لرزہ براندام ہوتا ہے تو کوئی فرطِ محبت سے اشکبار۔ دین کے طالب اور دُنیا کے چاہنے والے اِس آستانہ عالیہ سے بامراد جاتے ہیں۔ یہ سب کچھ حضرت داتا پاک کے آستانے کی مقدس روشنی کا معجزہ ہے جو یہاں سے پھیلتی ہے۔ اِس روشنی میں اسلام کی وہ شعاعیں ہوتی ہیں جو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے جلال وجمال کو نگاہوں کے سامنے لے آتی ہیں۔ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے جاہ وجلال کا ہی یہ کرشمہ ہے کہ خیبر سے لے کر چاٹگام اور جکارتہ سے لے کر مراکش تک دور دور سے لوگ یہاں چل کر آتے ہیں۔

﴿مرکزِ تجلیات:۱۹﴾

-••••••-•-•••••-

میرے داتا نے جنہاں نوں سدّ یا اے آئے ہوئے نے داتا حبیب دے کول
اپنے دِلاں دے حال سُنا رہے نے بیٹھے ہوئے بیمار طبیب دے کول
میں دَاتا دی حاضری بھر آیاں اَے پر شئے کوئی نئیں بد نصیب دے کول
صرف ہین ندامت دے چند اتھرُو پونجی عُمر دی حافظ غریب دے کول

-••••••-•-••••••-

Marfat.com
Marfat.com

حکایت نوجوان کی جو مَرو سے حضرت سید مخدوم علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور آیا اور جور و ستم اعدا کے خلاف فریاد کی

○

سید ہجویر رحمۃ اللہ علیہ مخدوم اُمم مرقدِ او پیرِ سنجر را حرم	+	سیدِ ہجویر رحمۃ اللہ علیہ، وقفِ صدق، مخدوم اُمم جن کا مرقد پیرِ سنجر کو تھا گویا اک حرم
سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جو قوموں کے مخدوم ہیں، جنکا مرقد خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے حرم کی مانند ہے (اُنہوں نے یہاں چلّہ کشی کی تھی)۔		
بند ہائے کوہسار آساں گسیخت در زمینِ ہند تخمِ سجدہ ریخت	+	کوہسارِ کفر کو یکسر پراگندہ کیا اور زمینِ ہند میں توحید کی رکھی بنا
جو پہاڑوں کی رکاوٹیں آسانی سے توڑ کر ہند میں پہنچے اور یہاں کی سرزمین میں سجدے کا بیج بویا۔		
عہدِ فاروق از جمالش تازہ شد حق ز حرفِ او بلند آوازہ شد	+	عہدِ فاروقی تھا جن کے حُسنِ سیرت سے عیاں اور وعظ و رُشد سے تھا حق بلند و ضوفشاں
ان کی رُوحانیت سے یہاں (اسلام پھیلا) اور فاروقِ اعظم کا عہد تازہ ہو گیا۔ ان کی تبلیغ سے دینِ حق کا بول بالا ہوا۔		
پاسبانِ عزتِ اُمُّ الکتاب از نگاہش خانہ باطل خراب	+	تھے ازل سے پاسبانِ عزتِ ام الکتاب کر دیا برقِ نظر سے خانہء باطل خراب
آپ قرآنِ پاک کی عزت کے نگہبان تھے، آپ کی نگاہ سے ہند کے اندر باطل کی بربادی ہوئی۔		

Marfat.com
Marfat.com

خاکِ پنجاب از دمِ او زندہ گشت	خاکِ پنجاب آپ کے سوزِنفس سے زندہ ہے
صبحِ ما از مہرِاو تابندہ گشت	اور ہماری صبح اُن کے مہر سے تابندہ ہے

پنجاب کی سرزمین ان کے دم قدم سے زندہ ہوگئی،
ان کے آفتاب نے ہماری صبح روشن کردی

عاشق وہم قاصدِ طیّارِ عشق	ہوکے عاشق خود ہی تھے وہ قاصد طیارِ عشق
از جبینش آشکار اسرارِ عشق	اور جبینِ پاک سے تھے آشکار اسرارِ عشق

وہ خود عشق میں سرشار تھے اور عشق کے تیز رفتار پیامبر بھی تھے،
اُن کی روشن پیشانی سے عشق کے بھید آشکار ہوئے۔

داستانے از کمالش سرکنم	اُن کے فہم ورُشد کا اک قصہ کرتا ہوں بیاں
گلشنے در غنچۂ مُضمر کنم	اور گلشن کو میں اک غنچے میں کرتا ہوں بیاں

میں آپ کے کمال کی ایک داستان بیان کرتا ہوں،
میری یہ کوشش غنچہ کے اندر پورا باغ سمیٹنے کے مترادف ہے۔

نوجوانے قامتش بالا چو سرو	اک جواں نے اُن کی عظمت کا شہرہ جب سُنا
واردِ لاہور شد از شہرِمرو	مَرو سے لائی کشش ،لاہور میں وارد ہوا

شہرمرو (ترکستان/خراسان) سے ایک نوجوان جو سرو کی مانند بلند قامت تھا،
لاہور آیا۔

رفت پیشِ سیّدِ والا جناب	ہوگیا حاضر وہ پیشِ سید والا جناب
تا رباید ظلمتش را آفتاب	تا کہ اُس کی ظلمتوں کو محو کردے آفتاب

وہ، بلند مرتبت سید ہجویری کی خدمت میں حاضر ہوا،
تا کہ اس کا آفتاب اس کے (دل میں) تاریکی کو دور کردے۔

Marfat.com
Marfat.com

گفت محصورِ صفِ اعدا ستم ✦ درمیانِ سنگہا مینا ستم	باادب بولا کہ محصورِ صفِ اعدا ہوں میں ✦ درمیانِ سنگ ہائے دشمناں مینا ہوں میں
وہ کہنے لگا میں دُشمنوں کی صفوں میں گھرا ہوا ہوں، میری مثال وہی ہے جو پتھروں کی درمیان مینا کی ہو۔	
بامن آموز اے شہ گردوں مکاں ✦ زندگی کردن میانِ دشمناں	مجھ کو سمجھا دیجئے آپ اے شہ گردوں مکاں! ✦ زندگی کیونکر گزاروں درمیانِ دشمناں
اے بلندی میں آسمان کا رتبہ رکھنے والے سید، مجھے دُشمنوں کے درمیان زندگی بسر کرنے کا طریقہ سکھائیے۔	
پیرِ دانائے کہ در ذاتش جمال ✦ بستہ پیانِ محبت باجلال	پیرِ دانا نے کہ تھے جو سربہ سرحق کا جمال ✦ بستہ پیان محبت باخُدائے ذوالجلال
وہ پیرِ دانا، جس کی ذات میں جمال نے جلال کے ساتھ پیانِ محبت باندھ رکھا تھا۔ (یعنی جمال وجلال یکجا تھے)۔	
گفت اے نا محرم از رازِ حیات ✦ غافل از انجام و آغازِ حیات	گلفشانی کی کہ ہے تجھ سے نہاں رازِ حیات ✦ اور تو سمجھا نہیں انجام و آغازِ حیات
انہوں نے فرمایا اے رازِ حیات سے ناواقف نوجوان، تو زندگی کے انجام اور آغاز سے غافل ہے۔	
فارغ از اندیشہء اغیار شو ✦ قوتِ خوابیدۂ بیدار شو	حق سے ڈر اور فارغ اندیشہ اغیار ہو! ✦ قوتِ خوابیدہ ہے تو، ہوش کر، بیدار ہو
تو دُشمنوں کا خوف اپنے دِل سے نکال دے، تیرے اندر ایک قوتِ خوابیدہ موجود ہے۔	

Marfat.com
Marfat.com

سنگ چوں بر خود گمانِ شیشہ کرد	+	سنگ نے اپنے پہ شیشے کا گماں جس دم کیا
شیشہ گردید و شکستن پیشہ کرد	+	بن گیا شیشہ، شکستہ اور پراگندہ ہوا

جب پتھر اپنے آپ کو شیشہ سمجھنے لگتا ہے،
تو وہ شیشہ ہی بن جاتا ہے اور شیشے کی طرح ٹوٹنے لگتا ہے۔

ناتواں خود را اگر رہرو شمرد	+	راہرو نے جس گھڑی اپنے کو سمجھا ناتواں
نقدِ جانِ خویش با رہزن سپُرد	+	راہزن لے کر ہوئے مفرور اُس کی نقدِ جاں

جب مسافر اپنے آپ کو کمزور سمجھتا ہے،
تو وہ اپنی جان کی نقدی بھی راہزن کے سپُرد کر دیتا ہے۔

تا کُجا خود را شماری ماء و طین	+	کب تلک سمجھے گا اپنے آپ کو تو ماء و طین
از گلِ خود شعلۂ طور آفریں	+	طور کا شعلہ ہے تو، ہو تجھ میں گر نورِ یقین!

تو اپنے آپ کو کب تک پانی اور مٹی (کا پتلا) سمجھتا رہے گا،
تجھے چاہیئے کہ اپنے اندر سے شعلۂ طور پیدا کرے۔

با عزیزاں سرگراں بودن چرا	+	بے خبر! تو دوستوں سے ہو رہا ہے سرگراں
شکوہ سنجِ دشمناں بودن چرا	+	پستی ہمت سے ہے تو شکوہ سنجِ دُشمناں

(دُشمن تیرے عزیز ہیں) اپنے عزیزوں سے ناراضگی کیوں،
دشمنوں کی شکایت کرنے کا کیا فائدہ ہے۔

راست می گویم عدو ہم یارِ تست	+	تیرا دشمن بھی تو تیرا خیر خواہ و یار ہے
ہستیِ او رونقِ بازارِ تست	+	اُس کی ہستی تیرے حق میں رونقِ بازار ہے

میں سچ کہتا ہوں دشمن بھی تیرا دوست ہے،
اسی کی وجہ سے (تیری زندگی) کے بازار میں رونق ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

ہر کہ دانائے مقاماتِ خودی است	+	جو بھی ہے دُنیا میں دانائے مقاماتِ خودی
فضلِ حق داند اگر دشمن قوی است	+	فضلِ حق گردانتا ہے، ہو اگر دُشمن قوی

جو کوئی خودی کے درجات سے واقف ہے،
اگر اس کا دُشمن قوی ہے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتا ہے۔

کشتِ انساں را عدو باشد سحاب	+	کشتِ انسانی کے حق میں ہے عدو گیا سحاب
ممکناتش را برانگیز و زخواب	+	ممکناتِ معنوی میں اُس کے ہاتھوں بے حجاب
		تیری فطرت کو جگاتا ہے وہ لُطفِ خواب سے
		سازِ یہ بیدار ہوتا ہے اُسی مضراب سے
		رزم گاہِ دہر میں ہو گر نہ باطل کا حریف
		حق کی ساری قوتیں رہتی ہیں مُردہ اور ضعیف

دُشمن انسان کی کھیتی کے لیے بارش کی مثل ہے،
کیونکہ وہ اُس کے اندر کے خفیہ امکانات کو نیند سے بیدار کرتا ہے۔

سنگِ رہ آب است اگر ہمت قوی است	+	سنگِ رہ بھی آب ہے جب ہو تیری ہمت قوی
سیل را پست و بلندِ جادہ چیست	+	سیل کو پروا نہیں پست و بلندِ جادہ کی

اگر انسان باہمت ہو تو راستے کی رکاوٹ پانی کی مانند بہ جاتی ہے،
جیسے سیلاب کے سامنے پستی اور بلندی کی کوئی حیثیت نہیں۔

سنگِ رہ گردو فسانِ تیغ عزم	+	سنگِ رہ ہے درحقیقت اک فسانِ تیغِ عزم
قطعِ منزل امتحانِ تیغِ عزم	+	قطعِ منزل ہے جہاں میں امتحانِ تیغِ عزم

عزم کی تلوار کے لیے سنگِ راہ سان کا کام دیتا ہے،
منزل تک پہنچنا تیغِ عزم کا امتحان ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

مثلِ حیواں کھانے اور سونے سے آخر فائدہ؟	+	+	مثلِ حیوان خوردن آسودن چہ سُود
زندگی کیا جب نہ ہو جینے کا محکم قاعدہ؟	+	+	گر بخود محکم نہ بُودن چہ سُود
حیوان کی مانند کھانا اور آرام کرنا کیا معنی، اگر تو اپنے اندر پختہ نہیں تو زندگی کا کیا فائدہ۔			
آج بھی زورِ خودی سے خود کو گر محکم کرے	+	+	خویش را چوں از خودی محکم کنی
قوتِ تسخیر سے تو کل جہاں برہم کرے!	+	+	تو اگر خواہی جہاں برہم کنی
جب تو خودی سے اپنے آپ کو مستحکم کرلے گا، تو پھر اگر چاہے تو جہان کو بھی برہم کر سکے گا۔			
گر فنا چاہے تو اپنی ذات سے آزاد ہو	+	+	گر فنا خواہی ز خود آزاد شو
گر بقا چاہے تو اپنی ذات میں آباد ہو	+	+	گر بقا خواہی بخود آباد شو
اگر تجھے مٹ جانا پسند ہے تو اپنی خودی سے بے تعلق ہو جا، اگر زندگی چاہتا ہے تو اپنی خودی کی تعمیر کر۔			
ہے حقیقی موت کیا؟ ہونا خودی سے بے خبر!	+	+	چیست مُردن از خودی غافل شُدن
بھول جانا خود کو رکھنا حُسنِ غیراں پر نظر موت کو تو نے مگر سمجھا فراقِ جان وتن تن کی پوجا میں ہوا زندہ نہ تجھ سے اپنا من	+	+	تو چہ پنداری فراقِ جان و تن؟
مرنا کیا ہے؟ اپنی خودی سے غافل ہو جانا، تو کیا جانے کہ جان اور بدن کا فراق کیا ہے، موت صرف فراقِ جان وتن کا نام نہیں۔			
صورتِ یوسف کر اقلیمِ خودی میں اب قیام	+	+	در خودی کُن صُورتِ یوسف مقام
اور اسیری سے شہنشاہی کی جانب کر خرام	+	+	از اسیری تا شہنشاہی خرام
حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح خودشناس ہو، تا کہ تو اسیری سے شہنشاہی تک پہنچے۔			

Marfat.com
Marfat.com

از خودی اندیش و مردِ کار شو + مردِ حق شو حاملِ اسرار شو	عارفِ رمزِ ''انا'' ہو حاملِ اسرار ہو + کر خودی پر غور، مردِ کار ہو، بیدار ہو!
خودی سے آگاہ ہو کر باہمت بن جا، مردِ حق اور حاملِ اسرار ہو جا۔	
شرح راز از داستانہا می کنم + غنچہ از زورِ نفس وا می کنم	اس طرح میں کر رہا ہوں داستان سے سرح راز + غنچہ ہے میرے نفس سے گل عذار و چشم باز
میں حکایتوں کے ذریعے زندگی کے راز کی وضاحت کرتا ہوں، اور اپنے کلام کے زور سے دوسروں کا غنچہء دل کھلاتا ہوں۔	
''خوشتر آں باشد کہ سرِّ دلبراں + گفتہ آید در حدیثِ دیگراں''	ہے وہ اندازِ بیاں خوشتر کہ سرِّ دلبراں + قصہ غیراں سے باحُسن وتجمل ہو عیاں
دلبروں کا راز دوسروں کی کہانیوں میں بیان کیا جائے، تو زیادہ دلربا ہو جاتا ہے۔	

﴿ کلیاتِ اقبال (فارسی) جلد اول (۱۲۸ تا ۱۳۳)

منظوم مترجم: عبدالرحمٰن طارق بی، اے/ مدنی کتب خانہ، بیرُون اکبری دروازہ لاہور۔

نثری مترجم میاں عبدالرشید/ شیخ غلام علی اینڈ سنز چوک انار کلی لاہور، ۱۹۹۲ء ﴾

+ + + + + + +

بختاں والیاں لکھاں دی دَر تیرے ہُندی ویکھی تقدیر میں وَل داتا
میرے ورگیاں کئیاں نکمیاں دی تیرے درتوں اِی بنی ایں گل داتا
منہ منگیاں کئیاں نوں خیر مِلدا دَامن بھر دیاں لگائیں پَل داتا
صَدقہ اَپنے نانے دی جوڑیاں دا مشکل حافظ دی کردے حَل داتا

Marfat.com
Marfat.com

گنج بخش فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما
﴿کا ورد﴾

شیخ ابوالمعالی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں وظیفہ کیا کرتا تھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نور خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

اس وظیفہ کی برکت سے ربّ کائنات نے مجھے مقامِ ولایت سے سرفراز فرما دیا۔ جن کے نام کو وظیفہ بنانے سے مقام ولایت مل سکتا ہے ان کا اپنا کیا مقام ہوگا۔

﴿بزمِ ہجویریہ کا تعارف:۳﴾

-•••••-•-•••••-

مجاہد تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء "تاحیات تاریخی مسجد وزیر خاں (لاہور) کے خطیب، حضرت مولانا امین الحسنات سید محمد خلیل احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۱۸ھ) بیان کرتے ہیں کہ:-

جب ۹ مارچ ۱۹۵۳ء کو تحریکِ ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں خود گرفتاری دی تو شاہی قلعہ میں قید کے دوران حکومتِ وقت نے ہمیں طرح طرح کی سزائیں دیں۔ اکثر بھوکا رکھا جاتا۔ قتل کی دھمکیاں دی جاتیں۔ معافی نہ مانگنے کی صورت میں سانپ پر گرایا جاتا۔ کئی بار ایسا وقت بھی آتا کہ وضو کے لیے بھی پانی نہ ہوتا۔ نماز تیمم کر کے پڑھی جاتی۔ آخر ہتھ کڑی کھول دی گئی۔ اور میرے لیے ایک اور سزا تجویز ہوئی کہ

Marfat.com
Marfat.com

میرے بازو پکڑ کر اوپر کر دیے اور ٹانگیں چوڑی کرنے کو کہا۔ تین، تین گھنٹے بعد سپاہیوں کی ڈیوٹیاں بدلتی رہتیں۔ ہاتھ ذرا نیچے کرتا سپاہی فوراً بازو پکڑ کر اوپر کر دیتا۔

یہ اذیت ناک سلسلہ ساری رات جاری رہا۔ فجر سے پہلے میرے سینے اور پیٹ میں شدید درد اُٹھا اور میں کراہنے لگا۔ لیکن ان لوگوں پر اس کا کوئی اثر نہ ہوا۔ درد سے نجات حاصل کرنے کے لیے میں نے درود شریف کا ورد شروع کر دیا۔ چند ہی لمحوں کے بعد کافی افاقہ ہو گیا۔ نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کی اجازت بھی نہ ملی۔ رات نو بجے سے صبح گیارہ بجے تک یہی عالم رہا۔ طبیعت نہایت مضمحل اور تھکاوٹ سے بدن چُور چُور ہو رہا تھا۔ میں نے سیدی سرکار غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے استغاثہ کیا اور یہ اشعار پڑھنے شروع کیے:۔

غوثِ اعظم بمن بے سرو ساماں مددے
قبلۂ دیں مددے کعبۂ ایماں مددے

اتنے میں ایک پولیس افسر آیا اور مجھے ہتھکڑی لگا کر حوالات میں لے گیا۔ یہاں ایک سپاہی کی ڈیوٹی لگا دی گئی کہ وہ مجھے سونے نہ دے۔ پانی کا گھڑا تو لا کر رکھ دیا گیا مگر کھانا نہ ملا۔ نمازِ ظہر کے بعد میں نے داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس کی طرف رخ کیا اور اس شعر کا ورد شروع کر دیا:

گنج بخشِ فیض عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را راہنما

عصر کے بعد وہ سپاہی چلا گیا اور میری آنکھ لگ گئی، خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑا کمرہ ہے، جس میں سبز رنگ کی روشنی ہے۔ اس کمرے کی سیڑھیاں ہیں، جس پر والد محترم حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (جو اس وقت سکھر جیل میں تھے) کھڑے ہیں۔ مجھے دیکھ کر انہوں نے سینے سے لگا لیا۔ میں نے

Marfat.com
Marfat.com

ان سے پوچھا: آپ کا کیا حال ہے؟ تو اُنہوں نے جواباً فرمایا: مجھے بھی انہوں نے رات بھر کھڑا رکھا ہے۔ اس گفتگو کے بعد میں اُن سیڑھیوں سے نیچے کمرے میں اترا، تو میں نے دیکھا کہ شمال کی جانب ایک دروازہ ہے جو کہ کُھلا ہوا ہے۔ میں اس کمرے میں دوزانوں بیٹھ گیا۔ اتنے میں ایک بزرگ سپید نورانی چہرہ، کشادہ پیشانی، درمیانہ قد، سفید داڑھی، کھلی آستینوں کا سبز کُرتہ زیب تن کیے میری طرف تشریف لائے۔ اور پیچھے سے ایک آواز آئی ''سرکار غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ تشریف لا رہے ہیں'' میں نے دست بستہ حضرت سے عرض کی، حضور ان کتوں نے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ سرکار غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے میری داہنی طرف پُشت پر تھپکی دی اور فرمایا: شاباش بیٹا گھبراؤ نہیں، سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے دوبارہ عرض کی: حضور! انہوں نے بہت پریشان کر رکھا ہے۔ رُخ انور پر مسلسل شگفتگی تھی، فرمایا ''کچھ نہیں سب ٹھیک ہے، اور یہ کہہ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ واپس تشریف لے گئے''۔ اس واقعہ کے بعد میرا حوصلہ بہت بلند ہو گیا۔ ورنہ اس رات کی اذیت سے ممکن تھا کہ میں ڈگمگا جاتا لیکن سرکار غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی کرم نے مجھے ذہنی اور قلبی سکون سے مالامال کر دیا۔ مغرب کے بعد مجھے کھانا دیا گیا اور پھر رات کو کسی نے مجھے پریشان نہیں کیا۔ دوسرے دن اعلیٰ فوجی افسر جب راؤنڈ پر آئے تو انہوں نے مجھ سے پوچھا: کوئی تکلیف تو نہیں ہے؟ میں نے انہیں تمام واقعات بتائے۔ انہوں نے میرے سامنے متعلقہ پولیس افسران کی سرزنش کی اور کچھ ہدایات جاری کیں۔ پھر مجھے دوسری حوالات میں منتقل کر دیا گیا جو قدرے بہتر تھی۔ ایک مرتبہ غائب سے ہاتھ ظاہر ہوا جس میں لفافہ تھا۔ آواز آئی، شاہ جی! لے لو۔ اس میں پھل اور مٹھائی تھی جو میں تین دن تک استعمال کرتا رہا۔ دس (۱۰) اپریل کو مختصر سی عدالتی کاروائی کے بعد مجھے سنٹرل جیل شادمان کالونی پہنچا دیا گیا۔ جیل کے مختلف حصوں میں عجیب کیف وسرور کی محفلیں برپا تھیں۔ کہیں نعت خوانی ہو رہی ہے تو

Marfat.com
Marfat.com

کہیں ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر، کہیں درود وسلام پڑھا جا رہا ہے تو کہیں ذکر و اذکار کا غلغلہ ہے۔ غرض ایک عجیب منظر دیکھنے میں آیا۔

بالآخر ۱۹ روز کی عدالتی کاروائی کے بعد عدالت نے ہمیں بری کر دیا۔ جب جیل میں سامان لینے گئے تو سپرنٹنڈنٹ جیل نے مجھے کہا کہ جلدی گھر سے ہو آئیں دوبارہ گرفتاری کا خطرہ ہے۔ ہم سامان لیے بغیر ہی جیل سے چلے آئے۔ گھر پہنچ کر غسل کیا، کپڑے تبدیل کئے اور پھر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ اقدس پر پہنچ کر حاضری دی۔ واپسی پر تانگے پر بیٹھے ابھی لوہاری گیٹ تک ہی پہنچے تھے کہ ایک فوجی جیپ آئی، ہمیں روکا اور وارنٹ گرفتاری دکھا کر دوبارہ گرفتار کر کے سنٹرل جیل پہنچا دیا۔ فوجی عدالت نے سرسری کاروائی کے بعد مجھے سزائے موت کا فیصلہ سنا دیا۔ تین روز کے بعد فوجی عدالت نے میرے سزائے موت ۱۴ سال قید میں تبدیل کر دی حالانکہ میں نے کوئی اپیل بھی نہ کی تھی۔ جیل میں مجھے بی کلاس دے دی گئی۔ بالآخر جون ۱۹۵۵ء میں ایک روز میں نمازِ عصر کے بعد بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک جیل کے ایک آفیسر نے آکر کہا کہ آپ کی رہائی کے آرڈر آئے ہیں۔ پھر مجھے رہا کر دیا گیا۔

(ماہنامہ فیضان: فیصل آباد اگست، اکتوبر ۱۹۷۸ء ☆ فکرِ رضا: ممبئی انڈیا: اپریل تا جون ۲۰۰۷ء::۵۳)

-•••••-•-•••••-

اون والیو داتا دے دَر اُتے بھر لو جھولیاں آئی خیرات دی رات
وسدا پیا ہجوم ایہہ عاشقاں دا داتا نال اج ہے ملاقات دی رات
جے نظارا اکھ ویکھنا در اُتے بہہ جاؤ گردن جھکا کے رات دی رات
حافظ داتا سرکار دے عاشقاں لئی ہے سہاگ والی جمعرات دی رات

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

سرچشمہء فیوض وبرکات

مرقد مخدوم امم سے آئی صدا

علامہ عالم فقری رقمطراز ہیں کہ:- میں نے اپنی قلبی کیفیات کا یوں اظہار کیا ہے کہ ایک روز میں حضرت پیر ہجویر رحمۃ اللہ علیہ کے آستان پاک پر بیٹھا ہوا تھا کہ میں نے حضرت سے کہا کہ سرکار ولی تو اور بھی ہیں جو اس خطہء پاک میں آسودہ خاک ہیں لیکن جو شانِ روحانیت کا منظر آپ کے در پر پاتا ہوں وہ کہیں نظر نہیں آتا۔ تیرے آستان پاک پر عرش تا مرقد بارشِ نور ہی نور ہے، جس سے کیفیت میں ایسا سرور ہے کہ آنے والوں کو سکون ملتا ہے۔ تیرا مرقد مرکزِ تجلیات ہے، اہل دنیا تو صرف تراسنگِ آستان دیکھ پاتے ہیں، تیرے روضے کی جالیوں سے لپٹ کر تسکین پاتے ہیں، تیرے مرقد کے خوبصورت گنبد اور درو دیوار نظر کو حیرت میں ڈال دیتے ہیں، لیکن اس کے برعکس اہلِ نظر جو نگاہِ باطن سے تیرے مقام اور تیری شان کو دیکھتے ہیں تو اللہ، اللہ پکار اُٹھتے ہیں۔ تیرے آستان پر مخلوقِ خدا کا دن رات تانتا بندھا رہتا ہے......کوئی طلب سکون کی خاطر آرہا ہے......کوئی روحانیت سے مسرور ہو کر جا رہا ہے......کوئی کاسہء گدائی لئے تیرے در پر ڈیرہ جمائے بیٹھا ہے۔ طالبانِ حق وصداقت تیرے آستان پر یادالٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں......کوئی گڑگڑا کر دعا مانگ رہا ہے......کوئی عجز و نیاز کا پیکر بنے بیٹھا ہے۔ اہل فقر بھی جذب ومستی کے عالم میں عشقِ حقیقی میں کھوئے ہوئے ہیں۔ کہیں گناہ گار تیرے توسل سے بارگاہ رب العزت میں اپنے

Marfat.com
Marfat.com

گناہوں پر شرمسار ہو کر گردن جھکائے ہوئے ہیں۔

بادشاہوں نے تیرے در پر عقیدت کے پھول نچھاور کئے اور خدا جانے تا قیامت کرتے رہیں گے۔ بے شمار ولی تیرے آستان پر حقیقت کا جلوہ پانے آئے اور جام روحانیت بھر کے چل دیئے۔ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ تیرے آستان پر معتکف رہے۔ آخر گنج بخشی کے راز کو مظہرِ نورِ خدا کہہ کر چل دیئے۔ آخر یہ تو بتائیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اتنا بلند مقام کیسے ہوا۔ ولی تو اور بھی ہوئے لیکن جو مقام آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تجھے ملا وہ پاک و ہند میں کسی اور کو نہیں ملا۔ جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور دوبالا ہو رہا ہے۔ آخر یہ راز کی بات کیا ہے؟ مرقدِ پیر ہجویر سے آئی صدا، نادان سوچتا ہے کیا، یہ تو خالقِ کائنات کا کرم ہے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہوا۔ اللہ کے محبوب کی نگاہِ کرم نے ہمیں بھی محبوب کر دیا۔ یہ اُس حُبّ الٰہی کا بدلہ ہے جو ہمیں قریہ قریہ لئے پھری۔ یہ اس اتباعِ شریعت کا نتیجہ ہے جس نے مجھے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا خادم کر دیا۔ یہ صحبتِ مرشد کا فیضان ہے جس نے صاحبِ فیض کر دیا۔ یہ تو میرے اللہ نے کفر زارِ لاہور میں شمعِ توحید روشن کرنے کا اعزاز دیا ہے کہ آج زبانِ خلق پر علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا نام ہے۔ اگر تو بھی خدا سے کچھ چاہتا ہے تو عشق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب جا، اتباعِ شریعت میں نام پیدا کر اور یادِ الٰہی میں کھو جا۔

(تذکرہ اولیائے لاہور: ۲۵ ☆ اولیائے پاکستان: ۲۸)

درِ سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کو نظرِ محبت سے دیکھنا

اللہ تعالیٰ کے دوستوں میں نام لکھوانے کا ذریعہ

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس طرح زمین سے انسانوں کو رات کے

Marfat.com
Marfat.com

وقت آسمان پر تارے چمکتے نظر آتے ہیں اسی طرح آسمان پر فرشتوں کو وہ مقامات جہاں ذکرِ الٰہی ہو رہا ہوتا ہے تاروں کی مانند چمکتے نظر آتے ہیں۔

جس طرح ہم زمین پر کھڑے ہو کر دیکھتے ہیں اور ہمیں آسمان پر روشنی دیتے ہوئے خوبصورت ستارے اچھے لگتے ہیں، اسی طرح قدسیوں کو انسانوں کو روشنی دینے والے یہ خوبصورت سبز گنبد اچھے لگتے ہیں، اسلئے کہ ان سبز گنبدوں کے مکین ہی جنت میں فرشتوں کے آقا ہوں گے، بلکہ ان کی سفارشوں سے بہت سے لوگ جنت کے حق دار بن جائیں گے۔ ان سبز سبز گنبد والے آستانوں پر جنت تقسیم ہوتی ہے۔ یہاں ابدی خوشیوں کے سرٹیفکیٹ ملتے ہیں۔ وہ قدم جوان کی زیارت کیلئے اٹھتے ہیں وہ جنت کی طرف اٹھتے ہیں۔ آئیں نظروں کے ارتکاز سے سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہء مبارک کو دیکھتے رہیں، نظروں سے چومتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہر وقت ہماری نظروں کے سامنے ہیں" یہ وہ روضے ہیں جن کو ہر وقت اللہ جل شانہ محبت بھری نظروں سے دیکھتا رہتا ہے۔ جو مسلمان ایک دفعہ سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے روضہء مبارک کو محبت بھری نظروں سے دیکھ لے اللہ تعالیٰ اس کا نام اپنے دوستوں میں لکھ لیتا ہے۔ ﴿نور نبی سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ:۲۱﴾

داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بلاوا

جامعہ اشرفیہ کے مہتمم مولانا عبدالرحمٰن اشرفی دیوبندی نے ایک انٹرویو میں کہا کہ "حضرت داتا صاحب کو میرے ساتھ پیار ہے، اس لئے میں مہینے میں ایک مرتبہ لازمی دربار شریف پر حاضر ہوتا ہوں۔" جب حاضری میں دیر لگا تا ہوں تو حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ خود بلا لیتے ہیں۔

﴿ماہنامہ قومی ڈائجسٹ مئی ۱۹۹۹ ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث ۴ تا ۱۰ جون ۱۹۹۹ء، بحوالہ فاتح قلوب حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ:۷۵﴾

Marfat.com
Marfat.com

سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں

علامہ اقبال کا نذرانۂ عقیدت

شاہانِ وقت کو رموزِ کشور کشائی اور آدابِ جہانداری سکھانیوالا مفکرِ پاکستان، شاعرِ اسلام حضرت علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ رات، رات بھر حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری دیتا رہا۔ جب سکونِ قلب نصیب ہوا، بے قراریوں کو قرار آیا، تو بے ساختہ پکار اُٹھا۔

سید ہجویر مخدوم امم ...... مرقدِ اُو پیر سنجر را حرم
بندہای کوہسار آساں گسیخت ...... در زمین ہند تخم سجدہ ریخت
عہد فاروق از جمالش تازہ شد ...... حق زحرف او بلند آوازہ شد
پاسبان عزت اُم الکتاب ...... از نگاہش خانہ باطل خراب
خاک پنجاب از دم او زندہ گشت ...... صبح ما از مہر او تابندہ گشت

(کلیاتِ اقبال (فارسی)، اسرار و رموز: ۴۷)

حاصلِ کلام اُردو میں یہ ہے کہ حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ اُمتوں کے مخدوم ہیں اور آپ کا مزار مبارک پیر سنجر حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا حرم یعنی تعظیم و تکریم کی جگہ ہے۔ کفر و شرک کے پہاڑوں کو اللہ اکبر کے نعروں سے ریزہ ریزہ کر کے اسلام کی راہ ہموار کی اور ہندوستان کی زمین پر آباد مخلوقِ خدا کو طرح طرح کے سینکڑوں جھوٹے خداؤں کی بجائے معبودِ حقیقی اللہ جل جلالہ کے حضور سربسجود کیا۔ برصغیر میں اسلام کی حقانیت کا بیج بویا، جس سے آج یہاں اس برِصغیر میں تقریباً ساٹھ کروڑ مسلمان موجود ہیں اور یہ تعداد روز افزوں ہے۔ آپ کے اخلاق اور رُشد و ہدایت سے حق غالب اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا دور تازہ ہو گیا۔ آپ قرآن کریم کی عزت و حرمت کے پاسبان تھے۔ آپ کی نگاہِ کرم سے لوگوں کے ظاہر و باطن...... باطل کی

Marfat.com
Marfat.com

گرفت سے آزاد ہو گئے۔ آپ کے دم قدم...... شفقت اور کرم گستری سے پنجاب کی دھرتی نورِ اسلام سے منور اور ہماری زندگی میں نورانی و ایمانی سویرا ہوا۔

(فاتح قلوب داتا گنج بخش: ۷۲)

عنایاتِ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ
بر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ

خاندانِ مجددیہ کے چشم و چراغ مخدومی مولانا محمد ہاشم جان صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ نے جب لاہور میں علامہ اقبال سے ملاقات کی تو خاندانِ مجددیہ سے نسبی تعلق کی بنا پر علامہ صاحب نے ان کی بڑی عزت افزائی فرمائی اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی عقیدت کی ابتداء کے متعلق ایک واقعہ بیان کیا کہ:۔

''ایک مرتبہ میں حافظ عبدالعلیم کے ہاں چند احباب کے ساتھ بسی گیا ہوا تھا۔ واپسی کے وقت راستہ میں سرہند پڑا۔ احباب حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر فاتحہ خوانی کیلئے گئے، مجبوراً مجھے بھی جانا پڑا۔ سب لوگ مراقب ہو گئے، میں بیٹھا رہا۔ اچانک مجھ پر رقت طاری ہو گئی، میں لرزنے لگا اور تھوڑی دیر بعد بے ہوش ہو گیا۔ جب سب لوگ مراقبے سے فارغ ہوئے تو مجھ پر پانی چھڑکا اور میں ہوش میں آ گیا۔ اس روحانی تجربہ کے بعد مجھ کو معلوم ہوا کہ مزاراتِ اولیاء فیضانِ الٰہی سے خالی نہیں۔'' حضرت مولانا محمد ہاشم جان فرماتے ہیں کہ علامہ اقبال یہ واقعہ بیان کرتے اور روتے جاتے، ان کا دل محبت سے معمور اور آنکھیں اشکبار تھیں۔

''گاہ بحیلہ می بُرد گاہ بزور می کشد''...... عشق کی ابتدا عجب عشق کی انتہا عجب۔

(ماہنامہ ضیائے حرم، اپریل ۱۹۸۸ء: ۶۲)

-•••••-•-•••••-

حضور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر علامہ ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنی

Marfat.com
Marfat.com

حاضری کی کیفیات کے متعلق رقمطراز ہیں کہ سجادہ نشین خلیفہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ نے میرے لئے مزار مبارک پر تخلیہ کرادیا تھا۔ میں ایک گھنٹے تک مراقب رہا اور حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح میری طرف محبت آمیز رنگ میں متوجہ رہی۔ مجھے ماحول کا احساس نہیں رہا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ حضرت کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں اور حضرت مجھ سے فرما رہے ہیں کہ تمہاری دینی خدمات سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مقبول ہوگئیں ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تم پر خاص نگاہِ کرم ہے۔ میرے قلب میں سوز وگداز کی ایسی کیفیت پیدا ہوئی جس کا اظہار لفظوں میں نہیں ہوسکتا، اور مجھے یہ اندازہ ہوا کہ خاصانِ خدا کا فیض بعد وفات بھی جاری رہتا ہے۔ اور یہ بھی اندازہ ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک سے کس قدر فیضان جاری ہے۔ رقت کا عالم برابر رہا۔ زمان ومکان کا احساس ختم ہوگیا تھا۔ روحانی فیض میرے رگ وپے میں ساری تھا۔ دل میں اس قدر وسعت پاتا کہ ساری کائنات اس میں سماگئی۔ اقبال نے ضربِ کلیم میں اسی تجربے کی بنا پر کہا ہے۔

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مومن کی یہ پہچان کہ گم اس میں ہیں آفاق

(سیرت مجدد الف ثانی: ۳۷۰ ☆ ماہنامہ ضیائے حرم، اپریل ۱۹۸۸ء: ۶۴/ اکتوبر، نومبر ۱۹۹۰ء: ۷۶)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی پٹیالہ کو پکڑ کر بٹھالیا

صوفی حبیب الرحمٰن صاحب کا بیان ہے کہ ۱۹۱۰ء میں جب حضرت ضیاء معصوم صاحب مرشد امیر حبیب اللہ خاں شاہِ کابل پٹیالہ تشریف لائے تو انہوں نے سرہند جانے کیلئے قاضی سلمان منصور پوری کو اپنے ساتھ لے لیا۔ حضرت ضیاء معصوم جب روضہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر مراقبہ کیلئے بیٹھے تو قاضی جی نے اپنے دل

Marfat.com
Marfat.com

میں کہا، شاید ان بزرگوں نے آپس میں کوئی راز کی بات کہنی ہو، ان سے الگ ہو جانا چاہیے۔ ابھی اپنے جی میں یہ خیال لیکر اُٹھے ہی تھے کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا کہ سلیمان بیٹھے رہو، ہم کوئی بات تجھ سے راز میں نہیں رکھنا چاہیے۔ صوفی صاحب کا بیان ہے کہ قاضی صاحب نے بعض دوستوں سے ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ واقعہ مراقبہ یا مکاشفہ کا نہیں بلکہ بیداری کا ہے۔

کرامات اہل حدیث:۱۹

مزار میزبانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر روحانی کیفیت

ابو الامتیاز، ع۔س (عبد الستار) مسلم...... رقمطراز ہیں کہ:۔

نومبر ۱۹۷۴ء میں رفیقہء حیات کے ساتھ حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ یورپ کی طرف سفر تھا، راستہ میں سیر وسیاحت کیلئے استنبول چند دن ٹھہرے، وہاں توپ کاپی محل میں مقدس تبرکات کی زیارت سے روح کو تازگی نصیب ہوئی۔ روانگی سے ایک روز قبل معلوم ہوا کہ یہاں حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ شہید قسطنطنیہ آرام فرما ہیں۔ یکا یک خیال آیا، بڑی بدنصیبی ہوگی کہ ہم اس میزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے محروم رہ جائیں۔ بارش اور سردی اپنے شباب پر تھی۔ جب ہم تنگ وتاریک گلیوں سے ہوتے ہوئے مزار مبارک پر پہنچے، جو سرِ شام مقفل کر دیا جاتا تھا۔ ابھی کچھ وقت باقی تھا، کہ میں روضے کی جالیوں کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا۔ میری یہ پستی اور ادھر یہ عظمت، یہ بندۂ کمینہ آج میزبانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان تھا۔ آنکھوں میں ایک منظر متحرک ہو گیا۔ شرمندگی ایک طرف، میرا جی چاہا ان جالیوں کو اپنے دل کی دھڑکنوں میں سمو لوں، یہ میرے سینے کی گہرائیوں میں اس طرح پیوست ہو جائیں کہ ان میں اور میرے دل میں کوئی فرق نہ رہے، آنکھوں سے چشمۂ اِنفعال جاری تھا، سامنے دربار

Marfat.com
Marfat.com

رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تمام تر رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ عالمِ نور میں جلوہ فگن، دعوتِ مجسم تھا۔ سرورِ کائنات، جنابِ رسالت مآب، میرے آقا، ماوا وملجا، محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر تشریف فرماتے اور حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بچوں کی طرح اپنی اُنگلی تھمائے مجھے پیشِ رحمت لے جا رہے تھے۔

قرب میں قوسین سے نزدیک تر
اور جلوے ہیں کہ تاحدِ نظر

ایک سیہ اعمال اور عادی گنہ گار کی یہ خوش نصیبی! یہ بارشِ انوار! سحابِ رحمت کی ٹھنڈی اور معطر پھوار نے مشامِ جاں کو سرور سے بھر دیا۔ پھر کچھ یاد نہیں۔ نجانے کتنا وقت گزرا، آنکھیں کھلیں تو احساس ہوا کہ ضبط کا دامن ہاتھ سے چھوٹ چکا ہے اور میں گرد و پیش سے بے نیاز دھاڑیں مار مار کر رو رہا ہوں اور سب لوگ حیرت سے تک رہے ہیں۔ جب طبیعت ذرا سنبھلی تو محافظ آہستہ آہستہ دبے پاؤں مجھ تک آیا اور کان میں کہا: وقت کا خیال نہ کریں، اندرونی دروازہ کھول دیتا ہوں۔ جی چاہے تو مرقد تک چلے جائیں اور جب تک جی چاہے اندر ٹھہریں۔ زہے نصیب۔

واپسی پر ٹیکسی ڈرائیور نے میرے غلیظ جوتے خود اٹھائے اور نہ صرف کرایہ لینے سے انکار کر دیا بلکہ اگلے روز بھی آنے پر اصرار کیا اور فی الواقع صبح سے آ کر ہوٹل کے سامنے حاضرِ خدمت ہو گیا، اب صورتِ حال دوسری تھی۔ احساس تو بیدار تھا لیکن شعور بدستور خواب میں تھا یا شاید ایک طبیعت مخموری کی کیفیت طاری تھی۔ بازار میں کچھ خریداری کیلئے رُک گئے۔ جس دکان پر جاتے ہیں تو زبانِ یارِ من ترکی و من ترکی نمی دانم کے باوجود ہر شخص پوچھتا ہے۔ حاجی؟ پاکستانی؟ مبروک! جب متعدد بار یہ صورت پیش آئی تو میں نے بیگم سے کہا، مجھے تمہاری پیشانی پر کچھ نظر نہیں آتا۔ تمہیں میری پیشانی پر کچھ لکھا نظر آتا ہے، جو ان سب کو نظر آ رہا ہے۔ ظاہر ہے ادھر بھی جواب

Marfat.com
Marfat.com

نفی میں تھا لیکن جو پیش آ رہی تھی اسے کون جھٹلاتا۔ اللہ اکبر وللہ الحمد۔

﴿حمد و نعت: ۲۶ تا ۲۸﴾

فیض نسبتِ لطیف

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم لاہور میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے گزرتے ہیں، ایک لطیف نسبت ہماری طرف آتی ہے جو وارثت نبوت سے تعلق رکھتی ہے، عام شیخ اس نسبت کو محسوس نہیں کر سکتے۔ ﴿خزینہ معرفت: ۳۰۷﴾

صلہ مرمتِ دربار شریف

حضور داتا پاک کے دربار کی دوبارہ مرمت مولوی فیروز الدین مرحوم نے کرائی، دیواروں پر سنگ مرمر کی جالیاں نصب کیں اور گنبد پر سبز ٹائلیں چنوائیں، وفات کے بعد ان کی قبر داتا صاحب کے چہرے کے سامنے قدرے سر کی جانب بنی۔

﴿داتا گنج بخش ہجویری: ۸۱/از ڈاکٹر منظور ممتاز﴾

یہ ہے داتا صاحب کی گنج بخشی کہ اپنے مزار کی مرمت و تزئین کرنے والے مولوی فیروز الدین صاحب کو اپنے جوار میں جگہ عطا فرمائی

خواہشِ تعمیر مزار شریف

والدین حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ

محمد صابر خان، لاہور کی معروف دینی، سماجی اور کاروباری شخصیت ہیں، آپ کا شمار حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مندوں میں ہوتا ہے۔ آپ کی والدہ پچاس سال تک پیدل چل کر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دیتی رہیں جن کے ساتھ محمد صابر بھی آپ کے مزار شریف پر حاضری

Marfat.com
Marfat.com

دیتے رہے۔آپ فرماتے ہیں کہ میں آٹھ سال کا تھا جب سے اپنی والدہ کے ساتھ ڈھائی میل پیدل چل کر حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضری دے رہا ہوں۔وہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے والدین کا مزار شریف تعمیر کرانا چاہتے ہیں۔اس ضمن میں وہ کہتے ہیں کہ غزنی میں مزار شریف کی تعمیر کرنے کی مجھے خواب میں بشارت ہوئی تھی۔مجھے خواب میں یہ بتایا گیا تھا کہ میں مزار شریف بنواؤں۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے والدین بہت عظیم شخصیت تھے۔آپ کا مزار مبارک آپ کے شایانِ شان ہونا چاہیے۔محمد صابر خان صاحب کہتے ہیں کہ میں ایسا مزار شریف بناؤں گا کہ میری حسرت مٹ جائے۔میں ساری خواہش اس کی تعمیر میں سمونا چاہتا ہوں۔ایک خوبصورت مزار شریف میں اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا ہوں۔یہ کام کر کے میں بہت سکونِ قلب محسوس کرتا ہوں اور میرے کاروبار میں بھی اللہ تعالیٰ برکت ڈالتا ہے۔﴿روزنامہ جنگ لاہور:۴ جون ۲۰۰۷ء﴾

حاضری برمزارِ والدین حضور داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ الحاج چوہدری سردار احمد ضیاء قادری چشتی نظامی نیازی آستانہ عالیہ نیازیہ، نیاز نگر، بیدیاں روڈ لاہور فرماتے ہیں کہ ۱۹۶۰ء میں داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پاک پر حاضری کے وقت اچانک حالتِ جذب کا وُرود ہوا جو کہ بتدریج بہتر ہوتے تقریباً سال بھر یہ کیفیت رہی۔زمانہ نے ختم قرار دیدیا تھا۔اس طرح زندگی میں پُراسرار انقلاب اور جاری وساری غیر معمولی سفر کا آغاز ہوا۔آٹھ برس بعد دَرِ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے بفضلِ الٰہی نسبتِ کاملہ نیازیہ کے گنج بے بہا کے ساتھ رخصت کیا گیا۔اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فیضانِ رحمت کیساتھ نیازیہ سفینہ مدینہ میں سوار فرمادیا۔

Marfat.com
Marfat.com

آپ فرماتے ہیں، میں دو سال اسی علاقہ کا مجسٹریٹ رہا۔ جس میں دَرِ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر ننگے پاؤں حالتِ جذب میں سرگرداں رہا تھا۔ اور مشہور تھا کہ سروس سے نکال دیا گیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ۱۹۶۸ء سال بیعت و حاضری خانقاہ عالیہ سے قبل آٹھ برس دَرِ گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ پر گزارے۔ بیعت سے قبل تین مسلسل رمضان شریف نمازِ فجر داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں روزانہ ادا کی گئی۔ وکالت پیشہ درویش منش ایک عزیز گھر سے اپنی گاڑی پر لے جاتے اور واپس چھوڑ دیتے تھے۔

آپ چوہدری صاحب ۱۹۶۸ء میں خانقاہ عالیہ نیازیہ بریلی شریف یو، پی، انڈیا حاضر ہوئے اور باضابطہ حضرت مولانا شاہ محمد حسن سجاد قادری چشتی (م ۱۴۰۰ھ) کے دستِ اقدس پر بیعتِ اختیار کی۔ ۱۹۷۰ء میں خانقاہ عالیہ میں دوسری حاضری کے وقت آپ کو دستارِ خلافت عطا کی گئی۔

آپ ۱۹۶۲ء میں داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کے ناطہ سے اور آپ کی نگاہِ شفقت سے داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے والدِ ماجد عظیم ولی اللہ حضرت سیدنا عثمان ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے مرقدِ منور پر ہجویر شریف افغانستان حاضر ہوئے۔ فرماتے ہیں، یہ حاضری بھی خاص کرم تھا۔ درگاہ داتا حضور رضی اللہ عنہ پر غیبی انداز سے ہجویر شریف حاضری کا راستہ وغیرہ بتا دیا گیا۔

یہ ایک آبادی ہے جو غزنی سے دو کلومیٹر پر ہے۔ راستہ میں برلب سڑک داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں ولی کامل حضرت تاج الاولیاء کا مزارِ اقدس ہے، وہاں بھی حاضری دی۔

آپ فرماتے ہیں، ہم نے اپنے پیارے داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے آبائی گاؤں ہجویر شریف رات مسجد میں گزاری۔ موسم سخت گرمی کا تھا۔ میرے ذہن میں سخت سردی اور برف

Marfat.com
Marfat.com

باری کے موسم میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا بچپن میں چلنے پھرنے کا تصور آرہا تھا۔ اسی رات بحکمِ الٰہی موسم نے خوب پلٹا کھایا۔ سخت سردی ہوگئی۔ خوب برف پڑی۔ رات مسجد میں سردی والا چولھا گرم کیا گیا۔ فجر گرم پانی سے نمازیوں نے وضو کیا۔ درخت......مکان......راستے برف پوش ہوگئے اور اس غلام کو تصوراتی منظر عملی طور پر ظاہری آنکھوں سے دکھادیا گیا۔ (سفینہء مدینہ: ۲۰۷)

داتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کا ادب

حضرت خواجہ محمد عالم المعروف سرکارِ سیری رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۹۸۷ء: ضلع کوٹلی) نے لاہور سے آنے کے بعد تادمِ وصال یہ معمول رکھا کہ ہر ماہ میں دو مرتبہ حضور سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہء عالیہ پر حاضری دیتے رہے اور مزار مبارک کے احاطہ میں کبھی بھی کسی سے گفتگو نہ فرماتے۔ جو کوئی بھی مُلاقات و دست بوسی کرتا آپ اشارے میں جواب دیتے زبان سے کوئی کلام نہ کرتے۔ اگر مناسب خیال فرماتے تو اشارے سے باہر آنے کا کہتے اور پھر خود بھی مزار شریف کے احاطہ سے باہر آکر گفتگو فرماتے، چائے وغیرہ نوش فرماتے اور مہمان نوازی فرماتے۔ اُن کے نزدیک سرکار داتا پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ اقدس میں اُونچی آواز میں گفتگو کرنا سوئے ادب تھا اس لئے ساری زندگی آپ نے اس پر عمل فرمایا:۔

آپ ملک کے کسی حصہ میں تشریف لے جاتے تو چار پائی پر بیٹھنے سے قبل میزبان سے دریافت فرماتے کہ یہاں سے لاہور شہر کس سمت میں ہے۔ آپ کا دریافت فرمانا اس لئے ہوتا تھا کہ کہیں بے خبری میں پاؤں کا رخ لاہور شریف کی طرف نہ ہوجائے۔ تادمِ وصال آپ نے اس کا اہتمام بڑی پابندی سے فرمایا کہ سوتے یا جاگتے میں پاؤں کا رُخ لاہور شہر کی طرف نہ ہوجائے۔ دورِ حاضر میں آپ کے آداب اپنی مثال آپ تھے۔

Marfat.com
Marfat.com

نام تیرا جو مزا دیتا ہے رگ رگ میں مجھے
قند اور شکر میں اے یار نہ دیکھا نہ سُنا
بھولا ہے فریدؔ آپ کو بھولا نہ کبھی یار
صد بار ہمارے دلِ ناشاد کو شاباش

(سبیل ھجویری:۱۰۰)

سرکار داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے باطنی ارشاد کے مطابق، ظاہری راہبری و تربیت کیلئے آپ اپنے وقت کے غوثِ زماں سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے حضور کرمانوالہ شریف میں حاضر ہوئے، آپ نے انتہائی شفقت فرمائی، پھر مسلسل چار سال تک آپ نماز جمعۃ المبارک لاہور سے جا کر حضرت کرمانوالہ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں ادا فرماتے رہے، اسطرح عرصہ چار سال تک حضرت سید اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی باطنی تربیت فرما کر تکمیل فرمائی۔

میں ہوں سگِ آستاں جنابِ رسول کا
شکرِ خدا کہ پایا ہے رتبہ قبول کا
اک کمترین غلام ہوں اصحابِ پاک کا
اک کمترین بندہ ہوں آلِ بتول کا

(سبیل ھجویری:۹۸)

-•••••-•-•••••-

حضرت نجم العارفین خواجہ میانمیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنی زیست میں داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتے تھے اور بسا اوقات مقام نیلا گنبد پر کھڑے ہو کر سلام نیازمندانہ پیش کرتے تھے۔ اللہ اللہ یہ تھا مقام ادب۔ مریدین نے دریافت کیا کہ اگر یہ سلام دربار میں ہی کیا جائے تو کیسا رہے، حاضری و سلام تو لازم و ملزوم ہے۔ یہ نیلا

Marfat.com
Marfat.com

گنبد اور کجا دربار عالیہ؟ یہ جملہ سن کر آپ نے قدرے سکوت فرمایا۔ اور کہا کہ اے سائل اپنی آنکھیں بند کر جونہی آنکھیں بند کیں تو سائل نے اولیاء اللہ اور بزرگان دین کا جم غفیر مزار پر انوار پر دیکھا، جہاں انوار حق کی بارش ہو رہی تھی اور تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آنکھیں کھولو۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عذر کیا کہ مجھے اس امر کا احساس تھا کہ میرا پاؤں کسی پر نہ پڑ جائے یا میری ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے یہی وجہ تھی کہ میں بازار سے ہی سلام بھیجتا رہا۔

طواف احمد کے مکینوں کا فلک کرتے ہیں...... ☆...... یہ وہ بندے ہیں ادب جن کا ملک کرتے ہیں

(سوانح حیات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ :۱۶۱ از خواجہ غلام مصطفیٰ انقلاب امرتسری)

فیضِ تصرف

حضرت سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے واصف علی واصفؔ صاحب اپنا ایک واقعہ سناتے ہیں۔

داتا صاحب کے آستانے پر ایک مجذوب بابا بیٹھتے تھے۔ میری ملاقات اس مجذوب بابا سے ہوتی رہتی۔ یہ بابا ویسے تو چپ سادھے ہوئے تھے لیکن میرے ساتھ کبھی کبھار بات کر لیا کرتے تھے۔ ایک روز جوان سے سلام دعا ہوئی تو عجب واقعہ ہوا۔ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا مگر ہاتھ داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے آستانے کی طرف کھنچا چلا جاتا تھا۔ تین بار ایسا ہی ہوا۔ اس پر وہ مجذوب بابا بڑبڑایا اور ناراض ہو کر ہاتھ چھوڑ دیا۔ بات یہ تھی کہ مجذوب بابا، داتا صاحب سے کہہ رہا تھا کہ یہ لڑکا مجھے دے دو مگر ہاتھ داتا صاحب کی طرف جاتا تھا۔ داتا صاحب نے کہا: نہیں، اسے ہم نے اپنے پاس رکھنا ہے۔ لہٰذا اس مجذوب نے کہا: نہیں تو نہ سہی، رکھو اسے اپنے پاس اور وہاں سے ناراض ہو کر چلا گیا۔"

("فرمائش" سوانح واصف علی واصف، از اعجاز الحق)

Marfat.com
Marfat.com

فیض اعزازِ سہرا

ڈاکٹر تصدق حسین راجا اپنی کتاب ''یوسف ظفر کی بات:۲۶،۲۷'' میں رقمطراز ہیں۔

شیخ محمد یوسف المعروف یوسف ظفر (م۱۹۷۲ء) کو غالباً ۱۹۳۷ء میں ایک پڑولیم کمپنی میں معقول تنخواہ پر کال گیا تھا۔لیکن یہ ملازمت جلد ہی ختم ہوگئی اور ۱۹۳۷ء کے صوبائی انتخابات میں ایک اُمیدوار کی انتخابی مہم میں چندروز کام کیا۔

بی۔اے کرنے کے بعد بھی ابھی تک ظفر کو کوئی معقول ملازمت نہیں ملی تھی،لاہور شہر کی دیواروں پر اشتہارات چسپاں کر کے کچھ پیسے مل جاتے تھے۔پھر ایک روز یوں ہوا کہ وہ ایک سبزی والے کی دکان پر سبزی لینے کیلئے کھڑے تھے کہ کسی فقیر نے صدا لگائی:

''ایک آنہ دے دو،تمہیں داتا رحمۃ اللہ علیہ دے گا''......یوسف ظفر نے سوچا کیوں نہ خود داتا رحمۃ اللہ علیہ سے جا کر ملا جائے۔وہ سبزی خریدے بغیر سیدھے داتا دربار رحمۃ اللہ علیہ پہنچے،دعا مانگی تو وہ چراغ جو مزار پر روشن تھا،بجھ گیا۔خیال آیا،دعا قبول نہیں ہوئی۔دوسرے روز پھر اسی وقت حاضر ہوئے۔دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے تو آج بھی چراغ گل ہوگیا......واپس آگئے اور تیسرے روز ایک بار پھر حاضری دی......اس مرتبہ وہ دعا مانگ کر فارغ ہوئے تو دیکھا کہ چراغ بدستور جل رہا ہے......بہت خوش ہوئے کہ ان کی دعا قبول ہوگئی ہے۔سبزی لینے دکان پر پہنچے تو ایک شخص جس سے ان کی کوئی جان پہچان نہ تھی مخاطب ہوا:برخوردار! کیا کرتے ہو؟ جواب دیا''ملازمت کی تلاش میں ہوں''۔پوچھا گیا:''تعلیم کہاں تک حاصل کی ہے؟''بتایا:''میں گریجویٹ ہوں''۔اس مہربان اجنبی نے کہا کہ محکمہ انہار میں ایک اسامی خالی ہے۔درخواستیں بھجوانے کی آخری تاریخ تو گزر چکی ہے لیکن تم اب بھی جا کر درخواست دو گے تو نوکری

Marfat.com
Marfat.com

مل جائے گی۔ سبزی نہیں خریدی اور سیدھے اس دفتر پہنچے۔ وہیں بیٹھ کر درخواست لکھی ، ملازمت مل گئی۔ یہاں یوسف ظفر پانچ سال تک کلرکی کرتے رہے۔

اس واقعہ کے بعد یوسف ظفر باقاعدگی سے داتا دربار رحمۃ اللہ علیہ حاضری دیتے تھے۔ استقبال اس طرح ہوتا کہ جب بھی وہ دربار میں داخل ہوتے کوئی درویش گلاب کا ہاران کے گلے میں پہناتا تھا۔ 1943ء میں ان کے سب سے بڑے بیٹے جاوید ظفر کی ولادت ہوئی تو ان کی اہلیہ بتاتی ہیں کہ دروازے پر کوئی درویش موتیے کے ہار ٹانگنے کیلئے میخ ٹھونک رہا تھا۔ وہ باہر آئیں اور پوچھا ''بابا کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟'' جواب میں درویش نے کہا ''داتا دربار رحمۃ اللہ علیہ سے آیا ہوں، حکم ہے کہ یہ سہرا دروازے پر ٹانگ دوں''۔ جاوید ظفر کی والدہ محترمہ نے کچھ نذر کرنا چاہا تو درویش نے یہ کہہ کر انکار کر دیا ''اس کا حکم نہیں''۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے یوسف ظفر کی عقیدت اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ کہا جاتا ہے کہ آپ نے سید انصار ناصری کی خواہش پر بیعت ہونے سے پہلے تو انکار کر دیا تھا اور کہا کہ ''میں تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کر چکا ہوں''۔

لیکن حضرت صوفی فاروق رحمانی صاحب نے فرمایا: ''بچہ اگر پرنسپل کا بھی ہو تب بھی اسے تعلیم کا آغاز پہلی جماعت ہی سے کرنا پڑتا ہے''۔ یوسف ظفر کو یہ بات قائل کر گئی اور وہ بیعت پر رضامند ہو گئے۔ اس طرح سید انصار ناصری کے توسل سے آپ نے ۱۹۵۸ء میں حضرت صوفی فاروق رحمانی صاحب سے سلسلہ صابریہ میں بیعت کی۔ ﴿ص ۴۷﴾

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ سے یوسف ظفر کی عقیدت بڑھتی رہی۔ ''کشف المحجوب'' کا نہایت ذوق وشوق سے مطالعہ کرتے۔ ۱۹۵۳ء کے دور میں جب ان کی

Marfat.com
Marfat.com

اپنے عزیز دوست عزیز ملک سے بہت صحبتیں رہتیں۔ وہ کہتے ہیں ہم دونوں نے کشف المحجوب کا مطالعہ ایک ساتھ کیا ہے۔ وہ پڑھتا میں سنتا، میں سناتا وہ سر کو دھنتا۔

راولپنڈی جانے کے بعد یوسف ظفر جب کبھی لاہور آتے، سب سے پہلے حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں حاضری دیتے۔ ایک بار وہ شہرت بخاری کے ہاں ٹھہرے تھے۔ پہنچتے ہی انہیں بھی ساتھ لیتے گئے۔ شہرت بخاری اپنی خودنوشت ''کھوئے ہوؤں کی جستجو'' اوراق:۱۱۹، پر لکھتے ہیں۔

''پنڈی سے جب لاہور آنا ہوتا تو جب کبھی نصف شب کے قریب پہنچتا، میرے ساتھ قیام کرتا۔ میں اس زمانے میں دربار داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متصل ہجویری محلے میں رہتا تھا۔ وہ آتے ہی کہتا: ''بھائی جی داتا کو سلام کرنا ہے''۔ موسم چاہے کیسا ہی ہو رات کے خواہ اڑھائی تین بجے ہوں، اس کے لئے لاہور میں آ کر پہلا کام یہ کرنا لازم تھا کہ داتا کے دربار میں حاضری دے۔ ایک رات تقریباً دو بجے آیا، سخت سردی پڑ رہی تھی۔ سوٹ کیس رکھا، کپڑے تبدیل کئے، وضو کیا، کمبل لیا اور مجھے ساتھ لیکر داتا کے حضور سلام کو حاضر ہوا۔ مزار کے مغرب کی طرف دوزانو بیٹھ گیا۔ پہلے کچھ منہ ہی منہ میں پڑھتا رہا پھر اس کی آنکھیں بند ہو گئیں، گردن جھک گئی، آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ میں بھی فاتحہ پڑھ کر خاموش بیٹھا تھا۔ ہر طرف سناٹا تھا حالانکہ بے شمار لوگ مزار کے اردگرد بیٹھے تسبیح وتہلیل میں مصروف تھے اور کسی کو کسی کی خبر نہ تھی، عجیب کیفیت تھی۔ مجھے بڑا لطف آ رہا تھا کہ اچانک میری نظر ایک ایسی مخلوق پر پڑی جو دیکھائی تو بلی دے رہی تھی مگر ایسی بلی تو میرے خواب وخیال میں بھی نہ تھی، اور خدا جھوٹ نہ بلوائے تو کم ازکم تین فٹ لمبی اور دو فٹ اونچی۔ میرے تو رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ وہ مزار کی دوسری طرف جا چکی تھی، میں اسے اپنا وہم سمجھا۔ اتنے میں وہ پھر میرے سامنے سے گزری، اب میرے ہاتھ پاؤں سنسنانے لگے، سانس ٹھنڈا ہو گیا۔ دہشت کے مارے میرا برا حال ہو گیا، گھبرا کر میں نے ظفر صاحب کو زور سے کہنی ماری، اس نے میری طرف دیکھا، اتنے میں وہ بلی پھر آ گئی۔ میں بس اتنا کہہ سکا ''یہ...... یہ...... یہ!'' اس نے بھی اسے دیکھا مگر وہ بالکل نہیں گھبرایا مسکرا کر کہنے لگا۔ ''سید زادے ہو کر گھبراتے کیوں ہو، سید کا دروازہ ہے، یہاں ہر کوئی سلام کرنے آتا ہے''۔ اب کہ وہ بلی نہیں آئی۔ مجھ

Marfat.com
Marfat.com

پر خوف طاری تھا۔ میں نے کہا۔ ”ظفر صاحب! بس گھر چلو۔ میری طبیعت اچھی نہیں ہے ، مجھے سخت سردی لگ رہی ہے“۔ اور ہم وہاں سے اُٹھ آئے، پھر گھر پہنچ کر صبح تک وہ مجھے گدایانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محیر العقول کرامتیں سناتا رہا“۔

﴿کھوئے ہوؤں کی جستجو: اوراق:۱۱۹ از شہرت بخاری/ یوسف ظفر کی بات:۶۶،۶۷ از ڈاکٹر تصدق حسین راجا﴾

﴿قومی ڈائجسٹ، مئی ۲۰۰۱ء:۱۱۲ تا ۱۱۴ از پروفیسر خالد ہمایوں﴾

جیسی نیت ویسی مراد

فقیر الطاف حسین سروری قادری سلطانی (عزیز کالونی ونڈالہ روڈ شاہدرہ لاہور) فرماتے ہیں کہ فقیر کی عادت ہے کہ دربار حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سفر کرتے ہوئے لاہور سے فیصل آباد تک ”لا الہ“ کے استغراق، فیصل آباد سے جھنگ تک الا اللہ میں مستغرق ہو کر، جھنگ سے دربار تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تصور میں گم ہو کر طے کرتا ہے، اور واپسی ترتیب کو مدنظر رکھتا ہوں۔ سال ۲۰۰۱ء میں فقیر جھنگ سے فیصل آباد کا سفر طے کر رہا تھا اور الا اللہ میں گم تھا۔ اچانک داتا دربار مزار پاک کھل گیا اور غریب نواز (داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) اپنی قبر منورہ سے باہر تشریف لے آئے۔ فقیر بھی آپ کے ہمراہ آپ کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ آپ نئی مسجد میں پشت بقبلہ اپنے مزار مبارک کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے، وہاں پر بیس بائیس کے قریب اولیاء عظام تشریف فرما تھے۔

فقیر نے غریب نواز (داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں عرض کی، حضور! یہ جو باہر ڈھول ڈھمکا اور بھنگڑا ڈال رہے ہیں ان کے کیا احوال ہیں؟ آپ نے فرمایا: ”جس طرح دنیا دارُالامتحان ہے، ہمارے مزارات بھی امتحان گاہ ہیں، جو کوئی جس قسم کی نیت لے کر آتا ہے وہی کچھ لے کر جاتا، جو کوئی اس قسم کی خرافات لے کر آتا ہے جہنم خرید کر جاتا ہے، اگر کوئی اللہ کا نام لینے آتا ہے ہم اس کو دے کر بھیجتے ہیں“۔

﴿سلوک صوفیاء:۸۴﴾

Marfat.com
Marfat.com

ہونا تو یہ چاہیے کہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے جہاں دوسری حاجتوں کی دُعا کی جاتی ہیں، وہاں یہ دعا بھی مانگی جائے کہ یا اللہ! ہمیں اپنی، اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے دین کی محبت عطا فرما، ہمیں اسلامی احکام پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما، پاکستان اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے حال زار پر رحم فرما۔ لیکن دیکھنے میں آتا ہے کہ کچھ جاہل لوگ مزار شریف کی طرف رُخ کر کے سجدہ کرتے ہیں، کچھ رکوع کی حد تک جھک کر سلام کرتے ہیں۔ اس طرز عمل سے نہ تو اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اور نہ ہی داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ علماء اہلسنت کے نزدیک یہ طرزِ عمل ناجائز ہے، ایسے لوگوں کا سختی کے ساتھ محاسبہ کیا جانا چاہیے۔

(معارف اولیاء: دسمبر ۲۰۰۳ء: ۷۳)

مرے ادراک سے بالا ہے عظمت فیضِ عالم کی...... کوئی اہل نظر جانے حقیقت فیضِ عالم کی
اسے سمجھو خزانہ مل گیا عرفان و مستی کا...... خدا نے بخش دی جس کو محبت فیضِ عالم کی
مجھے محروم لوٹائیں گے ایسا ہو نہیں سکتا...... کہ میں بھی لے کے آیا ہوں حقیقت فیضِ عالم کی
خدا کی رحمتیں میرے لئے بے تاب ہو جائیں...... اگر حاصل ہو محشر میں رفاقت فیضِ عالم کی
نہ کیوں اِس مہ کی تابانی سے عالم جگمگا اُٹھے...... خدا کے نور کی مظہر ہے صورت فیضِ عالم کی
شہادت خواجہء اجمیر نے دی جس کی عظمت کی...... وہ لافانی حقیقت ہے ولایت فیضِ عالم کی
زمانے بھر کے نانجار کو اعظم بنا ڈالا...... مجھے دیکھو میں ہوں زندہ کرامت فیضِ عالم کی

(نیر اعظم: ۶۸/ محمد اعظم چشتی)

Marfat.com
Marfat.com

فرامینِ سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

محترم والمقام منیر احمد سیال صاحب رقمطراز ہیں کہ کچھ لوگ عورتوں کو عذاب کی وعیدیں سنانے میں پیش پیش رہتے ہیں لیکن اہلِ بیت کے ہاں تبلیغ کا طریقہ ذرا مختلف ہے۔ اس عاجز نے (داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ) کے دربار شریف پر جب کبھی کسی عورت کو دیکھا اور اس کے بارے میں حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ چاہی تو آپ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ عورتوں کو اسلام کی خبر نہیں ہے بلکہ ہمیشہ یہی فرمایا کہ یہ تو اپنی پیاری بچیاں ہیں۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اس عاجز نے دیہات کی سادہ لوح خواتین جنہوں نے حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی دینی خدمات کے بارے میں کبھی کچھ نہیں پڑھا۔ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ہم لاہور جائیں گے اور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلام کر کے آئیں گے، لیکن داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ سلام کرنے ہر کوئی نہیں آسکتا۔ پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے غلام کو اپنے سامنے آنے سے منع کر دیا تھا۔ حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت کے افراد، ایسے شخص کا چہرہ دیکھنا پسند نہیں کرتے جس کے دل میں یزید کیلئے کوئی نرم گوشہ ہو، اور ایسے لوگ دربار شریف کی حدود میں نہیں آسکتے چاہے وہ دنیا داروں کی نظروں میں کتنے ہی بڑے عالم مانے جاتے ہوں۔ ﴿ہلال عید: ۱۲۴﴾

محترم والمقام منیر احمد سیال صاحب رقمطراز ہیں کہ ''بی بی پاک دامناں اہل بیت کی بیٹیاں ہیں' اہل بیت کی شان ہیں' اہل بیت کی عزت ہیں' اس عاجز نے اپنے گنہگار کانوں سے حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے سنا ''بی بی پاک

Marfat.com
Marfat.com

دامناں تو ہماری عزت ہیں"۔ ﴿ہلال عید::۴۸﴾

محترم والمقام منیر احمد سیال صاحب رقمطراز ہیں کہ اس عاجز کو اللہ نے اپنے پیرومرشد کی شان میں کتاب ہلال عید کا پہلا ایڈیشن مارچ ۲۰۰۳ء شائع کرنے کی توفیق دی۔ یہ عاجز یوں تو ۱۹۷۶ء سے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ حاضری کی سعادت حاصل کر رہا ہے لیکن پہلی بار مارچ ۲۰۰۳ء میں اپنے پیرومرشد نے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھیجا۔ ۱۰ مارچ کو داتا صاحب حاضری دی کیونکہ پیرومرشد نے بھیجا تھا۔ اس لئے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ نصیب ہوئی' دل میں خیال آیا، مزاروں پر چادریں چڑھانا کہاں تک کارثواب ہے تو شہنشاہِ ولایت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب ٥

جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے وہ دلوں کے تقویٰ میں سے ہے۔

﴿نورنبی، سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ:۹۲﴾

منیر احمد سیال صاحب رقمطراز ہیں۔ کہ جب میں نے اپنے بزرگوں کے مزارات پر حافظ آباد کے گردونواح ٹھٹھہ نور شاہ وغیرہ میں ۲۵ ستمبر ۲۰۰۵ء کو فاتحہ خوانی اور زیارت کیلئے حاضری دی۔ سفر سے واپسی پر اس عاجز کو دتا دربار حاضری کی سعادت ملی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مشیر سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تمہارے بزرگ بہت پیارے ہیں ہمیں بھی پیارے لگتے ہیں۔

﴿ماہتاب ولایت:۲۶﴾

Marfat.com
Marfat.com

سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا نصب العین

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نصب العین خدمتِ اسلام تھا اور تبلیغ اسلام کیلئے ذریعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کو اختیار کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں طریقت کو عین شریعت ثابت کیا۔ چند حریص گداگر جو اپنی جہالت کے باعث خلافِ شریعت رسومات کو اسلام بنائے بیٹھے تھے، ان کے مکروفریب سے لوگوں کو بچانا بھی عین خدمتِ اسلام ہی تھا۔ بھلا یہ بھی کوئی اسلام ہے کہ منہ پر راکھ مل کر علی... علی کے نعرے لگانے شروع کر دیے۔ نماز روزہ کو موضوع مذاق بنا دیا، اور جہلا کے پیر و مرشد بن بیٹھے۔

چنانچہ آپ کشف المحجوب میں ارشاد فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ابتداء میں پشم کا پاجامہ پہنا اور گوشہ نشینی کا ارادہ کیا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے امام صاحب کو فرمایا کہ تجھے لوگوں کے درمیان رہنا چاہئے تھا کیونکہ میری سنت کے زندہ رہنے کا سبب تو ہے، اسی وقت گوشہ نشینی سے ہاتھ اٹھالیا۔

جو لوگ درویشانہ لباس پہن کر دنیا طلبی میں لگے رہتے ہیں، ان کی تبلیغ اسلام کی حقیقت صاف ظاہر ہے کہ وہ مبلغینِ اسلام نہیں، مبلغینِ شکم ہیں۔ یہ لوگ کپڑے پھاڑ کر، راکھ مل کر، غلیظ رہ کر کون سی خدمتِ اسلام کر رہے ہیں۔ بھنگ چرس اور سوٹے لگانا جزوِ اسلام بنایا ہوا ہے۔ ایک قدم اور آگے بڑھ جاتے ہیں یعنی قبروں کو سجدہ کروانا بھی ان کے فقر کا حصہ ہے۔ خداوند تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت عطا فرمائے کہ یہ لوگ کفر کو اسلام بتاتے ہیں اور اسلام کو کفر۔

Marfat.com
Marfat.com

اللہ کرے حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جیسے صوفیائے پاک باطن مسلمانوں میں پیدا ہوں جو اسلام کی صحیح شکل وصورت دنیا کے سامنے ظاہر کریں۔

﴿حضور داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی:۱۸﴾

حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ خود شریعتِ مطہرہ کی پابندی کے پیکرِ جمیل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی شریعت کا حسین مرقع تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت وطریقت کی عملی تفسیر تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سالک پر باطنی کیفیات اور اسرار ظاہر ہونے شروع ہو جائیں تو انوار الٰہیہ کے مسحور کن اور بے خود کرنے والے مناظر میں کھو کر شریعت اور احکامِ الٰہی کی تعمیل میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ کوئی ولی بھی اتباع شریعتِ مطہرہ اور احکامِ ربانی کی پابندی سے مستثنٰی نہیں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت واحترام کا تقاضا یہ ہے کہ ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اِرشادات کو مشعلِ راہ بنائیں کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک ایسے روحانی راہنما، متصوف اور ولی کامل تھے جنہوں نے ذاتی اغراض اور نام ونمود کی خواہش سے بے نیاز ہو کر دین کی خدمت کی۔

اللہ سبحانہٗ کے آخری اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر پارے حضرت قبلہ سیدنا مخدوم سید علی ہجویری المعروف حضور داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا برِ صغیر کی سرزمین پر تشریف لانا بلاشبہ اللہ سبحانہ کا احسان اور نعمت ہے۔حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اس سرزمین پر تشریف لا کر ہزاروں جھوٹے معبودوں کے سامنے جھکنے والوں کو معبودِ حقیقی اللہ وحدہٗ لاشریک کے حضور جھکا کر تمام جھوٹے خودساختہ خداؤں سے بے نیاز کر دیا اور ان بھٹکے ہوئے لوگوں کو نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز کیا۔اپنی سیرت وتعلیمات سے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے برِ صغیر میں اسلامی انقلاب برپا کیا۔اس انقلاب کی بدولت دینِ اسلام اور کملی والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا نور اس خطے میں ایسا پھیلایا کہ یہاں ہر سو صدائے حق گونجنے لگی۔حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اپنے عہد کے بہت بلند پایہ

Marfat.com
Marfat.com

عالم وعارف اور صاحب کشف وکرامات بزرگ تھے۔ ﴿ختم شریف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ::۴﴾

حضرت مخدوم الہجویری ابوالحسن داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور کو علم وفضل کا گہوارہ بنادیا۔آپ نے اپنی مسجد کو علوم اسلامیہ کی ایک ممتاز درسگاہ میں تبدیل کر دیا۔وہ نہ صرف وقت کے علماء کرام کے لیے روشنی کا مینار ثابت ہوئے بلکہ انھوں نے عوام الناس میں قرآن وحدیث کی ضیاؤں پہنچانے میں بڑا اہم کردار ادا کیا۔سرزمینِ پنجاب آپ کے وجودِ مسعود سے زندہ ہوگئی۔ جہالت کی سیاہیاں چھٹ گئیں اور لاہور علم کے نور سے معمور ہوگیا۔رُوحانی تعلیمات کا چرچا ہوا۔بقول شہزادہ دارا شکوہ حضرت علی الہجویری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں سے لاہور کے ہر محلہ میں حافظانِ قرآن موجود تھے۔ ﴿تذکرہ اہلسنت وجماعت لاہور:۹۱﴾

جناب محمد سلیم مغل (رحیم یار خاں) اپنے ایک مقالہ میں باباجی غلام رسول ،بلیاں والے رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک موقع پر باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:۔

داتا صاحب سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ لوگوں کی دلجوئی فرمائی اور کسی کی دل آزاری نہ کی۔اچھے برے سب آتے تھے اور نرمی... پیار...اور شفقت سے سب کو سلوک دیتے تھے،آہستہ آہستہ صفائی کرتے جاتے۔داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد نے نصیحت کی کہ دنیا میں اچھے برے ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔برے لوگوں کی بری باتوں سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے۔خود داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ روحانی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ جاہلوں کی باتوں سے درگذر کیا جائے۔حاصل کیا ہوا علم،ضائع نہ کرو اور مرشد سے لو لگائے رکھو۔

﴿جانشینِ ابوھریرہ رضی اللہ عنہ ''باباجی غلام رسول،بلیاں والے'':۱۶۸﴾

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

آستانہ سیدنا داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مخدوم سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عُرفی نام سے یاد کیے جاتے ہیں، بے مثال تاریخی شخصیت کے حامل ہیں۔ فارسی میں تصوّف کی قدیم ترین اور معرکۃ الآرا تصنیف "کشف المحجوب" آج بھی موصوف کی عظمت کی دلیل اور کمال کی آئینہ دار ہے۔ وہ روحانی سرچشمے جن سے حضرت مخدوم کی شخصیت نے سیرابی حاصل کی ہے، اور وہ نسبی واسطے جن کے سانچوں میں آپ کی سیرت کے خدوخال ڈھلے ہیں، ان کی بدولت حضرت مخدوم کو وہ مقام قُطبیت مِلا ہے، کہ سُبحان اللہ، سُبحان اللہ۔ آج ۹۱۰ سال کی ایک طویل مدت کے بعد جب ایک عقیدت مند زائر کی نظر آپ کے مزار پر پڑتی ہے تو بے ساختہ اس کی زبان سے ان اشعار کا مفہوم ادا ہو جاتا ہے۔

کس گھر کی یہ دہلیز ہے، کس شاہ کا دربار
اجسام بھی بیدار ہیں ، ارواح بھی بیدار

اس روضۂ اقدس کے احاطے میں ہر اک سمت
انوار ہی انوار ہیں ، انوار ہی انوار

آنکھوں کو اجازت کہ رہیں سیرِ تجلی
ہونٹوں کے لیے سلب، مگر جرأت گفتار

اک کیف ہے جو آنکھ بھی اٹھنے نہیں دیتا
اک نغمہ و ہستی کا تقاضا سرِ بازار

Marfat.com
Marfat.com

اُٹھتی ہیں یہاں عارضِ ہستی سے نقابیں
کُھلتے ہیں نگاہوں پہ یہاں فقر کے اسرار

اک لذتِ بے نام ہے رقصاں رگ وپے میں
اک جلوہ بے رنگ میں گم ہیں درودیوار
یہ شان تو شاہوں میں بھی دیکھی نہیں جاتی
اللہ دے اس مردِ حق آگاہ کا کردار

ایسا معلوم ہوتا ہے، کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ باطنی کے آئینے میں وہ تمام جلوے سما گئے ہیں جن سے کبھی آپ نے کسبِ نور کیا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزارِ عالیہ کی زیارت سے جنیدی سلسلہ کے جملہ مشائخ کرام کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ اس لیے کہ برصغیر ہندوپاک میں موصوف کی شخصیت وہ عظیم الشان شخصیت ہے جس نے جنیدی سلسلہ کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ عوام اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر فریفتہ ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات فیوض وبرکات کا مرجع ہے۔ خواص اس لیے آپ رحمۃ اللہ علیہ پر جان چھڑکتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی علوم ومعارف کا گنجینہ ہے۔

تو نخلِ خوش ثمرے کیستی کہ باغ وچمن
ہمہ ز خویش بریدند و در تو پیوستند

(ترجمہ) اے اچھے اچھے پھلوں سے لدے ہوئے درخت تو کون ہے کہ باغ وچمن جہاں کہیں بھی ہیں، اپنی اپنی جگہوں سے اُکھڑ اُکھڑ کر تجھ میں آملے ہیں۔

(داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ: ۴۶ تا ۴۷ از محمد وارث کامل)

-•••••-•-•••••-

Marfat.com
Marfat.com

سلام

السلام اے گنج بخش فیض عالم السلام
پر تو نورِ محمد شیخ اعظم السلام

السلام اے شہہ بطحیٰ کے نور و نورِ چشم مرتضیٰ
شارحِ شانِ جلالِ دین قیم السلام

قبلہ گاہ خواجہ ہند الولی روضہ ترا
کعبۂ گنجِ شکر ، گنجِ معظم السلام

السلام اے سید ہجویر قطب الاولیاء
چشمِ لرزاں السلام و زلف برہم السلام

ملتِ بے مایہ کو گم کر گئی کم مائیگی
ایک ہم ہیں اور ہے افتادِ پیہم السلام

کیا قیامت ہے کہ پاکستان ہے زیر عتاب
ہم تماشا ہیں تماشائی دو عالم السلام

کر گئی مجھ کو قلندر آپ کی شان عطا
بارگاہِ حُسن میں واصفؔ ہے راقم السلام

(شب چراغ:۱۷۱،از واصف علی واصف)

Marfat.com
Marfat.com

فیضِ ارشادات

حضور سید علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

(۱) غافل اُمَراء، سُست فُقَراء اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز کرنا عبادت میں شامل ہے۔

(۲) ہر ایسے کام سے برکت جاتی رہتی ہے جسمیں نفسیاتی غرض شامل ہوجائے، نفسیاتی اغراض کے مطابق کام کرنا دوزخ کی طرف لے جاتا ہے۔

(۳) لوگوں نے حرص کا نام شریعت اور تکبر کا نام عزت رکھ لیا ہے۔

(۴) غافل علماء وہ ہیں جنہوں نے دنیا کو اپنے دل کا قبلہ بنالیا۔

(۵) اخلاق کی تکمیل بڑوں کی عزت کرنے، چھوٹوں سے شفقت کرنے اور کسی سے عوض وانصاف کا مطالبہ نہ کرنے سے ہوتی ہے۔

(۶) دل کو حرص سے اور پیٹ کو حرام کھانے سے پاک رکھو۔

(۷) تھوڑی غذا کھانے سے عمر زیادہ ہوتی ہے۔

(۸) پیٹ بھر کھانا جانوروں کا کام ہے اور یہ کوئی خوبی نہیں ہے۔

(۹) بے علم بادشاہ، بے عمل عالم، اور بے توکل فقیر شیطان کا ہم نشین ہوتا ہے.

(۱۰) جو خدا کا بندہ بن جاتا ہے، خدا اس کا ہوجاتا ہے۔

(۱۱) زوجہ کو شرعی تعلیمات کے مطابق رکھنا چاہیے، اور اولاد کی تعلیم وتربیت بھی اسلام اور توحید کے مطابق کرنی چاہیئے کیونکہ ہر شخص قیامت کے دن اپنی طرح اپنے اپنے اہل وعیال کے متعلق اللہ تعالیٰ کے رُوبرو جواب دہ ہوگا

Marfat.com
Marfat.com

﴿۱۲﴾ اگر کسی قبر پر یا مزار پر تیرا گزر ہو تو اسے پڑھ کر بخش تا کہ اسے آرام نصیب ہو تو وہ تیرے حق میں دعائے خیر کرے۔

﴿۱۳﴾ تجھے لازم ہے کہ اپنے ماں باپ کو اپنا قبلہ سمجھے۔

﴿۱۴﴾ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو والدین کی قبر پر جا کر دعا کرے تو اس کی مشکل حل ہو جاتی ہے۔

﴿۱۵﴾ کمزور خلقت پر رحم کرو۔

﴿۱۶﴾ یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہئے کیونکہ یہ ایک بہترین فرض ہے۔

﴿۱۷﴾ خداوند کریم سے نیک اولاد مانگو۔

﴿۱۸﴾ خواہ کافروں کی سی ٹوپی سر پر رکھ مگر باطناً سچا مومن اور فقیر بنا رہ۔

﴿۱۹﴾ خدا کے راستہ کے سالکوں کا پہلا مقام توبہ ہے۔

﴿۲۰﴾ علم سے بے پرواہی کرنا محض کفر ہے۔

﴿۲۱﴾ آنکھوں سے پانی بہا اور خوشی تھوڑی کر۔

﴿۲۲﴾ تحفہ، ہدیہ اور خیرات وغیرہ کے طور پر جو چیز (بے طلب) خود بخود حاضر ہو، اسے رد نہ کر۔

﴿۲۳﴾ اگر کسی کی ایک کھجور کی گٹھلی بھی تجھ پر نکلتی ہو، اس سے سبکدوشی حاصل کر۔

﴿۲۴﴾ بیگانوں کا حق اپنے پاس نہ رکھ اور صلہ رحمی اختیار کر۔

﴿۲۵﴾ اگر تم ہفت ہزاری بھی ہو جاؤ تو کیا بنے گا، آخر وہ مٹھی بھر خاک ہی رہو گے۔

﴿۲۶﴾ دنیا کے ساتھی (ہاتھ، پاؤں، آنکھیں) جو بظاہر میں دوست نظر آتے ہیں، دراصل تیرے دشمن ہیں۔

﴿۲۷﴾ استاد کا حق ضائع نہ کر۔

﴿۲۸﴾ حرام کے لقمہ سے پرہیز کر۔

Marfat.com
Marfat.com

﴿۲۹﴾ جہاں بے عزتی ہو وہاں نہ جا۔

﴿۳۰﴾ دس چیزیں دس چیزوں کو کھا جاتی ہیں۔

(1) گناہوں کو توبہ (2) رزق کو جھوٹ (3) نیک اعمال کو غیبت

(4) عمر کو غم (5) عقل کو غصہ (6) بلاؤں کو صدقہ

(7) ظلم کو عدل (8) علم کو تکبر (9) بدی کو نیکی

(10) سخاوت کو پشیمانی (دے کر بعد میں پچھتانا)۔

﴿۳۱﴾ بھید کو نہ کھول اور نماز کو نہ بھول۔

﴿۳۲﴾ قبر اور موت کو ہمیشہ یاد رکھو، اکثر گناہوں سے بچے رہو گے۔

﴿۳۳﴾ جب انسان گناہ سے محفوظ رہتا ہے تو ہر کام اس کیلئے روزہ ہے۔

﴿۳۴﴾ خلقتِ خدا کے ساتھ سفر ہو یا حضر خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے۔

﴿۳۵﴾ مرید کو چاہئے کہ شیخ کے کلام پر اعتراض نہ کرے اور نہ اس میں تصرف کرے۔

﴿۳۶﴾ خوفِ حق میں آنکھوں سے اشک بہا کہ یہ شئے روح کی کدورت کو دھو دیتی ہے۔

﴿۳۷﴾ تیری خوشی اور غم دونوں رضائے حق کیلئے ہونا چاہئے۔

﴿۳۸﴾ غرباء، مساکین اور یتامیٰ وغیرہ کی فراخدلی سے امداد کر کیونکہ یہی بہترین توشۂ عقبیٰ ہے۔

﴿۳۹﴾ دین و شریعت کے پابند لوگوں کو (خواہ وہ نادار غریب ہی کیوں نہ ہوں) بہ چشمِ حقارت نہ دیکھ کیونکہ اس سے خدا کی حقارت لازم آتی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۴۰ مندرجہ ذیل آٹھ پر عمل کرنے سے خداشناسی حاصل ہو جاتی ہے۔

(1) جب نماز ادا کر رہے ہو تو اپنے دل کو قابو میں رکھے۔

(2) جماعت کے یار بنے رہو۔

(3) جب کسی گھر جاؤ تو اپنی آنکھ کو محفوظ رکھو۔

(4) اللہ تعالیٰ بزرگ و بلند کو فراموش نہ کرو۔

(5) جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔

(6) موت کو نہ بھلا دو۔

(7) جو نیکی کسی کے حق میں کرو اسے بھول جاؤ۔

(8) بدی جو تم سے کی جائے اسے فراموش کر دو۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ از محمد دین کلیم ☆ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ از محمد دین فوق

پنج حج

پنج قسم دے حج مبارک داتا نے فرمائے
عمل کرے جو انہاں اُتے جو منگے سو پائے

پہلا حج علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ دسیا اے پاک زبانوں
سُنتا کن لگا کے شوقوں مومن نیک انسانوں

دو بندے جے آپس اندر لڑ دے ہوون یارا
کوشش کر کے صُلح کراؤ ایہہ ہے حج نیارا

دُوجا حج مبارک داتا اُلفت تھیں فرمایا
ایہہ بھی کھول سناناں تہانوں جیوں سننے وچہ آیا

Marfat.com
Marfat.com

مدد عورت بیوہ والی کرو ضرور پیاروں
ہتھ یتیماں دے سر رکھو اجر لوؤ سرکاروں
اے زردارو پاک اللہ نوں راضی جیکر کرناں
مدد کرو غریباں والی بحر نورانی ترناں

کسے غریب دی لڑکی تائیں جو ڈولی وچہ پائے
دھی بنا کے ویا ہوے اوہنوں لئے اوشان سوائے
اُسدی شادی اُتے پیسے لاؤ جو زردارو
اَجر لوؤ اوہ مولیٰ کولوں بگڑے کاج سنوارو

چوتھا حج علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ دسیا دوستاں تائیں
نیک غریب ہمسائے تائیں دے کھانا پھر کھائیں
رشتے دار غریباں والی مدد کرو ضروری
ایہہ بیمثل ہے حج نرالا آکھے رب غفوری

پنجواں حج مبارک والا رکھے شان اُچیری
مکے خاص مدینے والی لو اُلفت تھیں پھیری
اس حج تائیں شہر مدینیوں نبی آیا خود کرنے
بیت اللہ اوہ دیکھے شوقوں نین نوروں جس بھرنے
وچہ جوانی حج نوں جیہڑا کرسی نال پیاراں
پچھلے نبیاں وانگوں اُہنوں مِلسَن شان ہزاراں

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری
وقت پیری گرگ ظالم مے شود پرہیزگار

Marfat.com
Marfat.com

یارب کل مخلوقاں اُتے رحم کمال کماویں
خاتمہ خیر کریں دُنیا اُتے تے نال ایمان لیجاویں
فضل تیرے دی آس الٰہی ہور اُمید نہ کائی
فضل تیرے تے ناز کریما ہور نہیں چنگیائی
ایس کتاب میری نوں مولا وچہ عروج پچاویں
ہے اے مدح ولی تیرے دی تاں توں رحم کماویں
کر مقبول زمانے اندر یارب خالق سایاں
مولا فضلوں آس پچاویں مولا کر کے بے پرواہیاں
مان کراں میں تیرے اُتے ہور غرور نہ کوئی
فضل کرم تھیں بخشیں مولا جو کجھ غلطی ہوئی
ایس کتاب میری نوں مولا گھر گھر وچ پہنچائیں
پڑھنے سُننے والیاں تائیں فضلوں پار لنگھائیں
جتاں وقت کتاب پڑھن تے کوئی انسان لگاوے
نیکی اندر شامل ہووے ، اللہ فضل کماوے
ماں پیو بھین بھرا تے دوست زن فرزند پیارے
فضلوں جنت وچہ پوچاویں خالق سرجہارے

یااللہ! اِس کتاب ”چشمۂ فیض“ میں جن اولیاء اللہ کا ذکر ہے ان کی غیبی اور رُوحانی برکتوں کی بارش سب پڑھنے والوں اور سُننے والوں پر برسا، اُن کی جسمانی اور رُوحانی بیماریاں دور کر اور ان کے دلوں کی سب مُرادیں پوری فرمایا۔

آمین، یارب العالمین، بجاہ سیدُ المرسلین ﷺ
ریاست علی مجددی
۱۴۳۰ھ، جولائی ۲۰۰۹ء

Marfat.com
Marfat.com

فہرس المراجع والمصادر

﴿۱﴾ ''قرآن پاک'' کلام الٰہی

﴿۲﴾ ''مواہب الدنیہ'' امام احمد بن محمد القسطلانی/ محمد علی کارخانہ اسلامی کتب اردو بازار کراچی۔

﴿۳﴾ ''مکتوبات امام ربانی'' حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ / ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۴﴾ ''البینات شرح مکتوبات'' حضرت علامہ ابو البیان پیر محمد سعید احمد مجددی رحمۃ اللہ علیہ / تنظیم السلام پبلی کیشنز، گوجرانوالہ

﴿۵﴾ ''سفینۃ الاولیاء'' داراشکوہ/ نفیس اکیڈمی کراچی

﴿۶﴾ ''خزینۃ الاصفیاء'' مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ / مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔

﴿۷﴾ ''حدیقۃ الاولیاء'' مفتی غلام سرور لاہوری رحمۃ اللہ علیہ / تصوف فاؤنڈیشن، لاہور۔

﴿۱﴾ ''شرح کشف المحجوب'' شارح کپتان واحد بخش سیال رحمۃ اللہ علیہ / الفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور۔

﴿۸﴾ گنج مطلوب ترجمہ کشف المحجوب، مترجم عبد المجید

﴿۱﴾ ''کشف المحجوب'' مترجم علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ / ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۹﴾ ''مہر منیر'' / مولانا فیض احمد فیض/ کتب خانہ درگاہ غوثیہ مہریہ گولڑہ شریف۔

﴿۱۰﴾ ''حضرت نوشہ گنج بخش قادری رحمۃ اللہ علیہ'' صاحبزادہ منیر الحق نوشاہی/ حضرت نوشہ گنج بخش اکیڈمی رنمل شریف، پھالیہ۔

﴿۱۱﴾ ''مقرب بارگاہ رسالت، باباجی غلام رسول (بلیاں والے) رحمۃ اللہ علیہ'' محمد مقصود حسین قادری/ فیض رضا پبلی کیشنز کراچی

﴿۱۲﴾ ''نور علی نور'' عظمت ناز/ واصف علی واصف پبلیشرز اردو بازار لاہور۔

﴿۱۳﴾ ''یہ تیرے پُر اسرار بندے'' الحاج ایم۔اے حکیم ایڈووکیٹ/ النقیب پبلیکیشنز کچہری بازار فیصل آباد۔

﴿۱۴﴾ ''سفر راہ'' سید قیصر علی شاہ، مولانا سیف الدین، ۱۲۰ فلمنگ روڈ لاہور۔

﴿۱۵﴾ ''ضیائے حرم'' ضیاء الامت نمبر، لاہور۔

﴿۱۶﴾ ''سیارہ ڈائجسٹ، اولیائے کرام نمبر'' لاہور۔

﴿۱۷﴾ ''شانِ اولیاء'' پروفیسر محمد طفیل چوہدری/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

﴿۱۸﴾ ''فارسی کلام'' محمد افضل فقیر رحمۃ اللہ علیہ / قاضی پبلیکیشنز کبیت روڈ لاہور۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۹ ''تصوف اور ایمان کے موتی'' مفتی محمد امین / دار العلوم امینیہ رضویہ محمد پورہ فیصل آباد۔

۲۰ ''رجال الغیب'' پیرزادہ اقبال احمد فاروقی / مکتبہ نبویہ لاہور۔

۲۱ ''کرامات اہلحدیث'' مولانا عبد المجید صاحب خادم سوہدروی / اسلامی کتب خانہ سیالکوٹ۔

۲۲ ''لاہور کے اولیائے سہروردی'' محمد دین کلیم / مکتبہ نبویہ لاہور۔

۲۳ ''مدینۃ الاولیاء'' محمد دین کلیم قادری / تصوف فاؤنڈیشن لاہور۔

۲۴ ''نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ'' منیر احمد سیال / نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور۔

۲۵ ''پیر پیغمبر چہ تمبر'' محمد فیض احمد اویسی / قطب مدینہ پبلیشرز کراچی۔

۶۲ ''اولیاء اللہ سے توسل واستمد او بعد از وصال'' مولانا نور احمد مقبول احمد نقشبندی / مکتبہ حضرت کرماں والا اسامدہ، لاہور

۲۷ ''شاہ حسین'' شفقت تنویر مرزا / لوک ورثہ اشاعت گھر اسلام آباد۔

۲۸ ''آیئے خوشیاں بانٹیے'' پروفیسر محمد عظیم فاروقی / عظیم پبلیکیشنز گوجرانوالہ۔

۲۹ ''تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ'' محمد نعیم طاہر سہروردی / زاویہ پبلیشرز لاہور۔

۳۰ ''حیات قلندر'' قاری نور حسین / دربار عالیہ شکریلہ شریف، ضلع گجرات۔

۳۱ ''القول الجلی'' مولانا محمد عاشق پھلتی / مسلم کتابوی لاہور۔

۳۲ ''تحقیقات چشتی'' نور احمد چشتی / الفیصل ناشران وتاجران کتب اُردو بازار لاہور

۳۳ ''تذکرہ اولیائے پاکستان'' عالم فقری / شبیر برادرز اُردو بازار لاہور

۳۴ ''کشف النور عن اصحاب القبور'' امام علامہ عبد الغنی النابلسی / ادارہ ضیاء السنۃ سلطان کالونی ملتان۔

۳۵ ''سوانح حیات بمعہ روحانی تصرفات شہزادہ افتخار حسین'' ڈاکٹر طارق جاوید / بانو پبلیکیشنز اسلام پورہ لاہور

۳۶ ''ہلال عید'' منیر احمد سیال / نوریہ رضویہ پبلیکیشنز لاہور۔

۳۷ ''مرکز تجلیات'' ایم۔ ایس۔ ناز / تخلیق کرز، شاہ عالم گیٹ، لاہور۔

۳۸ ''یوسف ظفر کی بات'' ڈاکٹر تصدق حسین راجہ / مکتبہ دانیال حیدر راجہ اسلام آباد۔

۳۹ ''معدن کرم'' محمد اکرام ایم۔ اے / کرمانوالہ بک شاپ لاہور۔

۴۰ ''خزینہ معرفت'' صوفی محمد ابراہم / پروگریسو بکس اُردو بازار لاہور۔

۴۱ ''انوار الکریم'' پروفیسر انیس احمد شیخ / مکتبۃ الحبیب پبلیکیشنز ۵۔سی، نیو کیمپس لاہور۔

۴۲ ''تذکرہ علماء اہلسنت والجماعت لاہور'' پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی / مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور۔

۴۳ ''سفینہ مدینہ'' خلیفہ الحاج چوہدری سردار احمد ضیاء قادری نیازی / نیازیہ پبلیشرز ۱۹۵۔ ڈی ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی لاہور۔

Marfat.com
Marfat.com

﴿۴۴﴾ ''حیاتِ سرفراز'' پروفیسر محمد وسیم/حضرت حاجی محمد سرفراز خان ٹرسٹ، ریلوے آفیسرز کالونی والٹن لاہور۔

﴿۴۵﴾ ''جدید گلہائے سہروردیہ'' سید محمد سلطان سہروردی/انجمن سہروردیہ ۹۷۴ گلزار گلی نزد دو قبر چوک حیدر آباد سندھ

﴿۴۶﴾ ''کھلرے موتی'' سید اختر حسین اختر/پنجابی اَدبی لیگ، ۱۵۔الف ایبٹ روڈ لاہور۔

﴿۴۷﴾ ''سوانح عمری میاں وڈا صاحب رحمۃ اللہ علیہ'' ایشین ٹریڈرز اردو بازار لاہور۔

﴿۴۸﴾ ''سبیلِ ہجویری مع تذکرہ سرکار سیری'' پیر طفیل احمد قادری آستانہ عالیہ قادریہ ہجویریہ رینٹھ شریف کوٹلی۔

﴿۴۹﴾ ''ابدالیہ'' مولانا محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ /اِسلامک بک فاؤنڈیشن، سمن آباد، لاہور۔

﴿۵۰﴾ ''حدیثِ دلبراں'' فضل احمد مونگا شرقپور شریف۔

﴿۵۱﴾ ''تذکرہ مشائخ قادریہ'' محمد دین کلیم قادری/مکتبہ نبویہ لاہور۔

﴿۵۲﴾ ''عبادالرحمٰن'' مغفور القادری/کنول آرٹ پریس لاہور۔

﴿۵۳﴾ ''تذکرہ اولیاء ہندو پاکستان'' ڈاکٹر ظہور الحسن شارب/صابری دارالکتب چوک اُردو بازار لاہور۔

﴿۵۴﴾ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' محمد دین فوقؔ/محکمہ اوقاف پنجاب لاہور۔

﴿۵۵﴾ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ /مصطفائی تحریک، لاہور۔

﴿۵۶﴾ ''سیرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' بشیر احمد سعدی/نگارشات مزنگ روڈ، لاہور۔

﴿۵۷﴾ ''فاتح قلوب، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' میاں محمد سلیم حماد ہجویری/ہجویری فاؤنڈیشن اسلام پورہ، لاہور۔

﴿۵۸﴾ ''تذکرہ حضرت مخدوم علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' علامہ سید محمود احمد رضوی/مجلس گنج بخش، اسلام پورہ، لاہور۔

﴿۵۹﴾ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' محمد دین کلیم قادری/نوری کتب خانہ، لاہور۔

﴿۶۰﴾ ''ختم شریف حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' کوکب نورانی اوکاڑوی/ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور۔

﴿۶۱﴾ ''سیرت بعد وصال حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' جلال الدین ڈیروی/رضا پبلی کیشنز، انارکلی لاہور۔

﴿۶۲﴾ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ اور درود تاج شریف'' خلیل احمد رانا/دارالفیض گنج بخش بلال گنج، لاہور۔

﴿۶۳﴾ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' صباح الدین عبدالرحمٰن انڈیا/مکتبہ زاویہ، لاہور۔

﴿۶۴﴾ ''داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' محمد وارث کامل/مطبوعات چٹان میکلوڈ روڈ، لاہور۔

﴿۶۵﴾ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' ڈاکٹر محمد صدیق خاں/سنگِ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

﴿۶۶﴾ ''کشف وکرامات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' علامہ محمد نصیب/محمد نصیب اینڈ سنز گلبرگ، لاہور۔

﴿۶۷﴾ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' پروفیسر غلام سرور رانا۔۳۔ چوبرجی پارک لاہور۔

﴿۶۸﴾ ''احوال وآثار حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' پروفیسر غلام سرور رانا، لاہور۔

Marfat.com
Marfat.com

۶۹ ''احوال و آثار حضور قبلہ شیخ ہندی رحمۃ اللہ علیہ'' پروفیسر غلام سرور رانا/ میاں خوشی محمد ہجویری سجادہ نشین دربار داتا گنج بخش، لاہور۔

۷۰ ''داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' ڈاکٹر منظور ممتاز/ گورا پبلی کیشنز، لوئر مال، لاہور۔

۷۱ ''کشف و کرامات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' سید صابر حسین/ الخیر اسلامی پبلشرز، اردو بازار، لاہور۔

۱۷۲ ''تذکرہ سرتاج الاولیاء حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' صاحبزادہ محمد سلیم حماد/ ہجویری فاؤنڈیشن، لاہور۔

۱۷۳ ''فیضِ عالم'' دائم اقبال دائم رحمۃ اللہ علیہ/ قرآن مرکز اردو بازار لاہور۔

۷۴ ''حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' عبدالرحمن طارق بی۔اے/ مدنی کتب خانہ چوک گیپت روڈ، لاہور۔

۷۵ ''منقبت، حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ'' حضرت مستان شاہ کابلی/ ادارہ معارف نعمانیہ شاد باغ لاہور۔

۷۶ ''فیضانِ سنت'' حضرت مولانا محمد الیاس قادری عطار/ فیضانِ مدینہ کراچی

۷۷ ''فرمائش'' سوانح واصف علی واصف، از اعجاز الحق

۷۸ نجم الہدیٰ: ص ۱۰۷۔از مرزا ریاض احمد/ مکتبہ چراغیہ ۱۴۰/ بی بھارت سٹریٹ، ریگل شاہراہ قائدِ اعظم لاہور

۷۹ ''بلاد الاولیاء'': از طاہر لاہوری ☆ علی طاہر ۱۲۱ استیج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

۸۰ ''علامہ اقبال کا روحانی مقام'': محمد اقبال انجم: مدینہ کتاب گھر اردو بازار گوجرانوالہ۔

۸۱ تذکرہ محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ/ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔

۸۲ سُرودِ نے۔کلیات صوفی غلام حسین صوفی امینی اویسی نقشبندی: مطبوعہ بزم اویسیہ ۱۲۲/ عرضِ ناشر۔ فیروز پور روڈ اچھرہ لاہور

۸۳ ''حیاتِ مغفور'' پروفیسر سید اسرار بخاری/ فرید بک سٹال اُردو بازار لاہور

۸۴ ''سوہنی سرکار'' دائم اقبال دائم/ مکتبہ رومی و جامی واسو منڈی بہاؤالدین۔

۸۵ ''بلخ دا سوداگر'' اسماعیل قلندر/ مکتبہ اسماعیل قلندر گجر پورہ لاہور۔

۸۶ ''کلیاتِ اقبال اُردو'' / علامہ محمد اقبال/ الفیصل ناشران و تاجر کتب لاہور۔

۸۷ ''نوائے دلشاد'' / عبدالرحیم دلشاد قادری نوشاہی/ شعبہ نشر و اشاعت مرکزی بزم نوشاہیہ بریڈفورڈ برطانیہ

۸۸ ''مرشدِ اکمل'' / صوفی مسعود احمد صدیقی المعروف لاثانی سرکار/ لاثانی انقلاب پبلیکیشنز ۳۹۰ غلام رسول نگر فیصل آباد۔

۸۹ ''روشن ستارے'' / نور الزمان نوری/ مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد۔

۹۰ ''سیرت مجدد الف ثانی''

۹۱ ''جنت کی سیر'' / خواجہ شمس الدین عظیمی/ مکتبہ روحانی ڈائجسٹ کراچی۔

۹۲ ''انوار لاثانی''

Marfat.com
Marfat.com

﴿۹۳﴾"حضرات کرام نقشبندیہ"

﴿۹۴﴾"ماہتاب ولایت"

﴿۹۵﴾"وسیلہ نجات"

﴿۹۶﴾ماہنامہ دعوت تنظیم الاسلام گوجرانوالہ

﴿۹۷﴾ماہنامہ ضیائے حرم لاہور

﴿۹۸﴾سہ ماہی افکار رضا ممبئی انڈیا: اپریل تا جون ۲۰۰۷ء۔

﴿۹۹﴾معارف الاولیاء مارچ ۲۰۰۷

﴿۱۰۰﴾ماہنامہ ضیائے حرم لاہور جنوری ۱۹۸۰ء۔ شمس العارفین۔

﴿۱۰۱﴾ماہنامہ السعید ملتان دسمبر ۲۰۰۱ء امام اہلسنت نمبر۔

﴿۱۰۲﴾ماہنامہ مصلح الدین کراچی۔

﴿۱۰۳﴾نقوش، لاہور نمبر

﴿۱۰۴﴾ماہنامہ الحقیقہ مئی ۲۰۰۱

﴿۱۰۵﴾ماہنامہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ مئی ۲۰۰۰ء

﴿۱۰۶﴾مجلہ معارف اولیاء (اقبال نمبر) دسمبر ۲۰۰۴ء

﴿۱۰۷﴾ماہنامہ القول السدید ستمبر ۱۹۹۶ء

﴿۱۰۸﴾فکر رضا: ممبئی انڈیا: اپریل تا جون ۲۰۰۷ء

﴿۱۰۹﴾نوائے وقت سنڈے میگزین ۱۳ مئی ۲۰۰۷

﴿۱۱۰﴾قطب لاہور: ۹۷ر از ڈاکٹر محمود احمد ساقی ☆ ادارہ اہل سنت و جماعت لاہور﴾

﴿۱۱۱﴾صوفیائے کرام: از طاہر لاہوری ☆ علی طاہر ۱۲۱ ستلج بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور﴾

﴿۱۱۲﴾ماہنامہ دلیل راہ/ جون، ۲۰۰۸: ص ۳۹/ از ڈاکٹر ظفر اقبال نوری﴾

﴿۱۱۳﴾"حمد و نعت" ابوالامتیاز، ع، س، مسلم/ مقبول اکیڈمی سرکلر روڈ لاچوک انارکلی لاہور۔

﴿۱۱۴﴾"برصغیر میں اسلام" این میری شمل/ پرنٹ لائن پبلشرز، ۳۲ لیک روڈ پرانی انارکلی لاہور۔

﴿۱۱۵﴾پروفیسر ڈاکٹر فیضان دانش صاحب/ مکان نمبر ۱۵ ار گلی نمبر ۷، موڑ سمن آباد گل زیب کالونی، لاہور۔

﴿۱۱۶﴾تحریۃ العشاق: ۳۹۴ تا ۴۰۱/ ملفوظات شاہ سید محمد ذوقی رحمۃ اللہ علیہ/ محفل ذوقیہ نزد تخی حسن قبرستان کراچی۔

﴿۱۱۷﴾تذکرہ قادریہ/ قدوۃ الاولیاء طاہر علاؤ الدین الگیلانی/ دربار غوثیہ شارع الگیلانی کوئٹہ۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۱۸ مجلہ آئینہ لاہور، مئی ۱۹۶۳ء

۱۱۹ تاریخ وتذکرہ خانقاہ سراجیہ/محمد نذیر رانجھا/حمیرہ پبلیکیشنز، متصل مسجد پاملٹ ہائی سکول وحدت روڈ لاہور۔

۱۲۰ ''مخزن کمالات''/ عائشہ رحمٰن/ لاثانی انقلاب پبلی کیشنز، ۴۰/۳۹ غلام رسول نگر فیصل آباد۔

۱۲۱ ''محاسن کنز الایمان''/ محمد منشا تابش قصوری/ رضا اکیڈمی محبوب روڈ' رضا چوک' چاہ میراں' لاہور

۱۲۲ ''تعارف شرف ملت''/ حافظ محمد ریاض الدین اشرفی/ بزم فاروقیہ رضویہ، جوہر ٹاؤن' لاہور

۱۲۳ ''نور نور چہرے''/ محمد عبدالحکیم شرف قادری/ مکتبہ قادریہ لاہور۔

۱۲۴ سوانح حیات حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ/ خواجہ غلام مصطفیٰ انقلاب امرتسری/ ۳۹/انارکلی پیسہ اخبار لاہور

Marfat.com
Marfat.com

سکولوں اور کالجوں کے مقرر

طلبہ اور طالبات کے لیے

انعام یافتہ تقریریں

مُصنّف

پروفیسر محمد اکرم رضا

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور
Phone
0333-4383766
042-7213575

Marfat.com
Marfat.com

اُمہاتُ المومنین، بناتُ النبیؐ عظیم صحابیات اور جلیلُ القدر
دُخترانِ اسلام کا تذکرۂ جمیل جن کی زندگیاں ماضی کا وقار
عہدِ حال کا اعزاز اور مستقبل کیلئے شمع روشن ہیں۔

مثالی خواتینِ اسلام

مُصنّف

پروفیسر محمد اکرم رضا

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ، لاہور
Phone
0333-4383766
042-7213575

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

جلوۂ قدرت
بارہ رسائل میلاد مصطفیٰ
چار زندہ نبی
سیرت غوث اعظم
جہان انبیاء
راہنمائے نقابت
مکاشفۃ القلوب
خطبات مجددیہ
خطبات نورانی
نورانی حکایات
شان حبیب الباری
قبر کے حالات
غنیۃ الطالبین
مسلمان کا عقیدہ
نور حبیب
تاریخ گجراں
تذکرۃ الاولیاء
سفر آخرت

تحفۃ القادریہ
خزینہ نعت
قبول اسلام کے واقعات
شاہان گوجر
جناب رسول اللہ کی نماز
حدائق بخشش
تحفہ حنفیہ
سیرت حضور مجدد اعظم
معجزات رسول کریم
عامل بنانے والی کتاب

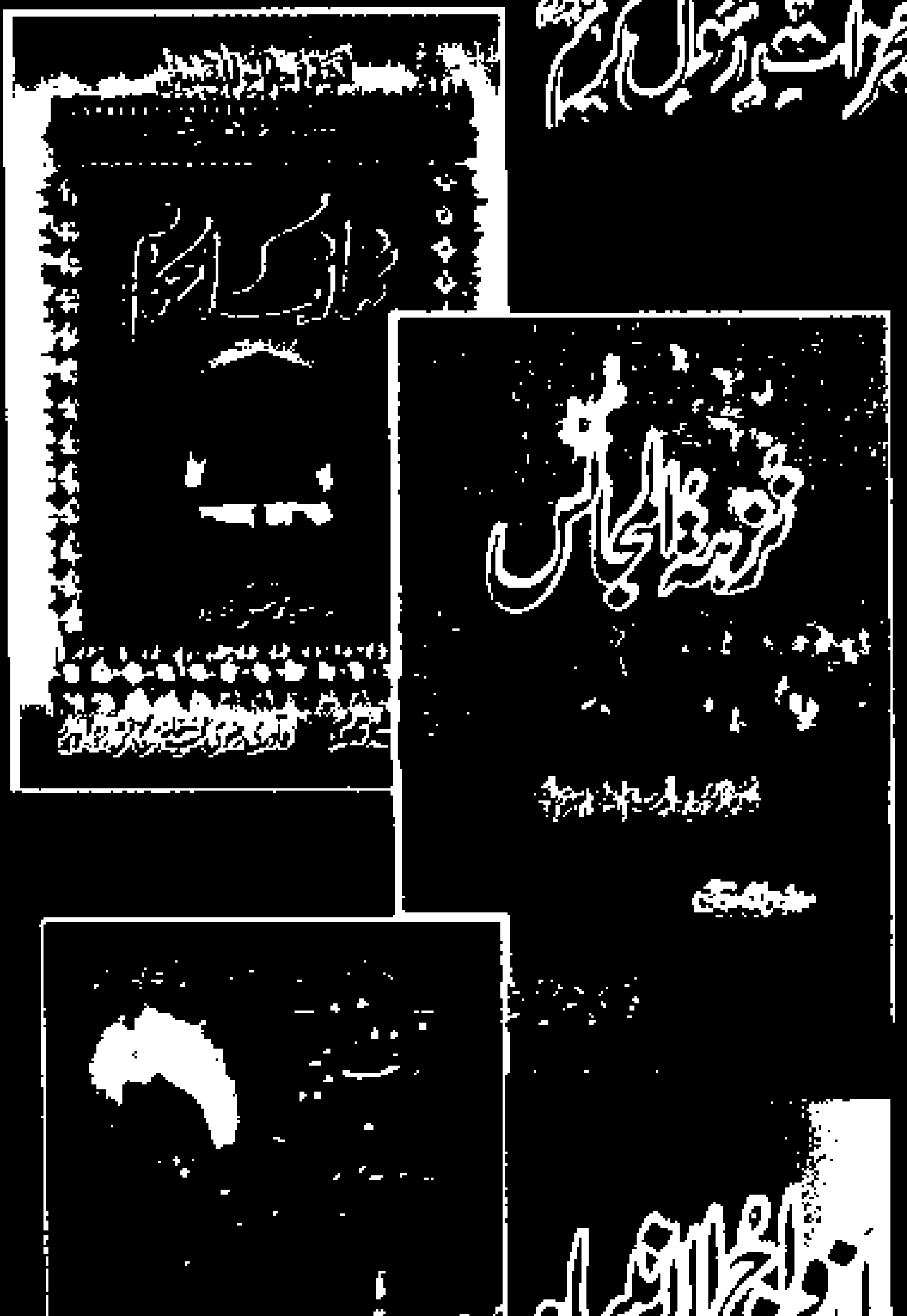

ازواج الانبیاء
فتوح الغیب

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور 042-7213575

Marfat.com
Marfat.com